



امتحان محبت

بقلم۔ ریم ملک

KoH Novels - Urdu

Presents

امتحانِ محبت

بقلم - تحریم انور - ریم ملک

ناول۔

ڈاکٹر ہادی۔۔ ڈاکٹر ہادی۔

ایس ٹی تھامس ہو سپیٹل کی سفید روش پر، غصے میں تیزی سے چلتے ہوئے وہ پریشان سی لگ رہی تھی۔

سامنے سے آتی ڈاکٹر انجلینا سے ٹکراتی ہوئی بچی تھی۔

What happened dear doctor gull?

ڈاکٹر انجلینا نے نہایت ہی شفقت سے گل کے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا؟

Where is Doctor Haddi?

اس سے پہلے کہ ڈاکٹر انجلینا اسے جواب دیتیں ڈاکٹر ہادی آئی سی یو سے باہر آتے ہوئے دکھائی دیئے۔۔

ڈاکٹر ہادی تیس یا پینتیس سال کے ایک خوب رو نوجوان تھے۔

ان کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح پیشہ ورانہ مسکراہٹ تھی۔

ہوسپٹل کے سینئر ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے سب بہت ان کا بہت احترام کرتے تھے۔

پاکستان سے آنے کے بعد پہلی بار جب ڈاکٹر ہادی سے ملی تھی تو اسی دن ان کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ دوستی ہوتی بھی کیوں نہ خون کا رشتہ جو تھا ان سے۔۔

گل کو کوئی بھی مشکل پیش آتی تو ڈاکٹر انجلینا اور ڈاکٹر ہادی اس کے لئے ہمیشہ پیش پیش ہوتے۔

جب گل ہوسپٹل میں آئی تو اس نے ایف ایس سی کی بیس پر ایڈمیشن لیا تھا اور یہاں ہی پڑھائی کو جاری رکھا تھا۔

ڈاکٹر انجلینا ایک سلجھی ہوئی متاثر کن شخصیت تھی۔۔ عمر میں گل سے تین سال بڑی تھی اس لئے گل کے لئے قابل احترام تھی۔

ڈاکٹر ہادی نے باہر آتے ہی محسوس کر لیا تھا کہ وہ سوئے ہوئے شیر کو جگا چکے ہیں اور ان کو یہ بہت مہنگا پڑنے والا ہے۔

لیکن یہ سب گل کی بہتری کے لئے ہی تھا یہ بات جلد یا بدیر گل کو سمجھ آجانی تھی۔

#Just Believe In Success

ڈاکٹر ہادی گل کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے کمین میں چلے گئے۔۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد ڈاکٹر گل اور ڈاکٹر انجلینا دونوں ان کے کمین میں موجود تھیں۔۔

ڈاکٹر گل کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور ڈاکٹر انجلینا اپنا کرسی سے ٹکائے نہایت پرسکون بیٹھی گل کو دیکھ رہی تھیں۔۔

گل بیٹھ جاؤ یا رکتے چکر لگاؤ گی سر میں درد ہونے لگا ہے میرے ۔۔ آخر کار ڈاکٹر انجلینا نے کہہ ہی دیا ۔

گل نے ڈاکٹر انجلینا کو ایک سخت گھوری سے نوازا اور ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گئی ۔

اتنے میں ڈاکٹر ہادی بھی پہنچ کر کے آگئے تھے ۔

کیا لیں گی آپ دونوں کافی یا چائے؟ سوال بہت اطمینان سے پوچھا گیا تھا ۔۔

کافی ۔۔ ڈاکٹر انجلینا نے اتنے ہی اطمینان سے جواب دیا تھا ۔

لیکن ڈاکٹر گل نے ایک گہری سخت نگاہ سے دونوں کو ایک دیکھا تھا ۔

ڈاکٹر انجلینا نے کندھے اچکا دیئے جیسے کچھ پتہ ہی نہ ہو ۔۔

گل نے دائیاں اُمبرو چڑھاتے ہوئے ڈاکٹر ہادی کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہی ہو سیرٹلی ۔۔

ڈاکٹر گل نے ڈاکٹر ہادی کی طرف دیکھا تو اسکی آنکھوں میں شکوے ہی شکوے تھے ۔

#Just Believe In Success

کیوں کیا آپ نے ایسا؟ سب کچھ جانتے ہوئے بھی آپ نے ایسا کیا ڈاکٹر ہادی؟ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی

-

ڈاکٹر گل کی رندی ہوئی آواز ڈاکٹر ہادی کی طرف دیکھتی ہوئی شکوہ کناں آنکھیں ڈاکٹر انجلینا کو بولنے پر مجبور کر گئی تھی ۔

گل بس کرو یا ر انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا جو ہے تمہاری بہتری کے لئے ہے آج نہیں تو کل تمہیں پاکستان لوٹنا ہی تھا تو اب کیوں نہیں؟ کیا پوری زندگی یوں ہی لکیے گزار دو گی پانچ سال۔۔ میری جان پانچ سال بہت ہوتے ہیں یہ سمجھنے کے لئے کہ تم سچ سے کبھی بھی نہیں بھاگ سکتی۔۔

ڈاکٹر انجلینا نے بہت محبت سے گل کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔

میں کیسی سچ سے نہیں بھاگ رہی انجل میں ٹھیک ہوں، خوش ہوں یہاں گل نے اپنا چہرہ جھکاتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر ہادی اپنی سیٹ سے اٹھے اور گل کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔

چلو ٹھیک ہے مان لیا تم خوش ہو یہاں بکل ٹھیک ہو، لیکن ایک بار صرف ایک بار آنکھیں بند کر کے اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھ کر خود سے پوچھو کہ زرتاشا گل سچ میں خوش ہے، مطمئن ہے اپنی زندگی سے۔ میں تمہیں پھر کبھی نہیں کہوں گا کہ واپس چلی جاؤ،۔ بس ایک بار میری باتوں کا جواب دے دو۔

کیا اسے اپنے گھر کی یاد نہیں آتی؟؟

کیا وہ اپنے جان سے پیارے بھائی کو یاد نہیں کرتی؟

کیا وہ اپنے بابا جان کے گلے لگ کر رونا نہیں چاہتی؟

کیا وہ اپنی ماں جی گود میں سر رکھ کر سکون نہیں چاہتی؟

اور کیا یہ زرتاشا گل جو میرے سامنے موجود ہے اسکا دل آج بھی اس انسان کے لئے نہیں دھڑکتا جیسے زرتاشا گل ان پانچ سالوں میں کتنی ہی بار بھولنے کی کوشش کر چکی ہے۔۔

مت کرو گل اپنے ساتھ ایسا تم کبھی بھی سچ سے نہیں بھاگ سکتی ڈاکٹر ہادی نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا ۔

زرتاشا بے یقینی سے ڈاکٹر ہادی کو دیکھ رہی تھی ۔ سچ ہی تو کہہ رہے تھے ڈاکٹر ہادی وہ کبھی اپنے ماضی سے نکل ہی نہیں سکی تھی ۔

کتنے اچھے سے جانتا ہے یہ انسان مجھے ۔ گل نے بے یقینی سے ڈاکٹر ہادی کی طرف دیکھا

صحیح کہہ رہے ہیں ڈاکٹر ہادی میری جان کبھی بھی کوئی سچ سے منہ نہیں موڑ سکتا ۔۔

اور کب تک خود سے بھاگو گی تم یہ جو محبت تمہارے دل میں ہے نہ یہ کبھی کم نہیں ہوگی ۔۔

نہیں کرتی میں اس انسان سے محبت ڈاکٹر گل نے چیختے ہوئے کہا ۔۔ گل اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے تو رہی تھی ۔۔

صحیح کہہ رہے ہو آپ دونوں لیکن آپ خود بتاؤ میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی میں کیسے واپس جا سکتی ہوں وہاں ۔۔ گل کی آواز ہچکیوں میں ڈوب گئی تھی

میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے جس کا خمیازہ مجھے عمر بھر بھگتنا پڑے گا اور جانتے ہو آپ دونوں کے وہ غلطی کیا ہے ڈاکٹر گل نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا ۔۔

#Just Believe In Success

لیکن دونوں ہی اپنی اپنی جگہ خاموش تھے ۔۔

میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہے "محبت" ۔۔۔ یہ وہ غلطی ہے جس نے مجھے میرے ماں باپ، بھائی سے دور کر دیا ۔۔

آپ لوگ کہتے ہو میں واپس لوٹ جاؤں تو بتاؤ کہاں سے لاؤں اتنی ہمت "بازارو" کہا تھا اس انسان نے مجھے ۔۔

ڈاکٹر گل نے اپنی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے کہا ۔۔

سامنے بیٹھے دونوں وجود اس کا درد سمجھ سکتے تھے ۔۔

آپ بتائیں اہل آپ پر کیا گزرتی ہے جب آپ ڈاکٹر ہادی کی ہر روز بے رخی سہتی ہو ۔۔

لیکن پھر بھی اس امید پر ہو کہ ایک دن ڈاکٹر ہادی بھی مان جائیں گے لیکن آپ مجھے بتاؤ آپ میں کس امید پر جاؤں واپس وہ انسان میرا ہے ہی نہیں ۔۔

نہیں ہے نہ کوئی جواب آپ کے پاس میں بھی ایسے ہی مجھ میں ہمت نہیں ہے کہ میں اس انسان کا سامنا کرو جس نے میری محبت کو پاؤں میں روند دیا ۔۔

گل کے رونے میں روانی آگئی تھی ۔۔

اپنی ناکام محبت کا سامنا کرنا سچ میں آسان نہیں ہوتا یہ بات ڈاکٹر ہادی اور ڈاکٹر اہلینا سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا ۔۔

گل ہر کالی رات کے پیچھے ایک سویرا چھپا ہے کیا اللہ نے نہیں کہا کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے ایسے ہمت نہیں چھوڑتے سب تیاری ہو گئی ہے کل رات تین بجے کی فلائیٹ ہے ٹیکسٹ شام کو مل جائیں گی ۔۔

ڈاکٹر ہادی نے گل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ۔۔

میں صرف تمہاری خوشی چاہتا ہوں گل تمہارے لہنوں کو تمہاری ضرورت ہے پلیز میری جان دل چھوٹا نہیں کرتے ڈاکٹر ہادی نے اپنے آنسو پیتے ہوئے کہا ۔۔

ڈاکٹر انجلینا نے دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا جانتی ہوں تم میرے نہیں ہو ہادی لیکن پھر بھی تمہارا ہر درد لے لینا چاہتی ہوں ڈاکٹر انجلینا نے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے خود سے کہا -- اور رخ موڑ لیا ----
 رونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے گل چھ ماہ کی بات ہے ہاؤس جاب کمپلیٹ کر کے واپس آ جانا -- ڈاکٹر ہادی نے ہر ممکن کوشش کی کہ گل مان جائے --

میں یہاں بھی رہ کر کمپلیٹ کر سکتی ہوں آپ سمجھ کیوں نہیں رہے --

اتنے بے حس کیوں بن رہے ہیں آپ؟

آج گل کو ڈاکٹر ہادی کا نیا روپ دیکھنے کو مل رہا تھا --

سمجھ تم نہیں رہی میں تمہیں اور درد میں نہیں دیکھ سکتا گل پلیز مان جاؤ ڈاکٹر ہادی کے لہجے میں التجا تھی --

مجھے ہی سمجھاؤ سب میں ہی پاگل ہوں ڈاکٹر گل نے اٹھتے ہوئے کہا --

ڈاکٹر انجلی نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی روکی تھی --

گل کے جانے بعد ڈاکٹر ہادی نے اور ڈاکٹر انجلی نے سکھ کا سانس لیا تھا --

#Just Believe In Success

آپ کو نہیں لگتا ڈاکٹر ہادی تاریخ ایک اور محبت کی داستان رقم کرنا چاہ رہی ڈاکٹر انجلینا نے ڈاکٹر ہادی پر فوکس رکھتے ہوئے کہا --

میں خود چاہتا ہوں یہ ادھوری محبت مکمل ہو --

کیا میں پوچھ سکتی ہوں یہ کیوں چاہتے ہیں آپ؟

یہ اذیت اس کی برداشت سے باہر ہے ڈاکٹر انجلینا نے کہیں سے باہر دور جاتے گل کو دیکھتے ہوئے کہا ۔۔

ہر سوال کا جواب نہیں ہوتا انجل آپ کو بہتر پتہ ہے ۔

۔ ہادی وہ ایک بار ٹوٹ چکی ہے اگر بھر سے ۔۔

۔ اب ایسا کچھ نہیں ہوگا ڈاکٹر ہادی نے ڈاکٹر انجلینا کی بات کاٹتے ہوئے کہا ۔۔

ہادی ایک بات پوچھوں آپ سے؟

انجل سوال بہت کرتی ہو تم ڈاکٹر ہادی نے فائل پر نظریں جماتے ہوئے کہا ۔۔

چلیں نہیں پوچھتی چلتی ہوں میں ڈاکٹر انجلینا نے دروازے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا ۔

انجل بہت بری عادت ہے آپ کی درمیان میں بات چھوڑ دینے کی ڈاکٹر ہادی نے شکوہ کرتے ہوئے کہا ۔۔

اور آپ کی بہت بری عادت ہے ہادی سب سمجھتے ہوئے بھی کچھ نہیں سمجھتے آپ ڈاکٹر انجل کی نہیں بس چلتی گئیں ۔۔

بے وقوف ڈاکٹر ہادی نے دور جاتی انجل کو دیکھتے ہوئے کہا ۔۔۔

جی ڈیڈ آپ فکر نہیں کریں میں بکل ٹھیک ہوں ماما سے بھی کہہ دیں وہ فکر نہیں کریں اکیلا نہیں ہوں میں پوری ٹیم ہے میرے ساتھ جیسے ہی کام ختم ہوگا واپس آجاؤں گا ۔۔

کیا ہوا گاڑی کیوں روک دی؟

سر آگے کچا راستہ ہے پیدل چل کر جانا پڑے گا ڈرائیو نے پیچھے مڑ کر کہا۔۔

اوسکے ڈیڈ اپنا اور ماما کا خیال رکھنا میں بھر کرتا ہوں بات اللہ حافظ کہ وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل آیا ۔۔

اسکی گاڑی کے پیچھے آتی گاڑی بھی رک گئی تھی ۔۔ جس میں باقی دو لوگ موجود تھے سر کوئی مسئلہ ہے نہایت ہی مؤدبانہ انداز میں کہا گیا تھا ۔۔

یہاں سے پیدل چل کر جائیں گے ۔۔

! اس نے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ۔

ڈرائیور چاچا آپ گاڑی فارم ہاوس کی طرف لے جائیں ہم آتے ہیں کچھ دیر میں ڈرائیو کو حکم دیتا ہوا وہ آگے بڑھ گیا ۔۔

دائیں بائیں دو صحت مند نوجوان اور انکے درمیان میں شان بے نیازی سے چلتا ہوا شانل ملک ہر ایک کی نگاہ کا مرکز بن رہا تھا ۔۔

بہت سے لوگ حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے ۔

سر ہم کہاں جا رہے ہیں؟ دائیں طرف چلتے نوجوان نے پوچھا تھا ۔۔

#Just Believe In Success

ابھی تو ہم نے سفر شروع کیا ہے دیکھو منزل کس راستے پر ملتی ہے گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے شانل ملک زیر لب مسکرایا تھا ۔۔

چھوٹے بات سنو یہ چوہدری شار علی کی حویلی کہاں ہے؟

شانل نے پاس سے گزرتے ایک بچے سے پوچھا تھا ۔۔

کیوں آپکو کیا کام ہے حویلی میں بچے نے اٹا شانل سے سوال کیا ۔۔

مجھے ملنا ہے چوہدری نثار علی سے میں ۔۔۔۔۔

دیکھو بھائی جو بھی تم میرے پیچھے چلو میں سائیں جی کی حویلی ہی جا رہا ہوں ۔

شانل بچے کی بہادری دیکھ کر بہت متاثر ہوا ۔۔

لہکن اس کے دونوں ساتھی غصے سے گھور رہے تھے ۔ تمہیں تمیز نہیں سکھائی کیسی نے ایک نوجوان نے غصے سے پوچھا لیکن بچے نے جواب دینا گوارا نہیں کیا ۔۔۔

ریکس بوائز بچہ ہے شانل نے بچے کے ساتھ چلتے ہوئے کہا ۔۔

سراسے تو بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے نوجوان نے بچے کو گھورتے ہوئے کہا ۔

دیکھو موٹے انکل بات تمیز یا بد تمیزی کی نہیں ہے میں نے صرف آپ سے پوچھا کہ آپ کو کیا کام ہے سائیں سے کیوں کہ پوچھنا میرا حق ہے اور ویسے بھی کیف آپنی نے مجھے ڈرنا نہیں سکھایا میری کیف آپنی کہتی ہیں کہ انسان کو حق اور سچ بولنا آنا چاہیے ۔۔

#JustBelieveInSuccess

میں تمہیں موٹا کہاں سے لگتا ہوں نوجوان نے تپتے ہوئے کہا اور شانل نے مسکراتے ہوئے بچے کی ہمت کی داد دی

--

آپ بتاؤ مونچھوں والے انکل کیا کچھ غلط کہا میں نے بچے نے نوجوان کو نظر انداز کرتے ہوئے شانل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔۔

نہیں بیٹا کچھ غلط نہیں کہا آپ نے آپ تو بہت سمجھ دار ہو شازل نے پیار سے بچے کے گال کو چھوتے ہوئے کہا ۔۔

اب چلو دیر ہو رہی ہے ۔۔

شازل سارے رستے بچے باتیں کرتا رہا اور بچہ پتا نہیں کس کیف کے گن گاتا رہا لیکن جو بھی تھا بچہ بہت سمجھ دار تھا ۔

یہ لوجی آگئی حویلی بچے نے گیٹ کے پاس رکتے ہوئے کہا ۔۔

بچہ انکو حویلی کے باہر کھڑا کر کے خود جانے کہا چلا گیا تھا شازل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دروازے پر دستک دے دی ۔

وہیے ایک بات تو ہے احمد سچ میں موٹے ہوتے جا رہے ہو شازل نے دائیں طرف دیکھتے ہوئے ویم سے کہا اور تینوں ایک ساتھ ہنس دیئے ۔۔

یار احمد تم ہنسا ہی نہیں کرو ڈراتے ہو اب چپ کرو ہم کام سے آئے ہیں یہاں شازل نے احمد سے کہا جس کا پورا کھلا ہوا منہ بند ہو گیا ۔۔

چوکیدار نے گیٹ کھولا تو احمد نے آگے بڑھ کر چوہدری نثار سے ملاقات کا کہا ۔

آپ لوگ کون ہیں اور کیوں ملنا چاہتے ہیں چوہدری صاحب سے چوکیدار شازل کی پر سنیلٹی دیکھ کر متاثر ہوا لگتا تھا اس لئے اس نے دھمے لہجے میں پوچھا ۔

شازل نے آگے بڑھ اپنا تعارف کروایا ۔

-

میں سی آئی ڈی آفیسر شازل ملک اور یہ دونوں میرے ساتھ ہیں چوہدری صاحب کو کہو ہم ملنا چاہتے ہیں شازل نے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ۔۔

کافی حسین حویلی بنا رکھی ہے چوہدری ثار نے احمد نے شازل کے قریب آتے ہوئے کہا ۔

ہاں حسین تو ہوگا حرام کا کمایا ہوا شاندار ہی ہوتا ہے وسیم نے سخت لہجے میں کہا تھا ۔

-

شازل صرف ہاں میں سر ہلا کر دوبارہ گارڈ کی طرف متوجہ ہو گیا ۔۔

کتنی دیر لگے گی ہمیں اور بھی بہت سے کام ہیں شازل نے ایک چھتی ہوئی نگاہ سے چوکیدار کو دیکھا ۔۔

جی وہ صاحب جی چوہدری صاحب تو زمینوں پر گئے ہوئے ہیں آج ملاقات ممکن نہیں ہے پرسوں تک واپس آئیں گے چوکیدار نے گھبراتے ہوئے صفائی دے ۔۔

ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں لیکن ایک بات گھر آئے مہمان کو پانی بھی پوچھتے ہیں وسیم شاید کچھ زیادہ ہی غصے میں تھا ۔۔

ارے یار چوکیدار یہ کیوں غصہ کر رہے ہو یہاں کے مالک ہی کنجوس ہوں گے احمد بھی کہا پیچھے رہنے والا تھا ۔

ہاں چلو چلتے ہیں شازل نے ایک گہری نگاہ حویلی کی چاروں سمت پر ڈالی اور باہر کی طرف بڑھنے لگا ۔۔۔

جب فون کی پہلی رنگ پر ہی اس کے چہرے کی ساری تلخی غائب ہو گئی ۔۔

کیسی ہے میری چھوٹی سی گڑیا؟ شازل آرام سے بات کرتا ہوا آگے بڑھ گیا اس سے پہلے فون پر موجود انسان جواب دیتا شازل ملک کیسی سے ٹکرایا اور اسکا فون زمین بوس ہو گیا ۔۔

اندھی ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتی؟ اللہ نے یہ دو آنکھیں دیکھنے کے لئے دی ہیں شازل نے انتہائی غصے میں کہا۔۔۔

لڑکی نیچے جھکی اور موبائل اٹھا کر شازل کی طرف بڑھا دیا شازل نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔۔۔

سوری میرا دھیان نہیں تھا کیف جیسے ہی شازل نے موبائل لینے کے لئے اوپر دیکھا تو اس کی نظریں پلٹنا ہی بھول گئی۔۔۔

موبائل کا ایک سرا شازل کے ہاتھ میں تھا اور دوسرا کیف کے ہاتھ میں۔۔۔ اُس اوکے شازل نے کیف پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔۔۔

چھوٹی بی بی آپ ٹھیک تو ہیں چوکیدار نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

جی چاچا میں ٹھیک ہوں کیف نے سخیہ لہجے میں کہا۔۔۔

یہ کون ہیں؟ کیف نے چوکیدار سے سوال کیا۔۔۔

چھوٹی بی بی یہ لوگ چوہدری صاحب سے ملنے آئے ہیں لیکن چوہدری صاحب تو زمینوں پر گئے ہیں۔۔۔

کیف نے ایک تلخ نگاہ چوکیدار پر ڈالی جس نے بے بسی سے نگاہیں چرائی۔۔۔

#Just Believe In Success

اچھا صحیح کیف تھوڑی آگے بڑھی لیکن کچھ سوچ کر پھر واپس آگئی۔۔۔

چوہدری صاحب پرسوں واپس آئیں گے آپ لوگ مل لینا اور ایک بات ہم کنجوس نہیں ہیں لیکن ہر انسان اعتبار کے قابل نہیں ہوتا شکل سے تو اچھے شریف گھرانوں سے تعلق ہے آپ لوگوں کا چلیں پانی چھوڑیں چائے پی کر جائیے گا۔۔۔

شازل سمیت احمد اور وسیم حیران رہ گئے اور کیف چوہدری ان لوگوں کی انسلٹ کر کے چلی بھی گئی۔۔۔

نہایت ہی کوئی بدتمیز لوگ ہیں یہاں کے احمد نے غصے میں کہا لیکن شازل ملک تو جیسے کہیں کھوسا گیا تھا ۔۔

وسیم نے شازل کی بدلتی کیفیت دیکھی تھی لیکن ابھی چپ رہنے میں ہی افسیت تھی ۔۔

اب یہاں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے چلو یا چائے پی کر جانا ہے شازل نے وسیم اور احمد پر تنز کرتے ہوئے کہا

--

شازل نے دوبارہ نظریں موبائل پر ٹکائی اور چشمہ لگاتے ہوئے حویلی کا دروازہ پار کر گیا ۔۔

شازل نے دوبارہ اسی نمبر پر کال کی تھی جس سے فون آیا تھا ۔۔

پہلی ہی رنگ پر فون اٹھا لیا گیا تھا ۔۔

کیا ہوا؟ آپ ٹھیک تو ہیں فون کیوں کٹ گیا تھا بھائی گل نے پریشانی سے پوچھا ۔۔ گل کی جان بستی تھی اپنے بھائی شازل ملک میں ۔۔

میں بکل ٹھیک ہوں میری گڑیا تم کیسی ہو؟ آج بھائی کی یاد کیسے آگئی ۔

#Just Believe In Success

۔ میں کل پاکستان آ رہی ہوں بھائی ۔۔ گل کا لہجہ ایک دم سٹ تھا کوئی خوشی بھی نہیں تھی لیکن شازل ملک کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے ۔۔

سچ بولو گڑیا تم جانتی ہو مجھے اس بارے میں مذاق بکل نہیں پسند تم جانتی ہو ۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں آپ ایئرپورٹ آؤ گے مجھے لینے؟ گل نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا ۔۔

۔ ہاں ماما اور بابا کو سرپرائز دیں گے ۔۔ بہت خوش ہوں شازل نے مسکراتے ہوئے کہا ۔۔

اوکے بھائی میں پیکنگ کر لوں اور بھی کام ہیں کل ملتے ہیں انشاء اللہ ۔۔
فول کٹ گیا تھا لیکن شازل ملک ابھی بھی بے یقینی سے موبائل کی طرف دیکھ رہا تھا ۔۔

کھڑکی میں کھڑی ہاتھ میں موبائل پکڑے گل کی آنکھیں بھیگ رہی تھی ۔۔

ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی تھی اور گل نے اپنا ہاتھ باہر نکال کر بارش کے قطروں کو محسوس کرنے کی کوشش کی ۔۔

بارش کی بھیگی راتوں میں جب اشک فشانی ہوتی ہے
اک تیرا تصور ہوتا ہے اک تیری کہانی ہوتی ہے

سچ کہتے ہیں ڈاکٹر ہادی میں بہت خود پرست ہوں صرف خود کے بارے میں سوچتی ہوں کبھی سوچا ہی نہیں میرے
یہاں آنے کے بعد ماما بابا اور بھائی کیسے رہتے ہوں گے شازل کتنا خوش ہے ۔۔

بس میں اب اور ان سے دور نہیں رہوں گی میں اب حالات کا سامنا کروں گی ۔۔

KOH NOVELS - URDU
#JustLoveInSuccess
مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا ۔۔

میں پاکستان ضرور واپس جاؤں گی اور اس انسان کو دیکھا دوں گی کہ زرتا شاگل اب آگے بڑھ چکی ہے مجھ پر کیسی اور کو
فوقیت دی تھی آپ نے ایک مذاق تک نہیں سہ سکے تھے آپ مانی اگر آپ کو آپ کی کہی ہوئی باتیں بھول گئی ہیں تو
میں بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھوں گی ۔۔۔

آج میں خود سے آپ کو آزاد کیا اگر آپ کی خوشی اسی میں ہے تو ٹھیک ہے گل نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو دیکھا اور اس کی نظر اپنی رنگ فنگر پر جا رکی۔۔

وہاں ایک بہت خوبصورت انگوٹھی جگمگا رہی تھی اس نے انگلی میں پڑی انگوٹھی اتار کر گلے میں ڈالی ہوئی چین میں ڈالی اور آنکھوں کو رگڑتے ہوئے صاف کیا۔۔

میں پاکستان جا کر سب سے پہلے یہ بے نام رشتہ ختم کروں گی۔۔ خود سے باتیں کرتے ہوئے گل نے آنکھیں صاف کی اور اپنا سامان سمیٹنے لگی۔۔

باہر ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی تھی اور گل ماضی کی کیسی یاد میں گم ہو گئی تھی۔۔

ملک صفدر حسین کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی انہوں نے اپنے تینوں بچوں کی شادیاں خاندان میں ہی کی تھی بڑے بیٹے معارج ملک کی تین اولادیں تھی نعمان، اناٹیا اور ارمان اور اسی طرح چھوٹے بیٹے شارق ملک کی اللہ نے ایک بیٹے شازل اور بیٹی زرتاشہ گل سے نوازا تھا۔۔

ان دونوں کی بہن زائرہ ملک کی شادی اس کے چچا زاد بھائی سے ہوئی تھی جہانگیر ملک بہت ہی صوبر قسم کے انسان تھے اور انکی خوش طبیعت کے باعث وہ ہمیشہ سے سب کے ساتھ مل کر چلے ان کی دو بیٹیاں آمنہ اور سائقہ اور ایک بیٹا مرتضیٰ ملک تھا۔

۔۔ سب آپس میں مل جل کر رہتے تھے گھر کی سب ہی بیٹیاں ہر کیسی کو عزیز تھی کیسی نے کبھی بھی فرق نہیں کیا تھا۔۔

سارا دن سب مل خوب مستی کرتے تھے۔۔

سب ہی خوش مزاج تھے لیکن ارمان تھوڑی سنجیدہ طبیعت کا تھا کوئی بھی اس سے بات کرتے ہوئے سو بار سوچتا تھا۔۔

گھر والوں کی رضا مندی سے ملک صفر نے نعمان اور آمنہ کا رشتہ طے کر دیا تھا۔

نعمان کے تودل کے ارمان پورے ہو گئے تھے کیوں کہ وہ بچپن سے ہی آمنہ کو پسند کرتا تھا اور آمنہ کو بھی نعمان اچھا لگتا تھا۔۔

پورے گھر کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا اور ہر کوئی اپنی ہمت کے مطابق کام کر رہا تھا۔۔

روز رات کو سب مل کر خوب ہنگامہ کرتے اور تھک کر سو جاتے آج بھی معمول کے مطابق سب ڈھول لے کر بیٹھے تھے۔۔ اور پتہ نہیں کیا کیا گاتے رہے۔۔

گل کو زرہ بھی مزہ نہیں آ رہا تھا۔۔

یار کیا ہے تم لوگ کوئی بھی گانا پورا نہیں کرتے اور آگے بڑھ جاتے ہو گل منہ بنا کر سائیڈ پر بیٹھ گئی اور اب سب اسے منا رہے تھے آخر کار سب نے سے منا ہی لیا تھا۔۔

چلو ڈانس کرتے ہیں سب گل نے مشورہ دیا تو سب نے ہامی بھری۔۔ نعمان اور باقی سب نے بھرپور ساتھ دیا۔۔۔

کیا یار بور کر رہے ہو گل نے اٹھ کر سپیکر کا ویوم بڑھا دیا اور پورا کمرہ گانے کی آواز سے گونج اٹھا۔

#Just Believe In Success

سب نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لی تھی لیکن گل اور مرتضیٰ فل موڈ میں جھوم رہے رہے تھے۔۔

ارمان کو چائے کی بہت طلب ہو رہی تھی وہ اناٹیا کو بلانے گل والوں کے پورشن کی طرف آیا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی کوئی طوفانی ریلایاں سے گزر کر گیا ہو۔

ارمان نے جب اندر کمرے میں قدم رکھا تو اس کے غصے میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔

لائف تو کر یزی کہ جب وج دے
پنجلی ویڈنگ سونگ --

اس سے پہلے کیسی کی نظر ارمان پر پڑتی اس نے جھٹ سے سپیکر زکی تار کھینچی اور روعب دار آواز میں چلایا۔ یہ کیا
تماشا لگا رکھا ہے تم لوگوں نے تمیز نامی کوئی چیز بھی ہے تم سب میں کہ نہیں اور تم سب تو بڑے ہو سمجھا سکتے ہو سب
کو لیکن نہیں خود بھی ساتھ لگے ہوئے ہو۔۔

ارد گرد کی خیر خبر ہی نہیں ہے جب دیکھو گھر کو چڑیا گھر بنائے کھتے ہو ارمان بے شک نعمان سے چھوٹا تھا لیکن سب
سے زیادہ روعب دار شخصیت کا مالک تھا۔

۔ اور تم گل کبھی تو اس بات کا ثبوت دو کہ انسان کی اولاد ہو تم۔۔۔ ارمان جانے کیوں گل پر اتنا غصہ کر جاتا پہلے تو
ایسے ہی ڈانٹتا تھا لیکن جب دادا سائیں نے گل اور ارمان کی شادی کی بات کی تھی ارمان گل سے کچھ زیادہ ہی چڑنے لگا
تھا۔

۔ گل کب سے دانت تے زبان چبا رہی تھی لیکن اس سے برداشت نہیں ہوا تو بول پڑی۔

۔ اگر مانی میں تمہیں اتنی ہی بری لگتی ہوں تو کیوں لگتے ہو میرے منہاں دنیا جہاں کی برائیاں ہیں مجھ میں گل نے پتے
#Just Believe In Success

دنیا کی سب سے بڑے کھڑوس ہو تم دیکھنا پاگل ہوگی وہ لڑکی جو تم جیسے سٹریل انسان سے شادی کرے۔۔

ہاں شوق بھی نہیں ہے مجھے کہ میں تم جیسی لڑکی کہ منہ لگوں ارمان غصے میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔۔

مطلب کیا ہے مان آپکا مجھ جیسی لڑکی سے ۔۔۔ کیا کر دیا ہے میں نے ایسا جو آپ اتنا غصہ کرتے ہیں مجھ پر ۔۔۔ گل نے آنکھوں میں آنسو جمائے شکوہ کناں انداز میں ارمان سے پوچھا ۔۔۔

ارمان کو جلد ہی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا جو بھی تھا اسے یہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا ۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا لیکن ہاں یہ بات بھی یاد رکھنا کہ کوئی گدھا ہی ہو گا جو تم سے سر کھپائے گا ۔۔۔ سب اپنی ہنسی دبائے ہمیشہ کی طرح گل اور مان کی لڑائی انجوائے کر رہے تھے ۔۔

اس سے پہلے گل اور ارمان کی لڑائی بڑھتی سائقہ نے ارمان سے کہا بھائی چلیں یہاں سے کیا ہو گیا ہے اتنا اچھا ماحول ہے خراب نہیں کریں ۔۔

اچھا تو تم اس بد دماغ لڑکی کو سمجھانے کی بجائے مجھے ذمہ دار ٹھہرا رہی ہو ارمان کو اپنی بہن پر بھی غصہ آیا تھا ۔۔

کوئی بھی تو نہیں سمجھ رہا تھا اسے ارمان نے غصے میں دروازے کو ٹانگ ماری اور واپس چلا گیا ۔۔

پورے کمرے میں خاموشی پھیل گئی گل نے سب کے اترے چہرے دیکھے تو بھر سے سپیکر کی تار لگائی اور وایوم پہلے سے بھی تیز کر دیا ۔۔

ریلیکس ہوتا رہتا ہے ایسا گل نے دائیں آنکھ دباتے ہوئے کہا تو سب کے مرجھائے ہوئے چہرے کھل اٹھے ۔۔

اگلا دن اپنے ساتھ کچھ ایسا لے کر آیا تھا جس نے گل کی زندگی کو مکمل طور پر بدل کر رکھ دیا تھا ۔۔

کچھ دیر پہلے شارق ملک گل کے کمرے میں آئے تھے ۔

- کیا کر رہا ہے میرا بچہ گل کتابوں میں سر دیئے بیٹھی تھی ارے بابا آپ مجھے بلا لیا ہوتا میں آجاتی گل نے کتابیں سمیٹ کر شارق صاحب کے لئے جگہ بنائی۔۔

کیوں بیٹا میں آپ کے پاس نہیں آسکتا۔۔

شارق صاحب نے گل کے گال محبت سے چھوتے ہوئے کہا۔۔

ایسی بات نہیں ہے بابا گل نے مسکراتے ہوئے شارق صاحب کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

- بیٹا آج آپ کے بابا آپ سے کچھ مانگنے آئے ہیں تو کیا آپ مجھے وہ دوگی۔۔

جی بابا آپ کے لئے تو جان بھی حاضر ہے مانگ کر تو دیکھیں آپ کی بیٹی پیچھے نہیں ہٹے گی شارق صاحب نے گل کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ٹھیک ہے بیٹا تو آپ کے بابا نے آپ کا رشتہ طے کر دیا ہے آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔

- کیا بابا لیکن میں پڑھ رہی ہوں میں ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں آپ جانتے ہیں۔۔

جی بیٹا لیکن آپ کو نسا ابھی رخصت ہو کر جا رہی ہو آپ شادی کے بعد بھی پڑھائی کر سکتی ہو۔۔

#Just Believe In Success

گل ایک دم سنجیدہ ہو گئی۔۔

بیٹا اگر آپ کو اعتراض ہے تو مجھے کہہ سکتی ہو جیسا آپ کہو گی وہی ہوگا۔

گل اچھی طرح سے جانتی تھی کہ شارق صاحب نے اس کا دل رکھنے کے لئے کہہ رہے ہیں کیوں کہ گل انکی خوشی پہلے ہی محسوس کر چکی تھی۔

- آپ خوش ہیں بابا گل نے شارق صاحب سے سوال کیا؟ جو آپ چاہو گی وہی ہوگا۔۔

نہیں بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جہاں میرے بابا خوش ہیں بھی خوش ہاں شازل بھائی سے بھی پوچھ لیں اور امی سے بھی ورنہ آپ کی لڑائی میں میری شامت آجانی گل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

جی بیٹا سب خوش ہیں اور تمہارے دادا چاہتے ہیں کہ اپنی زندگی میں ہی تمہاری خوشی دیکھ لیں اور اس لئے تو انہوں نے طے کیا ہے تمہارا اور ارمان کا نکاح اس جمعے کو ہوگا۔۔

ارمان کا نام سن کر گل کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں۔۔

شارق صاحب گل کو پیار کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے اور گل بکل ساکت بیٹھی رہی۔۔

سائقہ کیسی کام سے گل کی امی کے پاس آئی تھی گل کو بیٹھے دیکھ کر اس کے پاس آگئی ہائے محترمہ ابھی سے سپنوں میں کھو گئی سائقہ نے گل کے آگے چنگی بجاتے ہوئے کہا۔۔ ارے آپ آپ۔۔ آپ کب آئی۔۔۔۔

ابھی جب تم کھوئی ہوئی تھی۔۔

میں بہت خوش ہوں گل تم میری بھابھی بنو گی کتنا مزا آئے گا اف سائقہ نے گل کو زور سے گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

گل بمشکل مسکرائی تھی۔۔

شام کا وقت تھا گل کا کیسی بھی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا اس لئے کتابیں لے کر اوپر چھت پر آگئی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی موسم کافی خوشگوار تھا۔۔

گل ناچاہتے ہوئے بھی صبح سے ارمان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

بدتمیز ہے، اکڑو بھی اور دماغ تو بکل بھی نہیں اس کے پاس لیکن اس کی آنکھیں وہ بہت خوبصورت ہیں اففف توبہ توبہ کیا ہو گیا ہے مجھے پتہ نہیں کیوں اس میٹلر کے بارے میں اتنا سوچ رہی ہوں گل نے آنکھیں بند کی اور سکون سے لمبا سانس لیا۔۔

لیکن جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں ساتھ والی چھت پر ارمان کو کھڑا دیکھا جو شاید کیسی سے فون پر بات کر رہا تھا گل کی پہلی بار ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔۔۔

۔ اس سے پہلے ارمان گل کو دیکھتا اس نے کتابیں سمیٹی اور جلدی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔۔۔

جلدی جلدی میں گل کے پاؤں کا بیلنس خراب ہوا اور وہ وہیں گر گئی۔۔

ارمان نے گل کی چیخ سنی تو وہیں سے دیوار بھلانگ کر گل والوں کی طرف آگیا۔

۔ اندھے ہو دیکھ کر نہیں چل سکتی تھی کیا کون سا کام رکا جا رہا تھا تمہارا ارمان نے آؤ دیکھا نا تاؤ گل پر برسنا شروع ہو گیا

KOH NOVELS - URDU

#Just Believe In Success

ارمان کے ڈانٹنے کی وجہ سے گل کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی۔۔

گل نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے اٹھا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔

ارمان نیچے جھکا اور اس کے پاؤں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

موج آگئی ہے میں بولتا ہوں چھوٹی امی کو وہ لے جائیں گی نیچے ۔۔

امی تو سائقہ آپ کے ساتھ گئی ہیں گل نے روتے ہوئے کہا ۔۔

ارمان کا فون بجنا شروع ہو گیا اس نے ایک نظر گل کو دیکھا اور ایک نظر موبائل کو ۔۔

بھر اس نے موبائل پینٹ کی جیب میں ڈالا اور گل کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے گل نے جلدی سے تھام لیا ۔

گل بہت مشکل سے کھڑی ہوئی لیکن اس سے چلا نہیں جا رہا تھا ۔۔

آپ رہنے دیں مان میں چلی جاؤں گی آپ کا فون بج رہا ہے گل نے ارمان کے بچتے فون کی طرف اشارہ کیا ۔۔

ارمان نے دوسرے ہاتھ سے فون نکال کر اٹینڈ کیا ۔۔

سمجھ نہیں آتی تمہیں اگر نہیں اٹھا رہا فون تو مصروف ہوں ارمان نے غصے سے جواب دیا اور فون سائلنٹ لگا کر جیب میں واپس رکھ لیا ۔

گل نے چلنے کے لئے پاؤں نیچے کھنے کی کوشش کی لیکن درد کے مارے سارا وزن ارمان پہ دے دیا جسکی وجہ سے وہ اس کے سینے سے جا لگی ۔۔

ارمان کو اپنے اتنا نزدیک دیکھ کر گل کو اپنے ہوش اڑتے محسوس ہوئی ۔۔

ارمان نے گل کو اپنی باہوں میں بھرا اور سیڑھیاں اترنے لگا ۔۔ گل نے زور سے آنکھیں بند کر لی اور سر ارمان کے ساتھ لگا دیا ۔۔

اس سے پہلے ارمان گل کے کمرے تک جاتا اتنے میں سب کزن آگئے اور حیرت سے آنکھیں کھولے ارمان کو دیکھ رہے تھے مرتضیٰ نے چپکے سے ان دونوں کی فوٹو اپنے موبائل میں قید کر لی۔۔

ارمان سب کو نظر انداز کرتا ہوا گل کے کمرے میں داخل ہوا اور اسے بیڈ پر لیٹا دیا۔۔ گل نے اسی وقت آنکھیں کھول دیں اور اس کی نگاہیں ارمان کی نگاہوں سے جا ملی۔۔

انائیا۔۔۔ ارمان نے زور سے انائیا کو آواز دی تو سب باری باری کمرے میں داخل ہوتے دیکھائی دیئے۔۔

اسکے پاؤں میں موج آئی ہے سپرے اور تم پٹی کر دینا۔۔

ارمان انائیا کو آڈر دیتا ہوا جانے لگا لیکن بھائی ڈاکٹر آپ ہیں میں نہیں میں لا دیتی ہوں آپ کر دیں پٹی۔۔

انائیا جلدی سے سب سامان لے آئی اور ارمان نے گل کے پاؤں پر سپرے کر کے پٹی لگا دی۔۔

مہربانی کرنا اب تھوڑا آرام کر لینا بندروں کی طرح ادھر ادھر گھومتی ہوئی نظر آئی تو دوبارہ چھت سے دھکا دے دوں گا

--

ارمان گل کو ڈانٹتا ہوا باہر چلا گیا اور سب کا روکا ہوا قہقہہ پورے کمرے میں گونج اٹھا۔۔

#Just Believe In Success

گھر میں شادی کی تیاریاں ہو رہی تھی ہر بات سے انجان گل نئے سفر میں قدم رکھ چکی تھی سارا دن ارمان کو سوچنا اس کو اچھا لگتا تھا۔۔

اج دو دن ہو گئے تھے اس نے ارمان کو نہیں دیکھا تھا اس کا پاؤں بھی ٹھیک ہو رہا تھا لیکن سوجن ابھی بھی باقی تھی۔۔

گل آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بڑے ابو کے گھر کی طرف بڑھ رہی تھی جب لان میں ٹہلتے ارمان کی نظر اس پر پڑی۔۔۔

گل بھی اسے دیکھ چکی تھی لیکن اسکی دھکی یاد آتے ہی اسے قدم واپس ہولی۔۔

ابھی تھوڑا آگے ہی گئی تھی کہ اس کو ٹوکھر لگ گئی اور اس کی آہ کی آوازیں سن کر ارمان اس کے قریب آگیا۔۔

تمہیں کبھی زندگی میں سکون نہیں ہو سکتا جب دیکھو کہ وہ جتنی بھرتی ہو ارمان نے گل کو سہارا دیتے ہوئے گھرتک چھوڑا اور اسے گھورتا ہوا واپس چلا گیا۔۔

گل صوفے پر بیٹھی دھم سے مسکرا رہی تھی۔۔

اسکی آنکھیں

مجھے دیکھتی ہیں تو

مجھے کچھ اور دیکھائی نہیں دیتا

اسکی محبت میرے ساتھ چلتی ہے تو

مجھے کچھ اور سنائی نہیں دیتا

سب ابھی ابھی باتوں میں

اک سلجھی سی بات ہو تم

اتنے اچھے کیوں لگنے لگے ہو؟

جب میں مشکل میں ہوں

Just Believe In Success

تم میں کھو جاؤں، تمہیں ڈھونڈوں، تمہیں پاؤں

تمہارے رنگ کو اوڑھ لوں

یا تمہارے خواب سجا لوں پلکوں پر

یا تمہارے رنگ میں رنگ لوں

کروں تو کیا کروں

میرے ہم سفر اب تو ہی بتا

میرے ہمنوا جواب دے۔۔۔۔

گل اور ارمان کا نکاح تھا پورے گھر میں چل پھل تھی۔۔

ہر طرف شور ہی شور تھا بہت سے خواب آنکھوں میں سجائے سرخ لہنگا پہنے گل بہت پیاری چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔

سب نے باری باری اسکی نظراتاری تھی۔۔

گل کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی اور دل میں ایک عجیب سا ڈر بھی تھا کیوں کہ سب لوگ بظاہر خوش تھے لیکن گل جب دادا جی گل سے ملنے آئے تو انکے چہرے سے پریشانی صاف جھلک رہی تھی۔

۔ پاؤں میں موج آنے کی وجہ سے گل چل نہیں سکتی تھی اس لئے دادا جی نے گھر پر ہی فنکشن رکھا تھا۔۔

گل بار بار اپنے ہاتھوں کی مہندی دیکھ رہی تھی گل نے چپکے سے اپنے ہاتھ میں لگی مہندی میں ارمان کے نام کو چوما تھا۔۔

گل پر ہر روز ایک نیا رنگ چڑھ رہا تھا۔۔

KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

عجب خلاصہ ہے
عشق بے تحاشہ ہے

گل ابھی سوچ میں ہی گم تھی کہ شازل غصے میں کمرے اندر داخل ہوا۔۔

گل نے چونک کر شازل کی طرف دیکھا اور اس کے گلے لگ گئی۔۔

میں بہت خوش ہوں بھائی۔۔

شازل گل کی خوشی دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔

گل کے چہرے پر حیا کے بکھرے رنگ یہ صاف واضح کر رہے تھے کہ گل ارمان سے محبت کرنے لگی ہے اور وہ بہت خوش ہے۔۔

شازل کی ہمت جواب دے رہی تھی اس نے گل کے سر پر ہاتھ رکھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

ارمان خدا کا واسطہ ہے تیار ہو جاؤ مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں نعمان اور معارج ملک ارمان کے بابا نے ارمان کی بہت منتیں کی تھی۔۔

معارج ملک نے ارمان کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے میرے عزت اب تمہارے ہاتھوں میں دس میں منٹ میں تیار ہو کر نیچے آجاؤ ورنہ میرا منہ دیکھو گے معارج ملک سخت لہجے میں کہتے باہر چلے گئے۔۔

کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ ایسا آخر کیا بگاڑا ہے میں نے سب کا جو مجھے سزا کے طور پر اس آفت سے باندھا جا رہا ہے۔۔

کتنی بار منع کیا تھا میں نے کہ اس لڑکی سے ہرگز شادی نہیں کروں گا لیکن کیسی نے میری بات نہ سنی نعمان بھائی میں مر جاؤں گا لیکن کبھی بھی زرتا شازل سے شادی نہیں کروں گا۔۔

کمرے کے باہر کھڑے ملک صفدر حسین نے یہ بات بخوبی سنی تھی اور وہ ہڈیوں سے ہلکے ہو کر وہیں بیٹھ گئے۔۔

نعمان کو باہر سے شور کی آواز آئی تو وہ دروازے کی جانب بھاگا۔

داداجی۔۔۔۔۔

نعمان کی آواز سن کر ارمان بھی باہر گیا تھا لیکن داداجی کو یوں بیٹھے دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں بھول گئے۔۔

دونوں بھائیوں نے انکو اٹھایا اور اندر کمرے میں لے آئے۔۔

ارمان نے پہلی بار اپنے دادا کو اتنا کمزور دیکھا تھا۔۔

نعمان نے انکو پانی دیا تو انہوں نے پیچھے کر دیا۔۔

ارمان۔۔۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں جو غلطی ہادی نے کی وہ تم نہ کرنا گل بہت معصوم ہے اسے اپنا لو۔۔

میں تمہارا یہ احسان کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ داداجی۔۔

ارمان نے ان کے ہاتھ پکڑ لئے اور ان کے شانے سے جا لگا۔۔۔

مولوی صاحب کی آمد کے بعد نکاح کی رسم ادا ہوئی اور گل ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ارمان کے نام سے جڑ گئی۔۔

مرتضیٰ نے جی بھر کر دونوں کی تصویریں لی۔۔

ارمان کچھ دیر بعد اٹھا اور گاڑی کی چابی لے کر گھر سے باہر نکل گیا۔۔

گل کی بھی دلچسپی فٹکشن میں ختم ہو گئی تھی اس لیے اس نے پاؤں درد کا بہانا بنایا اور کمرے میں واپس آگئی۔۔

گل اپنے بیڈ پر بیٹھی ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کو گھورتی رہی جو کچھ دیر پہلے ارمان نے اسے پہنائی تھی۔۔

Too much boring person

اگر دو منٹ پیار سے میرے پاس بیٹھ جاتے تو کیا ہو جاتا۔۔

گل نے منہ بناتے ہوئے سوچا اور بھر خود آئینہ کے سامنے کھڑی ہو کر اپنا آپ دیکھتی رہی۔

اففف اللہ میاں جی کتنی پیاری لگ رہی ہوں میں گل نے گول گول گھومتے ہوئے کہا گل گول گول گھوم رہی تھی جب اس کے کمرے میں داخل ہوا۔

ارمان نے اس کی بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو گرتے گرتے بچی تھی۔۔

ارمان کو اپنے کمرے میں دیکھ کر ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔

۔ ارمان نے گل کی بازو پر پکڑ سخت کر دی۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ مجھے درد ہو رہا ہے مان پلزم میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔

خوش ہو تم میری زندگی برباد کر کے۔۔

ارمان نے دھاڑتے ہوئے کہا گل کی آنکھیں بھیگنے لگی۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔؟

میں نے کیا کیا؟

ارمان نے ایک جھکے سے ارمان نے ایک جھکے سے گل کو پیچھے دھکیلا جس کی وجہ سے اسکا سر بیڈ میں جا لگا اور خون کی ایک لکیر اس کے ماتھے سے بہتی ہوئی گال تک پہنچ گئی۔۔

ارمان رخ موڑے کھڑا تھا۔۔

میری زندگی برباد کر کے پوچھ رہی ہو میں نے کیا کیا ہے

واہ زرتاشا گل واہ لیکن تمہیں کیا لگا میں اتنی آسانی سے تمہارے ہاتھ آجاؤ گا نو نیور ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا ارمان ملک مرتو سکتا ہے لیکن تمہیں اپنانے کی غلطی کبھی بھی نہیں کر سکتا سنا تم نے کبھی بھی نہیں۔۔

ارمان پیچھے مڑا تو گل بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

۔ بہت شوق تھا نہ تمہیں میری بیوی بننے کا تو لو بن گئی اور کیا چاہیے تمہیں ارے تم سے بہتر تو بازارو عورتیں ہوتی ہیں جو چند پیسوں کے لیے اپنا آپ بیچتی ہیں لیکن تم۔۔۔۔

تم نے تو سب کے جذباتوں کے ساتھ کھیلا ہے گل اس کے لئے میں تمہیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گا۔۔

تمہاری وجہ سے میں نے اپنی محبت کھوئی ہے تو میں تمہیں مل جاؤں گا سوچ ہے یہ تمہاری۔۔

#Just Believe In Success

گل اپنی چوٹ بھلائے ارمان کے لفظوں میں کھو گئی تھی۔۔

ارمان آپ مجھے بچپن سے جانتے ہیں میں نے کبھی ایسا کچھ نہیں کیا کہ گھر والوں کی عزت پر آنچ آئے اور آپ نے مجھے بازارو عورت سے ملا دیا۔۔۔

اور قسم سے میں نہیں جانتی تھی آپ کیسی اور سے محبت کرتے ہیں اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں کبھی آپ کے اور آپکی محبت کی سچ میں نہ آتی۔۔

گل کے رونے میں روانی آگئی تھی۔ بس کرو اتنی معصوم نہیں بنو میں جانتا ہوں تم جانتی تھی کہ میں شائلہ کو پسند کرتا ہوں لیکن پھر بھی تم نے شادی کے لئے ہاں کر دی۔۔

ارمان غصے میں گل کے قریب جا کہ بیٹھ گیا۔۔
شائلہ کا نام سنتے ہی گل کے رونے کھڑے ہو گئے

ارمان آپ نے اس لڑکی کے لئے مجھے بازار و کمہ دیا جو پتہ نہیں کس کس کے ساتھ کڑی ہے وہ آپ سے بکل بھی محبت نہیں کرتی اور پلیز میرا یقین کریں میں آپ کہ بار میں بکل بھی نہیں جانتی تھی۔۔

شٹ اپ مس زرتا شاگل آج کے بعد شائلہ کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں بولنا اور ہاں میں تمہیں اپنی بیوی نہیں مانتا۔۔

گل کی پراہ کئیے بغیر ارمان کمرے سے نکل گیا اور گل پوری زندگی کے لئے خود کی نظروں میں گر گئی تھی۔۔

وہ رات گل پہ بہت بھاری تھی اسے ایک بار پھر سے وہیں جانا تھا جہاں وہ کبھی بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔۔

#Just Believe In Success

گل نے ہمت کر کے اپنا فون اٹھایا اور ڈاکٹر ہادی کہ نام ایک میسج ٹائپ کرنے لگی۔۔

Thanks chax..

آپ نہ ہوتے تو میں اس بات کو کبھی بھی نہیں سمجھ سکتی تھی کہ کوئی بھی انسان سچ سے کبھی بھی نہیں بھاگ سکتا۔۔

انسان صرف خود سے بھاگتا ہے اور لوٹ کر اسی طرف جاتا ہے جہاں سے سفر شروع کیا تھا میں بھی جا رہی ہوں
کیونکہ میرا فرار مکمل ہوا چاہو۔۔

میں چاہتی ہوں آپ بھی وہ سب سمجھ جاؤ جو مجھے سمجھایا انجل بہت اچھی ہے اور محبت بھی کرتی ہے آپ سے پلیز
" جلدی واپس آنا انجل کے ساتھ
آپ کی گل۔۔

باہر سڑک پر گرتی اوس کو بغور دیکھتے ہوئے گل کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ تھی۔۔

یار کیسی لڑکی تھی اچھی خاصی عزت کر کے رکھ دے احمد کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

گاؤں کی کچی زمین پر چلتے ہوئے شازل ملک کہیں کھو گیا تھا جب احمد نے پھر سے کیف کا ذکر کیا۔۔

شازل ملک نے مسکرا کر ادھر ادھر دیکھا ویسے ماننے کی بات ہے اس گاؤں کے لوگ دچھپ ہیں اچھا وقت گزرے
گا۔۔

وسیم بھی مسکرا کر شازل کی طرف دیکھنے لگا کیوں کہ شازل کو کافی عرصے سے جانتے تھے۔۔

سنو یار میں گھر جا رہا ہوں پرسوں واپس آجاؤں گا انشاء اللہ تم لوگ اچھے سے سب پر نظر رکھنا شازل نے ایک دم سپاٹ
لجے میں کہا۔۔

وہ ایسا ہی تھا پل میں تولہ اور پل میں ماشہ۔۔

گل کا لندن میں آخری دن تھا اور بہت مصروفیت سے بھرا اس وقت وہ ائیرپورٹ پر کھڑی تھی انجل بہت افسردہ تھی

--

میں بہت مس کروں گی تمہیں انجیل نے گل کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔

انجیل ڈاکٹر ہادی کا خیال رکھنا انکو کبھی اکیلا نہیں چھوڑنا میرے چاچو خود کو جتنا بھی سٹرونگ ظاہر کریں لیکن وہ اندر سے بہت کمزور ہیں میری دعا ہے وہ جلد پاکستان آجائیں۔۔

آمین انجیل نے سچے دل سے کہا تھا کیونکہ وہ ہادی کو خوش دیکھنا چاہتی تھی۔۔

ثم آمین تمہارے ساتھ گل نے نم آنکھوں سے دونوں کو الوداع کہا اور اپنی منزل کی طرف بڑھ گئی۔۔

شازل واپس آنے کی تیاری کر رہا تھا جب اسے معلوم ہوا کہ چوہدری تثار واپس آگیا ہے تو اس نے واپس جانے کا ارادہ کینسل کر دیا۔۔

شازل پریشانی میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔۔

کیا ہوا سر کچھ پریشان لگ رہے ہیں آپ احمد نے چائے کا کپ شازل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں میں سوچ رہا ہوں کہ چوہدری کے گارڈ نے جھوٹ بولا الگ بات ہے لیکن اسکی بیٹی نے جھوٹ کیوں کہا وہ بچہ تو بڑی تعریفیں کر رہا تھا میری کیف آپنی جھوٹ نہیں بولتی میری کیف آپنی یہ میری کیف آپنی وہ۔۔

سب ڈرامے باز ہیں جھوٹے لوگ شازل کو بہت غصہ آ رہا تھا

جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ چوہدری گاؤں میں ہی ہے۔۔

سلام صاحب چوکیدار کمرے میں داخل ہوا۔

شازل نے سر کے اشارے سے جواب دیا ۔

صاحب یہ خط ہے کوئی بچہ دے کر گیا ہے کہہ رہا کیسی کیف نامی لڑکی نے بھیجا ہے آپ کے لئے ۔۔

چوکیدار ایک لفافہ پکڑا کر چلا گیا ۔۔

شازل نے احمد اور وسیم کو اپنی طرف متوجہ پایا تو اس نے دونوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا ۔۔

شازل صوفہ پر بیٹھا اور آہستہ آہستہ لفافہ کھولنے لگا ۔۔

لفافہ میں ایک تہہ شدہ خط تھا جو شاید خوشبو والے قلم سے لکھا گیا تھا ۔۔

شازل کے اندر ایک عجیب سی کیفیت نے جنم لیا لیکن احمد اور وسیم کی موجودگی میں خود کو نارمل رکھتے ہوئے شازل نے خط خود پڑھنے کی بجائے وسیم کی طرف بڑھا دیا ۔۔

وسیم نے مسکرا کر خط پکڑ لیا ۔۔

دانت بند کرو اور پڑھو محبت نامہ نہیں ہے شازل نے سخت لہجے میں وسیم کو ٹوکتے ہوئے کہا ۔۔

اسلام و علیکم آفیسر

امید کرتی ہوں آپ خیریت سے ہوں گے اور یقیناً آپ تک یہ بات پہنچ گئی ہوگی کہ چوہدری صاحب گاؤں میں ہی ہیں لیکن مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا اس وجہ سے میں نے آپ کو خط لکھا ہے کہ آپ مجھے جھوٹی قرار نہ دے دیں کیوں کہ کیف بہار مر تو سکتی ہے لیکن جھوٹ کبھی بھی نہیں بول سکتی اور آپ کو کوئی بات بری لگی ہو تو معرت ۔۔

میں کل آپ سے ملنا چاہتی ہوں آفسر شازل ملک اگر اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا سا وقت میرے لئے نکال لیں تو مہربانی ہوگی امید ہے آپ انکار نہیں کریں گے آج جس راستے سے چلتے ہوئے آپ آئے اس کی دائیں سائیڈ پر ایک نکیر کا درخت ہے میں آپکا وہاں انتظار کروں گی۔۔

شکریہ

کیف بہار۔۔۔

وسیم نے خط ختم کرتے ہی شازل کی طرف گھور کر دیکھا احمد کی نظریں بھی شازل کی طرف ہی تھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو مجھے کیا پتہ کیا ہے یہ سب ضرور اس وسیم نے صحیح نہیں پڑھا ہوگا شازل نے وسیم کے ہاتھ سے خط لیا اور دو بار پڑھا وسیم کا پڑھا ہوا ایک ایک لفظ صحیح تھا۔۔

شازل کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔

کیا مسئلہ ہے یا ایک مسئلہ ختم نہیں ہوتا دوسرا شروع ہو جاتا ہے پہلے اس چوہدری تشار کی کم پریشانی ہے جو اب اسکی بیٹی پتہ نہیں کیا چاہتے ہیں یہ شازل سخت غصے میں تھا۔۔

سر پریشان نہیں ہوں کل ملیں گے تو پتہ چل جائے گا ایسا کرتے ہیں آپ کیف چوہدری سے ملنے چلے جانا اور ہم چوہدری تشار سے ملاقات کر لیں گے اس طرح وقت بھی بچ جائے گا اور رپورٹ جلدی تیار ہو سکے گی۔

#Just Believe In Success

وسیم نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ہاں ٹھیک ہے یا مجھے واپس بھی جانا ہے کیونکہ آج میری موٹو۔۔۔ اوہ شٹ۔۔۔ میں کیسے بھول گیا یہ سب مجھے تو ائیرپورٹ جانا تھا شازل نے جلدی سے اپنا فون نکالتے ہوئے گل کا نمبر ملایا لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔

اف اب کیا کروں میں لگتا ہے فلائٹ چیک ان کر لی ہے موٹو نے شازل کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔

سر ایسا کریں کیسی اور کو بھیج دیں جو گل بہنا کو ائیر پورٹ سے پک کر لیں احمد نے فائل اٹھاتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ ٹھیک میں مان سے کہتا ہوں وہ لے آئے گا۔۔ شازل جلدی سے نمبر ملانے لگا۔۔

تیسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔
ہیلو ڈاکٹر ارمان ملک اسپیکنگ۔۔

ایک بھاری آواز فون پر گونجی۔۔

ہاں ہیلو مان میں بول رہا ہوں شازل۔۔

کدھر ہے یار ایک بہت ضروری کام ہے کر دے شازل نے جلدی سے بولنا شروع کیا۔۔

اوہ نواب صاحب نے بھر سے نمبر پھینچ کر لیا دوسری طرف سے مدہم لہجے میں کہا گیا۔۔

یار پتہ تو ہے تجھے مجبوری ہے اچھا سن ایک کرے گا شازل نے نہایت محبت سے کہا ویسے انکار کر بھی دے تو

کیا یہ کام تو تجھے ہی کرنا پڑے گا۔۔

اچھا جانی بول کیا کرنا ہے پشینٹ کے ساتھ ہوں۔

ارمان ملک نے نہایت مصروف انداز میں کہا۔۔

ائیر پورٹ جانا ہے اور وہاں سے گل کو پکٹ اپ کرنا ہے یار میں ادھر پھنسا ہوا ہوں نہیں تو میں لے آتا۔۔۔

شازل پتہ نہیں کیا بول رہا تھا لیکن ارمان کے کان وہیں ساخت ہو گئے تھے کہ گل پاکستان آرہی ہے اسے اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا ۔۔

یار سن بھی رہا ہے ہیلو ۔۔

شازل نے توڑا اونچا بولا تو ارمان اپنے ہو اس میں واپس آیا ۔۔

ہاں شازل کیا کہہ رہے ہو کون آرہا ہے ارمان نے تصدیق چاہی جیسے اس نے واقعی کچھ غلط سنا ہو ۔۔

یار ادھر سگنلز کا پروہلم ہے میں کہہ رہا ہوں زرتا شاگل واپس آرہی ہے گھر میں سب کو سرپرائز دینا ہے اور میں تیرے علاؤہ کیسی اور پر بھروسہ نہیں کر نہیں سکتا ۔۔

اوکے میں لے آؤں گا پریشان نہیں ہو ارمان نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا اور فون رکھ دیا ۔۔

شکر اللہ پاک کا ایک پریشانی تو ختم ہوئی ۔۔

شازل نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔۔

اور وسیم کے ساتھ فائل دیکھنے میں مصروف ہو گیا ۔۔

بہاولپور ایئرپورٹ پر حجاب میں ملبوس لڑکی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اسی کوئی شناسا چہرہ دیکھائی نہ دیا کچھ ہی دیر میں اسے اکتاہٹ محسوس ہونے لگی حد ہے لا پرواہی کی وہ منہ میں بولتے ہوئے فون پر جھکی تھی ۔۔

جیسے ہی اس نے فون آن کیا تو شازل کی فون کالز اور میسجز موصول ہوئے ۔۔

ویکلم میری جان تمہارے اپنے ملک میں اور سوری موٹو میں نہیں آسکا کہیں پھنسا ہوا ہوں اس نمبر پر رابطہ کر لینا ضرور تم سے پہلے وہ وہاں پہنچ گیا ہو گا ۔۔

شازل نے ارمان کا نمبر گل کو بھیج دیا تھا ۔۔

گل نے جلدی سے فون ملایا اور ائیرپورٹ سے بائر سٹریٹ پر کھڑی ادھر ادھر دیکھنے لگی فون پر بیل جا رہی تھی لیکن کوئی اٹھا نہیں رہا تھا ۔۔

اس سے پہلے کہ گل دوبارہ کال کرتی ایک بلیک رنگ کی گاڑی اس کے بھلے سامنے آکر رکی ۔۔

ایڈیٹ گل نے دانت چباتے ہوئے کہا اور گاڑی سے تھوڑا دور رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی ۔۔

اسلام و علیکم! گل کو اپنے بہت قریب سے ایک شناسا آواز سنائی دی تھی ۔۔

یہ آواز وہ لاکھوں آوازوں میں بھی پہچان سکتی تھی لیکن اس نے اپنے قدم سختی سے وہی جمائے اور آنکھیں زور سے بند کر لی ۔۔

نہیں یہ وہ نہیں ہو سکتے گل نے آنکھیں موندے خود کو یقین دلایا لیکن سچ کو وہ زیادہ دیر نہیں جھٹلا سکتی تھی ۔۔

#Just Believe In Success

سامان گاڑی میں رکھ دیا ہے آجاؤ پہلے ہی کافی لیٹ ہو گیا ہے۔ بھاری آواز میں کہتا ارمان ملک گاڑی کی سمت بڑھ گیا

۔۔

میں اس طرح کمزور نہیں پڑ سکتی وہ بھی اس انسان کے سامنے کبھی بھی نہیں گل نے آنکھوں میں آئے آنسو بے دردی سے صاف کئے اور گاڑی کی فرنٹ سائیڈ پر بیٹھ گئی ۔۔

جیسے ہی گل گاڑی میں بیٹھی گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔۔

ارمان بظاہر گاڑی چلا رہا تھا لیکن اس کی نظریں گل کے صاف شفاف چہرے کا طواف کر رہی تھی۔

گل ہاتھ تھوڑی کئیچے رکھے باہر دیکھ رہی تھی اور ایک بار پھر اسکا زہن ماضی کی کیسی یاد میں گم تھا۔۔

دونوں طرف خاموشی تھی۔۔

کیسی رہی پڑھائی؟ اور چاچو کیسے ہیں؟

ارمان نے ہی اس چپ کو توڑا تھا۔

ابھی رہی اور ہادی چاچو بھی بکل ٹھیک ہیں گل نے شیشے کے پار روشنی سے چمکتی سڑک کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

آپ بتائیں گھر پہ کیسے ہیں سب گل کے لہجے میں اطمینان ہی اطمینان تھا۔۔

ٹھیک ہیں سب تمہیں بہت یاد کرتے ہیں سب ارمان نے ترجیحی نگاہوں سے گل کی طرف دیکھا۔۔

سب۔۔۔ گل نے ارمان کی طرف دیکھا تو دونوں کی نگاہیں ٹکرا گئی۔۔

#Just Believe In Success

کچھ سوال تھے جو بے معنی تھے۔۔

وہ میرے کہنے کا مطلب ہے میں بھی سب کو یاد کرتی تھی گل نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا سب میں شامل میں بھی ہوں؟

ارمان نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا ۔۔

گل نے اپنا سر سیٹ سے لگا دیا اور آنکھیں موند لیں ۔۔

بولو گل کیا تم نے مجھے بھی یاد کیا؟ ویسے میں اس بات کا جواب جانتا ہوں لیکن بھر بھی میں تم سے سننا چاہتا ہوں
ارمان نے مدہم لہجے میں کہا ۔۔

نہیں گل نے ایک لفظ میں بات مکمل کر دی تھی ۔۔

کیا تم اب محبت نہیں کرتی مجھ سے؟ ارمان کو اپنے سوال پر خود حیرت ہوئی تھی
یہ راستہ دیکھ رہیں آپ ارمان یہ ہموار ضرور ہے لیکن اب ہماری منزل ایک نہیں ہے ۔۔

ہم دو سمتوں کے مسافر
اک دوسرے سے ناواقف
منزل ہمارے قدموں سے آن بھی لپٹے تو

محبت اب نہیں ہوگی

محبت تب بھی نہیں تھی

Just Believe In Success

یا جب خوابوں نے آنکھوں پر اپنے رنگ رکھے تھے

یا جب تتلیوں کے رنگوں نے ہاتھ کو چھوا تھا

محبت اب بھی نہیں ہوتی

محبت تب بھی نہیں تھی

ہم اپنی اپنی ضد میں ٹھہرے

ایک دوسرے سے مخالف سمت چلتے

ایک دوسرے کی سمت بنا دیکھے
 ایک دوسرے سے دور نکلتے چلے گئے تھے
 تب محبت خاموش کھڑی تھی
 اور ہمیں چپ چاپ نکلتی تھی
 محبت تب بھی نہیں تھی محبت اب بھی نہیں ہے

گل کی آنکھوں کہ کنارے بھیک رہے تھے لیکن اسے انکو صاف نہیں کیا تھا ۔۔

گل کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی ۔۔

معاف ۔۔ گل نے مسکراتے ہوئے ارمان کی طرف دیکھا اور اسکا کہا گیا لفظ دہرایا ۔۔

میں کون ہوتی ہوں معاف کرنے والی ۔۔

گل میں بہت اذیت میں ہوں ارمان کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی ۔۔

اللہ آپ کی پریشانی کو دور کرے ارمان مجھے کوئی گلہ نہیں ہے آپ سے گل نے رخ پھر سے باہر کی طرف موڑ لیا اور
 چپکے سے اپنی بھگی آنکھیں صاف کر لی ۔۔۔

ارمان نے بے بس ہو کر گاڑی کی سیڈ بڑھا دی تھی

سرکری سے ٹکائے آنکھیں بند کئے وہ کیسی گہری سوچ میں گم تھا ۔۔

یہ کیا ہو گیا ہے مجھے شازل ملک نے گھبرا کر آنکھیں کھول دی ۔۔

کیسا احساس ہے یہ جو مجھے خود سے الگ کرتا جا رہا ہے ۔۔

ایسا نہیں ہے کہ شازل ملک کی زندگی میں لڑکیوں کی کمی رہی ہو لیکن پھر بھی زندگی میں ہر قدم بھونک بھونک کر کھنے والا شازل ملک کیسی کی ایک جھلک کا اسیر ہو گیا ہے ۔۔

ہاں کیف چوہدری میں شازل ملک تمہیں پہلی نظر میں ہی اپنا دل دے بیٹھا ہوں ۔۔

خود سے تھک ہار کر شازل ملک نے اپنی محبت کا اقرار کر لیا تھا ۔۔

محبت کا نام سن کر بھاگنے والا شازل ملک آج اپنے دل کے ہاتھوں ہار گیا ۔۔

شازل نے مسکراتے ہوئے ٹائم دیکھا اور آنکھیں موند لیں اسے اب صبح کا انتظار تھا

باقی کا تمام سفر آرام سے طے ہوا ارمان گل سے بات کرنا چاہتا تھا ماضی میں کی گئی غلطیوں کی تلافی چاہتا تھا لیکن تھکاوٹ کی وجہ سے گل سوچکی تھی ۔۔

ارمان نے گھر کے قریب آکر گاڑی کو بریک لگائی سیٹ بیلٹ نہ لگانے کی وجہ سے گل ایک جھٹکے سے بیدار ہوئی اور اسکا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچ گیا کیوں کہ ارمان اپنا ہاتھ آگے کر چکا تھا ۔۔۔

آہ ۔۔ گل نے اپنا سر پکڑتے ہوئے سسکی بھری ۔۔

ارمان نے گل کی طرف دیکھا تو حیران رہ گیا کیوں کہ جھٹکا اتنی زور سے نہیں لگا تھا ۔۔

سوری گل میں نے دھیان نہیں دیا تھا تمہیں درد تو نہیں ہو رہا ارمان نے گل کے ماتھے پر ہاتھ رکھنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی گل نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی ۔

ارمان تیزی سے گاڑی سے نکلا اور گل کی طرف بڑھ گیا۔

گل نے ابھی ابھی اپنے سر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔

رُیلی سوری یا رگل میں تمہیں درد نہیں دینا چاہتا تھا دکھاؤ تو سہی ہوا کیا ہے ارمان کے چہرے سے پریشانی جھلک رہی تھی۔۔

وہ گل کی زرد پڑتی رنگت دیکھ کر کافی پریشان ہو گیا تھا۔۔

اس درد کی پرواہ کیسے ہے گل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔

ٹھیک ہوں میں آجائیں آپ بھی باہر بہت ٹھنڈ ہے ارمان کو وہیں ساکت کھڑا دیکھ کر گل نے پکارا۔۔

ارمان اور گل نے ایک ساتھ قدم گھر کی چوکھٹ پر رکھے۔۔

گل نے جیسے ہی قدم اندر رکھا تو سامنے لاؤنچ میں دادا جان کو بیٹھے دیکھا وہ گل کی طرف نہ دیکھ سکے کیونکہ گل کی طرف ان کی پیٹھ تھی۔۔

گل نے سینڈل اتار کر سائیڈ پر رکھے اور دبے قدموں سے چلتی ہوئی دادا جی کے پاس پہنچ گئی۔۔

گل نے انکی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تو کچھ دیر بعد اسے محسوس ہوا کہ اس کے ہاتھ کی ہتھیلی نم ہو رہی ہے۔۔

گل ان کے سامنے آئی اور انکے گلے لگ گئی۔۔

گل کافی دیر ان سے لیٹی رہی بولی کچھ بھی نہیں۔۔

ارمان بہت غور سے دادا جی اور گل کو دیکھ رہا تھا اسکا بھی دل چاہا کہ دادا جی سے لپٹ جائے اور ہر شکوہ ہر شکایت دور کر دے۔۔

لیکن دادا جی اس سے بات کرنا تو دور اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔۔

آج بھی ارمان دو ماہ بعد گھر آیا تھا۔۔

صحیح کہتے تھے دادا جی رشتہ کچے دھاگے کی طرح ہوتے ہیں بلکہ سے کچاؤ سے ٹوٹ جاتے ہیں لیکن میں وعدہ کرتا ہوں دادا جی میں سب ٹھیک کر دوں گا ارمان نے اپنی آنکھوں کے نم گوشے صاف کئے اور آگے بڑھ کر دادا جی کو سلام کیا۔۔

لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا ارمان اپنا سامنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

پورے گھر بہت چل پھل تھی ہر کوئی گل کے آنے سے بہت خوش تھا دادا جی نے تو گل کو اپنے ساتھ بیٹھا رکھا تھا

--

بابا جان گل اب میں ہے کہیں نہیں جا رہی بچی کو تھوڑا آرام تو کر لینے دیں معارج صاحب نے گل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو انگلیوں کے پوروں سے ہلکا ہلکا سرد بارہی تھی۔۔

میرا پیارا بچا اب اسکو خود سے کبھی بھی نہیں کروں گا چلو اب آرام کر لو تھک گئی ہوگی ملک صفدر حسین نے گل کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔

گل مسکراتی ہوئی اپنے پورشن کی طرف بڑھ گئی۔

گل کی والدہ نے سارا گھر بکھل وے ہی رکھا ہوا تھا جیسا گل پھوڑ کر گئی تھی ۔

شارق ملک صوفے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے گل ان کے پاس جا کر بیٹھ گئی ۔۔

بابا جانی ۔۔ گل کے پکارنے پر انہوں نے گل کو اپنے ساتھ بیٹھ لیا ۔۔

میرا پیارا بچا اب تم مجھ سے کبھی دور نہ جانا تمہارے بابا تمہارے بغیر نہیں رہ سکتے بیٹا وعدہ کرو اب کبھی کہیں نہیں جاؤ گی ۔۔

شارق ملک نے نم لہجے میں کہا ۔۔

بابا میں کبھی آپ سے الگ نہیں ہونا چاہتی بس زندگی اتنی مہلت دے گل نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا ۔

کیسی باتیں کر رہی ہو اللہ میری زندگی بھی تمہیں لگا دے شارق ملک نے گل کو پیار کرتے ہوئے کہا ۔۔

کیا بابا جب سے آئی ہوں ہر کوئی اداس ہے اب میں کیسی کوروتے ہوئے نہ دیکھوں اور مجھے بہت بھوک لگی ہے پیلز اپنی مسسز کو کہیں مجھے کھانے کو دے دیں گل نے سامنے سے آتی اپنی والدہ کو چڑاتے ہوئے کہا ۔۔

چلو بیٹا آپ فریش ہو جاؤ پھر بہت ساری باتیں کریں گے ۔۔ جی بابا میں آتی ہوں ۔۔

اور ہاں میں آپ کے لاڈلے فرزند شازل ملک سے بہت سخت والا ناراض ہوں کہ دیجیئے گا انکو جب ان کی کال آئے

--

گل کے قدم جیسے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے اسے عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی ۔۔

گل نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا گلاب کے پھولوں کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا ۔۔

گل کو خوشگواریت نے آگھیرا ۔۔

پورا کمرہ گلاب کی خوشبو سے مہک رہا تھا

Welcome Home My Sweet Heart

گل نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر لی جیسے کوئی دیکھ رہی ہو جس میں اگر اس نے مڑ کر دیکھا تو پھتر کی ہو جائے گی اس کے دل نے کہا اگر یہ خواب ہے تو وہ کبھی اس سب سے نکلنا نہیں چاہتی ۔۔

ارمان نے گل کے بھل قریب آتے ہوئے اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا ۔۔

گل چاہتے ہوئے بھی خود کو ارمان کے حصار سے دور نہ کر سکی ۔۔

اچانک گل کو وہ تاریک رات یاد آگئی جب اس نے اپنا مان، اپنی محبت، اپنی عزت نفس کو کھویا تھا ۔۔

خوش ہو میری زندگی برباد کر کے ۔۔۔ گل تم سے بہتر تو بازار و عورتیں ہوتی ہیں ۔۔۔"

#Just Believe In Success

ارمان کے کہے گئے الفاظ گل کے کانوں میں گونج رہے تھے ۔۔

گل کے سر میں درد کی شدید لہر دوڑی تھی ۔۔

اور گل بیہوش ہو کر ارمان کی باہوں میں جھول گئی ۔۔۔۔۔

ارمان نے گل کو بیڈ پر لٹایا اور خود پانی لینے چلا گیا ۔۔

کیا ہوا ہے بیٹا اتنی جلدی میں کیوں ہو آرام سے شارق ملک ارمان کو تیزی سے سیڑھیاں اترتے دیکھا تو پوچھنے لگے ۔۔

وہ چھوٹے بابا گل کے لئے پانی لینے آیا ہوں تھکاوٹ کی وجہ سے چکر آرہے ہیں اسے ارمان نے شارق صاحب کی بات کا جواب دیا اور کچن کی طرف بڑھ گیا ۔۔

کچھ دیر بعد گل کو ہوش آیا تو اپنے والد اور والدہ کو پاس دیکھ کر مسکرا دی ۔۔

شارق صاحب گل پر دم کر رہے تھے ۔۔

میں ٹھیک ہوں بابا بس سفر کی وجہ سے تھکاوٹ ہو گئی ہے اور صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں ہے اس لئے گل نے اپنے بابا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا ۔۔

ارمان دیوار سے ٹیک لگائے مسلسل گل کو دیکھنے میں مصروف تھا ۔۔

گل ارمان کو مکمل نظر انداز کئے ہوئے تھی ۔۔

سب نے گل کے کمرے میں ہی کھانا کھایا ۔۔

اچھا چلو اب آرام کرو کیسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا گل کی والدہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا ۔۔

گل نے سر کے نیچے تکیہ رکھا اور آرام کی غرض سے لیٹ گئی ۔۔

ارمان سامنے صوفے پر بیٹھا گل کو دیکھنے میں مگن تھا ۔۔

آپ جائیں یہاں سے میں نے سونا ہے۔۔

ارمان کی نظر ہنس خود پر محسوس کرتے ہوئے گل نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

لیکن ارمان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔۔

ارمان آہستہ سے چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا گل کے پاس بیٹھ گیا۔۔

پچھلے پانچ سالوں سے یہ کمرہ میری ملکیت میں ہے اس کمرے کی ہر چیز پر میرا حق ہے ارمان نے گل کے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔

گل کی حیرت سے پوری آنکھیں کھل گئیں۔۔

اب آپ جائیں مجھے سچ میں سونا ہے گل نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

مجھے باتیں کرنی ہیں تم سے ارمان کے لہجے میں ضد تھی۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے پلیز جائیں ورنہ میں ماما اور بابا کو بلا دوں گی گل نے ارمان کا ہاتھ اپنے اپنے چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔

اوکے جا رہا ہوں میں بس اپنا سامان لینے آیا تھا گل کی آنکھوں میں آنسو تیرتے دیکھ کر ارمان الماری کی طرف بڑھا اور اپنا ضروری سامان لے کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

گل جلدی سے دروازہ بند کرنے کے لئے اٹھی اور ارمان سے ٹکرا گئی۔۔

صبر یا راتنی بھی کیا جلدی ہے مجھے یہاں سے نکلنے کی کوئی غیر تھوڑی ہوں ارمان نے گل کو بازو سے تھامتے ہوئے کہا۔

غیر نہیں ہیں لیکن اپنے بھی نہیں ہیں گل نے ارمان سے اپنا آپ جھوڑواتے ہوئے کہا

گل میں جانتا ہوں میں نے تمہیں ہرٹ کیا ہے لیکن۔۔۔

پلیز جائیں مجھے اس وقت آپسے کوئی بات نہیں کرنی گل نے چڑتے ہوئے کہا۔۔

اوکے ریلکس جا رہا ہوں خیال رکھنا اپنا اوکے ارمان نے گل کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہیں کہا اور اپنے پورشن کی طرف بڑھ گیا۔۔

گل نے دروازہ کیا اور بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی بیڈ پر آٹھٹی اور کب سے روکے ہوئے آنسو بہا دیئے۔۔

اے میرے اللہ مجھے سیدھی راہ دیکھا ثابت قدم اور صبر عطا فرما مجھ میں اور ہمت نہیں ہے اب آپ تو سب کچھ جانتے ہیں نہ میرے اللہ گل نے روتے ہوئے اللہ سے دعا کی اور روتے روتے وہیں سو گئی۔۔

یہ ایک رنگین صبح تھی۔
KOH NOVELS - URDU
#Just Believe In Success

احمد اور وسیم اب تک سوئے ہوئے تھے لیکن شازل صبح ہی بیدار ہو گیا تھا۔

گاؤں کی خوبصورتی واقعی دیکھنے کے لائق ہے کتنا خوبصورت منظر ہے شازل نے آنکھیں بند کئے ایک لمبا سا سانس لیا اور اسے اپنے اندر خوشگواریت اترتی محسوس ہوئی۔۔

کچھ لمحہ آنکھیں بند کئے کرنے کے بعد شازل کی آنکھوں میں پھر سے کیف چوہدری کا عکس نمایا ہوا تھا اور اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔

شازل نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول دی اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر تیز چلتی دھڑکن کو محسوس کرنے لگا۔۔

یہ کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔ میں ایسا کچھ سوچ بھی نہیں سکتا۔۔

شازل سر آپ تو گئے کام سے۔۔۔

شازل کو خود سے باتیں کرتے دیکھ کر وسیم اس کے قریب آکھڑا ہوا۔۔

شازل نے وسیم کو سخت گھوری سے نوازا تو احمد بھی ان کے پاس آکھڑا ہوا۔۔

مجھے لگتا ہے اس گاؤں میں ایک محبت کی داستان لکھی جائے گی ہے نہ وسیم تیرا کیا خیال ہے احمد نے وسیم کو اٹکھ مارے ہوئے کہا۔۔

پٹ نہ جانا تم دونوں میرے ہاتھوں سے ایسا کچھ بھی نہیں ہے شازل نے سامنے لہلہاتے ہوئے کھیتوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ارے میں نے آپ کا نام تھوڑی لیا بھئی یہ محبت کی داستان میری یا وسیم کی بھی ہو سکتی ہے احمد نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

وسیم کی چلو مان لیتے ہیں پر یار تجھ سے کون لڑکی شادی کرے گی شازل کی بات پر وسیم کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

ہنس لو ہنس لو لیکن دیکھنا تم دونوں تم سے پہلے دولہا بنوں گا احمد نے وسیم اور شازل کو منہ چڑاتے ہوئے کہا۔۔

چلو ویلے آفسرز تیار ہو جاؤ کام کرنے آئے ہو عاشقی نہیں احمد نے شازل کو زبان دیکھائی اور بھاگ گیا ۔۔

شازل اور وسیم دونوں مسکرا دیئے ۔۔

امی کی کال آئی تھی اگلے مہینے نکاح ہے میرا رابعہ سے وسیم نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا ۔۔

تو اس میں اتنا اداس ہونے والی کیا بات ہے جو ہوتا ہے بہتر کے لئے ہوتا ہے ویسے بھی رابعہ تو بھر تمہاری محبت ہے ساری پرانی باتیں بھول جاؤ اور ویسے بھی اس کی انگیچمنٹ ہوئی تھی نکاح نہیں اور انگیچمنٹ کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہوتی ۔۔

جانتا ہوں یار لیکن رابعہ اس سے محبت کرتی تھی تو وہ کیسے مجھے قبول کرے گی ۔۔

وسیم بہت پریشان تھا ۔۔

یار پریشان نہ ہو یہ بات ضروری نہیں ہے کہ انگیچمنٹ ہوئی تھی تو وہ محبت بھی کرتی ہوگی اس سے ایسے خود سے ہی نہ کچھ سوچ اب یہ سٹرل انسان والا لک چھوڑ اور مسکرا کر نکاح کے دو بولوں میں بہت طاقت ہوتی ہے شازل نے وسیم کو گلے لگاتے ہوئے کہا ۔۔

ہائے کوئی ہمیں بھی ایسے گلے لگائے احمد نے دور کھڑے ہوئے کہا ۔۔

وسیم نے بازو کھول دی اور احمد دونوں کے ساتھ آگیا ۔۔

چلو اب چھوڑ بھی دو یہ نہ ہو کہ لوگ کچھ اور ہی سمجھیں بھئی مجھے ان کاموں میں بکل بھی انٹرسٹ نہیں ہے احمد نے شازل اور وسیم کو دور کرتے ہوئے کہا ۔۔

کمیٹا ہے تو ایک نمبر کا شائل نے احمد کے پیٹ میں زور سے مکہ مارتے ہوئے کہا ۔۔

جو بھی ہے پہلے میری شادی ہوگی بس احمد نے اپنا پیٹ پکڑتے ہوئے کہا ۔۔

چل اٹھ ڈرامے بازار اب چلیں دیکھتے ہیں کوئی تیری دلہن بھی ڈھونڈتے ہیں جو تجھے شادی کی آگ لگی ہوئی ہے وسیم نے مسکراتے ہوئے کہا ۔۔

ہیں سچی ۔۔۔ احمد کی بیٹابی پہ وسیم اور شائل کا قہقہہ گونج اٹھا اور احمد اپنا پیٹ پکڑے تیار ہوئے تیار ہونے کے لیے چل دیا ۔۔۔۔

گاؤں کی اونچی نیچی جگہ سے چلتے ہوئے وہ تینوں اسی جگہ پہنچے تھے جہاں کیف نے انکو بلایا تھا ۔۔

یار کیسی لڑکی ہے اب تک نہیں آئی وسیم کو چڑھونے لگی تھی ۔۔

احمد ٹہلتا ہوا تھوڑا آگے نکل گیا تھا ۔۔

نہیں کیف ایسا نہیں ہو سکتا ۔۔ میں کروں گی اب میں کبھی ایک ایسے انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی جیسے عورتوں کی عزت تک نہیں کرنا آتی ۔۔ احمد کو مسلسل ایک لڑکی کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں ۔۔

احمد کو اپنے آس پاس نہ پا کر شائل اور وسیم بھی اسی طرف بڑھ گئے جہاں احمد گیا تھا ۔۔

اوپر کدھر گھوم رہا ہے تیرے مامے نے یہاں پارک بنایا ہے وسیم نے احمد کو پہنچ مارتے ہوئے کہا ۔۔

چپ کر بدتمیز انسان وہ دیکھ سامنے ۔۔

احمد نے ان دونوں کی توجہ اس لڑکی کی طرف کی۔۔

کیف ابھی کچھ کہتی اسے ایک عجیب سی خوشبو نے آگھیرا اسنے اپنی آنکھیں بند کی جیسے وہ اس خوشبو کو اپنے اندر تک اتار لینا چاہتی ہو۔۔

اسنے جیسے ہی آنکھیں کھول کر اپنا رخ موڑا تو اس کی آنکھیں شازل کی گہری آنکھوں سے ٹکرا گئی۔۔

دونٹ کو ایسا لگا جیسے پوری دنیا اس پل میں سمٹ گئی ہو۔۔

وسیم نے شازل کو ہلکا سا ہلایا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔

اسلام وعلیکم ہم کافی دیر سے آپکا انتظار کر رہے تھے لیکن آپ یہاں ہے شازل نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔۔

جی وعلیکم السلام کیف نے سلام کا جواب دیتے ہی اپنی نظریں جھکا لی۔۔

جی آپ نے بلایا کوئی ضروری کام تھا کیا پلیز جلدی بتائیں ہم یہاں بہت ضروری کام سے آئے ہیں وسیم نے حد درجہ سنجیدگی سے کہا۔۔

احمد اس روتی ہوئی لڑکی کو بہت حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔

احمد مت گھورا اسے یہ ضروری نہیں ہے پٹ کر ہی واپس جانا ہے شازل نے سرگوشی نا آوازیں کہا۔۔

نہیں یار میں تو بس یہ دیکھ رہا تھا کہ کوئی روتا ہوا بھی اتنا خوبصورت لگتا ہے احمد نے اس لڑکی پر گہری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا جو اپنی ہتھیلی سے آنکھیں پونچھ رہی تھی۔۔

جی آفسیر میں جانتی ہوں آپکا ٹائم بہت قیمتی ہے میں بس تھوڑا سا ہی وقت لوں گی۔۔

شازل بغور کیف کا جائزہ لینے لگا۔۔

جی کہیں۔۔

ہمیں آپ کی ہیلپ کی ضرورت ہے یہ میری دوست ہے الفت اسکے گھر والے اسکی شادی زبردستی اس کے کزن سے کرنا چاہتے ہیں۔۔ کیف نے شازل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جی تو ہم آپ کی ان سب میں کیا مدد کر سکتے ہیں شازل نے کیف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

آپ ہی تو ہیلپ کر سکتے ہیں کیونکہ آپ اسحاق کی تلاش میں ہیں اور الفت اسحاق سے شادی نہیں کرنا چاہتی اور میں آپ کو اسحاق کے خلاف بہت سے ثبوت دے سکتی ہوں کہ کس طرح وہ گاؤں کی لڑکیوں کو پریشان کرتا ہے اور۔۔۔

اور کیا آپ یہ جانتی ہیں مس کیف چوہدری کہ اسحاق آپ کے والد کے لئے کام کرتا ہے شازل نے کیف کو ٹوکتے ہوئے کہا۔۔

جی جانتی ہوں اور یقین مانیں میں غلط کام ساتھ کبھی بھی نہیں دیتی پھر وہ بیشک کوئی بھی ہو کیف نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔۔

تو کیا آپ اپنے ہی باپ کے خلاف ثبوت دیں گی ہمیں وسیم نے استراہیہ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔

ویسے لگتا ہے آپ کریدے بہت کھاتے ہیں آفسیر کافی کڑوا لہجہ ہے آپکا کیف نے بلیک رنگ کی فائل وسیم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

اس فائل میں سارے ثبوت ہیں اب تو آپ کو یقین ہے نہ آفسیر۔۔ کیف نے وسیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ شازل کی نظروں کی تاب لانا اس کے بس میں کہاں تھا۔۔

ہم آج ہی اسحاق کو پکڑ لیں گے شکریہ مس کیف آپ نے تو احمد کے حصے کا کام کر دیا ۔۔

یہ اتنا آسان نہیں ہے ہمیں سب سے پہلے الفت کے لئے کچھ کرنا ہوگا کیف نے الفت کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

--

شازل نے اپنے قدم کیف کی طرف بڑھا دیئے اور بھل اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا ۔۔

تم فکر نہیں کرو بہنا تمہارا یہ بھائی تمہیں غلط باتوں میں نہیں جانے دے گا شازل نے الفت کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ۔۔

میرا کوئی بھائی نہیں ہے ایک بھائی تھا جیسے اسحاق نے ۔۔ الفت کے رونے میں شدت آگئی تھی ۔۔

تمہارے ایک نہیں دو دو بھائی بھائی ہیں بھل فکر نہیں کرو و سیم نے الفت کو دلا سے دیتے ہوئے کہا ۔۔

ہاں صحیح کہہ رہے ہیں یہ ۔۔ یہ دونوں تمہارے بھائی ہیں تمہاری اچھے سے حفاظت کریں گے احمد نے مسکراتے ہوئے کہا ۔۔

KOH NOVELS - URDU

اور آپ ۔۔ الفت نے بھیگی نظروں سے احمد کی طرف دیکھا ۔۔

میں ۔۔ میں بھی تمہاری حفاظت کروں گا لیکن میں تمہارا بھائی نہیں ہوں احمد نے ہچکچاتے ہوئے کہا ۔۔

یہ کبھی نہیں ادھر سکتا ۔

شازل اور و سیم کا تھقہ فضا میں گونجا ۔۔

کیف کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی لیکن شازل کی نظریں خود پر محسوس ہوتے ہی اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔۔

الفت کیا آپ ہم پر یقین کرتی ہو وسم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

جی بھائی میں مطمئن ہوں آپ جو بھی کریں پر اس گاؤں کو درندوں سے محفوظ کر دیں۔۔

میری پیاری بہن میری بھی کوئی بہن نہیں تھی لیکن آج میں خود کو خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں۔۔

اب کیا کریں گے ہم کیف نے درخت کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔

احمد بھی اسی درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔ ویسے ہم کب سے کھڑے ہیں آپ نے بیٹھنے کو بھی نہیں کہا اور نہ کچھ کھانے کو پوچھا ہے بہت بھوک لگ رہی ہے پہلے کچھ کھاتے ہیں احمد نے پیٹ پکڑتے ہوئے کہا۔۔

زہر لادے اسے کوئی۔۔۔ شازل اور وسم بھی وہیں اس کے پاس بیٹھ گئے وسم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

الفت نے بیگ سے ٹیفن باکس نکالا اور احمد کی طرف بڑھا دیا۔۔۔

یا اللہ یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں الفت تم نے۔۔ تم نے اپنا ٹیفن دے دیا کیف نے حیرت کے مارے پوری آنکھیں کھول لیں۔۔۔

اور سب ایک ساتھ مسکرا دیئے۔۔

گل پنوں میں آکر بہت خوش تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کبھی وہ ان سب سے الگ ہی نہیں ہوئی تھی اس بچ گل کو شازل کی شدت سے یاد آ رہی تھی۔۔

بہت برے ہیں بھائی آپ میں پانچ سال بعد واپس آئی ہوں اور آپ مجھے نہیں ملے کیا ہم مل نہیں سکتے بہت یاد آ رہی ہے آپکی موٹو کو آپکی □ □ □ گل نے میچ ٹاپ کیا اور شازل کو سینڈ کر دیا ۔۔

سب آپس میں باتیں کر رہے تھے اور آگے کے بارے میں سوچ رہے تھے کیف اور بھی بہت ساری انفارمیشن و سیم کو دی تھی ۔۔

اچانک شازل کے موبائل پر میچ بیل بجی اور اس نے فوراً میچ ریڈ کر لیا ۔۔

شازل میچ پڑھتے ہی اداس دیکھائی دینے لگا تھا ۔۔
کیا ہوا آفیسر آپ ٹھیک ہیں کیف نے اداس سے شازل کو دیکھتے ہوئے کہا ۔۔

جی میں ٹھیک ہوں شازل نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا ۔
نہیں آپ لگ نہیں رہے ٹھیک کیف نے خود کی آنکھیں شازل کی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے کہا ۔۔

شازل کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی اور فوراً وہاں سے اٹھ گیا ۔۔

آپ فکر نہیں کریں وہ ٹھیک ہو جائے گا اصل میں بہت حساس ہے ہمارا شازل اپنے سے جڑے رشتوں کو لے کر اس کی بہن پانچ سال بعد واپس آئی ہے تو یہ مل نہیں سکا اسے اس لئے اداس ہے ۔۔ احمد نے زمین پر لیٹتے ہوئے کہا ۔۔

#Just Believe In Success

تو اس میں اداس ہونے کی کیا بات ہے آفیسر آپ ان کو یہاں بلا لیں کیف نے مشورہ دیتے ہوئے کہا ۔۔

ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے و سیم نے بھی کیف کی بات پر متفق ہوتے ہوئے کہا ۔۔

ہاں ٹھیک ہے شازل نے ارمان کو کال کی اور اسے ایڈریس سمجھانے لگا ۔۔

پہلی بار شازل کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔ خدا خیر کرے شازل نے لمبا سا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔

اوکے اب ہم سب کو یہاں سے چلنا چاہیے کل سب ریڈی رہنا احمد اور الفت کا نکاح ہے شازل نے سب کے سر تقریباً بمب بھوڑا تھا۔۔

لیکن۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے اور الفت ہمارے ساتھ رہے گی شازل نے کیف کی بات کاٹتے ہوئے کہا چلو الفت۔۔

اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا شازل الفت کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گیا۔۔

احمد، وسیم اور کیف منہ کھولے شازل کو جاتا دیکھتے رہے۔۔۔۔

کیف نے اور باقی سب نے دور جاتے شازل کو حیرت سے دیکھا احمد کی تو مانو جان ہی سکتے میں آگیا ہو۔۔

آفسیر آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں کیف نے شازل کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔

دیکھیں مس کیف میں جتنا ہوں میں کیا کر رہا ہوں آپ نے ہم سے مدد مانگی ہے تو اعتبار بھی کریں وعدہ کرتا ہوں آپ مایوس نہیں ہوں گی شازل نے انتہائی اطمینان سے کیف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

افت کیا آپ کو ہم پہ یقین ہے؟ کیا آپ احمد سے شادی کرو گی؟ یقین کرو بہت خوش رہو گی

کیف کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر شازل الفت کی طرف موڑا۔۔

افت نے ایک بار شانل کی طرف دیکھا اور پھر احمد کی طرف دیکھا جو بظاہر لا پرواہ سا کھڑا تھا لیکن اس کی سماعت افت کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بھائی افت نے نظریں جھکائے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

شانل اب گہری نگاہوں سے کیف کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

اب آپ کو کیا اعتراض ہے کیف ویم نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔

میں کیا کہوں اگر افت کو کوئی اعتراض نہیں تو مجھے کیا اعتراض ہوگا لیکن اس طرح افت کو اپنے ساتھ لے جا کر کیا آپ صحیح کر رہے ہیں۔۔

اس طرح تو کوئی بھی محفوظ نہیں رہے گا اور آپ سب یہاں کے ماحول سے بھی واقف نہیں ہو کیف نے افسردہ ہوتے ہوئے کہا

شانل کو کیف ابھی ہوئی لگی۔۔

جانتا ہوں یہ سب آسان ہے لیکن میں فیصلہ کر چکا ہوں۔۔

#Just Believe In Success

ایسے کیسے فیصلہ کر لیا ہے آپ نے پہلے اپنے دوست سے تو پوچھ لیں کیا وہ افت کو قبول کرے گا بھی یا نہیں۔۔

دیکھیں آپ شانل پر اتنا غصہ نہیں کر سکتی میں اپنی جان تک دے سکتا ہوں اس کے لئے نکاح تو دور کی بات ہے

--

احمد کو کافی دیر سے چپ کھڑا تھا آگے بڑھا اور کیف کو چبھتی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اور الفت آپ آج کیف کے ساتھ اپنے گھر جائیں اور کل انشاء اللہ اسحاق کی جگہ میں آپ کی بارات لے کر آؤں گا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے چلو و سیم احمد اپنی بات مکمل کر کے وہاں رکا نہیں شازل اور و سیم بھی اس کے ساتھ چل دیئے۔۔

الفت یہ کیا کر دیا تم نے کیا تم اس سے سچ میں شادی کرو گی انف میرے خدایا مجھے ان لوگوں سے ہیلپ لینی ہی نہیں چاہئے تھی کیف نے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔۔

کیف جانتی ہو میں نے نکاح کے لئے ہاں کیوں کی۔۔۔ کیوں میں نے ان تینوں کی آنکھوں میں جنون دیکھا ہے کچھ کر .. دیکھانے کا جنوں جو تم نظر انداز کر گئی پر مجھے ان تینوں کے ایک ایک لفظ پر یقین ہے

کیف کی نگاہوں میں شازل کا ڈارک براؤن آنکھوں کا عکس گھوم گیا۔۔

زیادہ نہیں سوچو وہ دن دور نہیں ہے جب میری طرح اس گاؤں کی ہر لڑکی کو انصاف ملے گا۔۔

الفت کی غم لہجے سے کیف کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔

اللہ بہتر جانتا ہے الفت کل کیا ہونے والا ہے لیکن میں اس بات سے خوش ہوں کہ تمہیں اسحاق جیسے درندے سے نجات ملے گی۔۔

#Just Believe In Success

انشاء اللہ دونوں نے یک زبان ہو کر کہا اور حویلی کی طرف بڑھ گئیں

گل کو گھر پہ کافی بوریت ہو رہی تھی اس نے کل ہی ہو سٹیل جوائن کرنے کا سوچا تھا۔۔

اپنی ساری چیزیں ایک جگہ رکھنے کے بعد گل پر سکوں سے صوفے پر ہی ترچھی لیٹ گئی۔۔

"گل مجھے اپنے کئیے پر پچھتاوا ہے۔۔ میں بہت اذیت میں ہوں گل پلیز مجھے معاف کر دو"

گل نے جیسے ہی آنکھیں بند کی ارمان کی آواز اس کے شریانوں سے ٹکرا گئی اور ایک تیز درد کی لہر اسکے سر میں دوڑ گئی جس کی وجہ سے اس کا پورا جسم کانپنے لگا۔۔

گل نے بند آنکھوں سے ہی اپنی انگلیوں سے سردبانا شروع کر دیا۔۔

باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی پر گل آنکھیں بند کئیے لیٹی رہی
ارمان گھر میں داخل ہوا تو وہاں کیسی کو نہ پا کر سیدھا گل کے کمرے میں چلا گیا۔۔

ارمان نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اسے وہ صوفے پر ترچھی نظر آئی۔۔

کیا ہوا ہے گل تم ٹھیک ہو طبیعت تو ٹھیک ہے؟

گل کو اس طرح لیٹے دیکھ کر ارمان نے پریشانی سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

ارمان کی اپنے پاس موجودگی نے گل کو ایک پل کے لئیے سب بھولنے پر مجبور کر دیا لیکن دوسرے ہی پل اس نے
اپنی آنکھیں کھول دی

میں ٹھیک ہوں گل نے تلخ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔

یہ لو پانی پیو اور یہ اتنا پسینہ کول آ رہا ہے تمہیں ارمان نے گل کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

دور رہیں مجھ سے سمجھ میں کیوں نہیں آتا آپ کو ارمان میں کوئی کھولنا نہیں ہوں جیسے جب آپ کا دل کرے گا پسند کریں
گے اور جب دل کرے گا بے دردی سے ٹھکرا دیں گے گل ارمان کا ہاتھ پیچھے دھکیلتی ہوئی حلق کبل چلائی۔

میں جانتا ہوں گل میری بہت ساری غلطیاں ہیں لیکن مجھے تمھاری ضرورت ہے بکل ویسے ہی جیسے ڈوبتے کو تنکے کی اور شاید تمھیں بھی۔ ارمان نے گل کو اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہا۔

نہیں ہے مجھے آپ کی یا کیسی اور کی ضرورت چھوڑیں مجھے میں خوش ہوں اپنی زندگی میں اور ہمارے درمیان یہ جو بے نام رشتہ ہے میں اس کو بھی ختم۔۔۔۔۔

اس سے پہلے گل کچھ اور کہتی ارمان نے نے اس کے لفظوں کو اپنے لبوں میں قید کر لیا۔۔

گل نے اپنا ہاتھ ارمان کے سینے پر رکھ کر اس کو دور کرنے کی کوشش لیکن ارمان کی گرفت بہت مضبوط تھی۔

گل جتنا ارمان سے دور ہونے کی کوشش کرتی ارمان کی گرفت اتنی ہی مضبوط ہو رہی تھی۔۔

اسے ایسا لگا جیسے وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گی اسی وقت ارمان نے خود کو اس سے دور کیا تو وہ اپنی سانس بحال کرنے لگی۔۔

دوبارہ ایسی سوچ بھی اگر اپنے اس چھوٹے سے زمن میں لائی تو سوچ لینا میں کس حد تک جاؤں گا ارمان نے گل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تیار ہو جاؤ شازل کے پاس جانا ہے ارمان نے گل سے فاصلہ بناتے ہوئے کہا۔۔

مطلب آپ کبھی نہیں بدل سکتے ارمان کبھی بھی نہیں گل مجھے لگا آپ نے غصہ کرنا چھوڑ دیا ہے لیکن آپ اور آپ کا غصہ آج بھی ویسہ ہی ہے اس نے سامنے کھڑے ارمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میں نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ۔۔

میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں جاتی تم۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔

ہاں میں جانتا ہوں کچھ نیا بتاؤ ویسے میں بہت رو مینٹک بھی ہوں جس کا ثبوت ابھی کچھ دیر پہلے دے چکا ہوں ارمان نے گل آنکھ مار تے ہوئے کہا۔۔

روشن نہیں تھا یہ بد تمیزی تھی گل نے چڑتے ہوئے کہا۔۔

چلو جو بھی تھا تمہیں پسند تو آیا نہ۔۔۔؟؟ ویسٹ کر رہا ہوں نیچے گاڑی میں آ جاؤ اور میرا غصہ اپنے ان بے گناہ لبوں پر نہیں اتارنا اس کے لئے میں ہی کافی ہوں۔۔

ارمان گاڑی کی چابی انگلی میں گھومتا ہوا چلا گیا۔۔

یا اللہ کیا چیز ہیں یہ۔۔۔

اور گل حیرت سے اسے باہر جاتا دیکھتی رہی۔۔

شائل ویم اور احمد نے اسحاق کے مطلق ساری معلومات حاصل کر لی تھی اب بس ان لوگوں کو اسحاق اور چوہدری کہ اڈوں پر ریڈ مارنی تھی۔۔

ساری تیاری ہو گئی شائل نے ویم اور احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

یس سر۔۔ ویم اور احمد نے شائل کو سلیوٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

وہ تینوں یونیفارم میں ملبوس بے حد شاندار لگ رہے تھے۔۔
احمد تیار ہو پھر کل دہانے کے لئے شازل نے پیٹل کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔

شادی تو تب ہوگی نہ یار جب ژندہ بچوں کا احمد نے لبوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

کیا تمہیں اپنی یا ہم دونوں کی بہادری پر شک ہے ویم نے گن لوڈ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں کوئی شک نہیں ہے اور میں موت سے نہیں ڈرتا اپنی پاک سرزمین سے ہر ناپاک وجود کو مٹانے میں اگر موت بھی آگئی تو ایسی موت سو بار قبول ہے۔۔

مجھے فخر ہے تم دونوں پر شازل نے گن احمد کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔۔

صحیح کہا تم نے ہم غازی ہیں اور غازی جب ایک بار سر پر کفن باندھ لے تو وہ موت سے نہیں ڈرا کرتے۔۔

تینوں نے ایک ساتھ ہاتھ تھاما اور اپنی منزل کی طرف چل دیے۔۔

ایسا کبھی بھی نہیں ہوا تھا کہ کیسی بھی مشن پہ جانے پہلے احمد ویم یا شازل میں سے کوئی گھبرایا ہو لیکن اس بار سب اپنی اپنی جگہ ایک سوچ دل میں لئیے ہوئے تھے۔۔

#Just Believe In Success

زندگی بھی کتنی عجیب ہوتی ہے
کبھی ڈوبتے سورج کی طرح کبھی چمکتے چاند کی طرح کچھ لوگ زندگی ہوتے ہیں
مگر زندگی میں نہیں ہوتے

شازل کے دل کی بھی کچھ ایسی ہی حالت تھی بار بار کیف کا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے گھوم جاتا
کاش میں ایک بار تمہیں دیکھ پاتا میرے دل کی شہزادی شازل نے لمبا سانس کھینچتے ہوئے کہا۔

کچھ دعائیں بن مانگے ہی پوری ہو جاتی ہیں وہ تینوں اس وقت اسحاق کے ڈیرے پر موجود تھے۔

اپنی اپنی پوزیشن لئیے بکل الٹ جیسے ہی شازل آگے بڑھا اسے پیلر کے پیچھے سے سرخ دوپٹا نظر آیا جیسے دیکھتے ہی اسکے دل کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔

ہمیں جانے دو تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں۔ کیف حلق کے بل چلائی

دیکھو بی بی ہم اچھے سے جانتے ہیں تم کون ہو اس لئیے اپنا منہ بند رکھو۔

ایک موٹا کالا آدمی کیف کے چہرے کے قریب جاتا ہوا بولا۔

دور ہٹو مجھ سے جاہل انسان۔۔

اس سے پہلے وہ آدمی کیف کے اور قریب جاتا پورا گودام فائرنگ کی آواز سے گونج اٹھا۔

ہر طرف فائرنگ کا شور تھا۔۔

یہ علاقہ گاؤں سے تھوڑا دور تھا اس لئیے آبادی نہ ہونے کہ برابر تھی۔

#Just Believe In Success

شازل مسلسل فائرنگ کرتا ہوا کیف کے پاس پہنچا جو آنکھوں میں آنسو لئیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

تو بہ یہ آنکھیں مجھے پورا یقین ہے یہ آنکھیں ہی میری موت کی وجہ بنے گی شازل نے دل میں کہا اور کیف کے ہاتھ کھولنے

لگا۔۔

رسی کی گرفت مضبوط ہونے کی وجہ کیف کی کلائی پر خراشیں آگئی تھی جو شازل کو ناگوار گزری۔

کس نے باندھا تھا تمہیں۔۔۔

وہ موٹے آدمی نے درد کی شدت سے کیف کی آنکھیں بھیگنے لگی۔

چپ رونا نہیں میں آگیا ہوں شازل نے کیف کے چہرے پر بھری لٹیں پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

آہ آہ۔۔۔۔

اچانک ایک آدمی نے فائر کیا تو گولی شازل کی بازو کو چھو کر گزر گئی اور اس نے خود کو اور کیف کو پیلر کی اوٹ میں کر لیا

-

وسیم فائرنگ کرتا ہوا گودام کی پچھلی سائیڈ پر گیا تو وہاں پر موجود لوگوں کو جان کے لالے پڑ گئے۔

احمد نے کال کر کے اپنی ٹیم کے ساتھی بھی بلوائے تھے جو کچھ ہی دیر میں پورے گودام پر قبضہ کر چکی تھی۔
وسیم اور احمد دونوں محفوظ رہے چند معمولی چوٹیں لگی تھی۔

All is well officer

احمد نے وسیم کے گلے لگتے ہوئے پوچھا

الحمد للہ وسیم کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔

احمد کی نظردائیں جانب گھومی تو اسکی نظر ایک لڑکی پر گئی جو سر گھٹنوں میں دیئے سکیاں لے رہی تھی۔
وسیم اپنی ٹیم کی طرف متوجہ ہو گیا اور احمد نے اپنے قدم اس لڑکی کی طرف بڑھا دیئے۔

!سنو لڑکی

احمد نے جیسے ہی اس لڑکی کا چہرہ دیکھنے کے لئے اوپر کی طرف دیکھا تو الفت نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

دور ہو جاؤ مجھ سے پاس نہیں آنا میرے ۔۔ مجھے جانے دو پلیز الفت نے بمشکل الفاظ ادا کیے ۔

الفت یہ میں ہوں احمد ۔۔ اوپر دیکھو میری طرف ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے تم محفوظ ہو ۔۔ احمد نے کیسی احساس کے تحت الفت کے گرد اپنے بازو حائل کرتے ہوئے کہا ۔۔

احمد پلیز مجھے یہاں سے لے چلیں الفت نے احمد کی شرٹ اپنی مٹھی میں جکڑتے ہوئے کہا ۔

ہاں میری جان ہم جا رہے ہیں رونا بند کرو پلیز دیکھو مجھے چپ کروانا نہیں آتا احمد نے الفت کی طرف جھکتے ہوئے کہا

-

چلو اٹھو شاہاش میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں اور پھر صبح تمہیں لینے بھی تو آنا ہے ہمیشہ کے لیے احمد نے الف کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا ۔

الفت نے احمد کو اپنے قریب دیکھ کر شرمندگی سے نظریں جھکا لی ۔

اففف مجھے پتہ ہی نہیں تھا میری ہونے والی بیوی شرماتی ہوئی اتنی پیاری لگتی ہے ۔۔

اب تم دونوں کا رومانس ختم ہو گیا ہو تو چلیں کچھ تو خیال کرو یا ر مجھ غریب کا وسیم نے احمد کو آنکھ مار تے ہوئے کہا ۔

الفت نے احمد کو خود سے الگ کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی ۔

کیا خیال کریں تجھ غریب کا ویسے بھی اگلے ہفتے تیرا نکاح ہے کر لینا اور اپنے ارمان پورے احمد بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا ۔

اچھا اچھا اب بول نہیں زیادہ شازل کے پاس چلتے ہیں الفت کی موجودگی میں وسم نے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا

--

آپ کو بہت درد ہو رہا ہے آفسیر شازل نے بازو سے نکلنے کی وجہ سے کیف کافی پریشان تھی --

آپ بیٹھیں میں کیسی کو بلا کر لاتی ہوں کیف نے شازل کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا -

نہیں رک جاؤ پتہ نہیں وہاں کیا صورت حال ہے میں ٹھیک ہوں شازل نے کیف کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کے مزید قریب ہو گئی۔

شازل کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس ہوتے ہی اس نے اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا --

آپ کو بہت زیادہ چوٹ لگی ہے آفسیر جانے دیں مجھے -- کیف نے التجاء کرتے ہوئے کہا -

زد نہیں کرو ایک بار کہا ہے نہ بھل ٹھیک ہوں میں اور یہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا سمجھی تم اب چپ کر کے بیٹھو میں دیکھتا ہوں --

اس سے پہلے شازل اٹھ پاتا اس کے سر میں درد کی شدید لہر دوڑی اور اس نے سر پیلر کے ساتھ لگا لیا اتنے میں وسم بھی ان کے پاس پہنچ گیا --

آپ ٹھیک ہیں سر اٹھیں کیف اور وسم نے شازل کو کھڑا کیا اور سب واپس کو اڑ کی طرف چل دیئے --

کتنی دیر ہو گئی ہے بھائی اب تک نہیں آئے ارمان پلیز پتہ کریں کدھر ہیں وہ مجھے پریشانی ہو رہی ہے -

پریشان نہ ہو گل آجائے گا وہ کام کے سلسلے میں گیا ہو گا کہیں - ارمان نے گل کو تسلی دیتے ہوئے کہا -

مجھے لگتا ہے وہ لوگ آگئے ہیں باہر سے گاڑی کی آواز نے دنوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ۔۔

گل بھاگتے ہوئے دروازے پر پہنچی جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا شانل ایک دم نڈھال اسکے سامنے موجود تھا ۔۔

کیا ہوا ہے بھائی گل کی آنکھیں بھیگنے لگی ۔

ارمان نے آگے بڑھ کر شانل کو صوفے پر بیٹھایا اور اس کا زخم دیکھنے لگا ۔

کچھ نہیں ہوا میری گڑیا میں بکل ٹھیک ہوں اور اتنی دور کیوں کھڑی ہو بھائی کی جان ادھر آؤ میرے پاس شانل نے بازو کھولتے ہوئے کہا اور گل اس کے سینے لگ کر رودی ۔۔

کیا ہو گیا ہے بکل ٹھیک ہوں چپ ایسے نہیں روتے بیٹا شانل اپنا درد بھلائے گل کو چپ کروا رہا تھا ۔۔

پانچ سال بعد مل رہی ہوں آپ سے وہ بھی اس حالت میں بھائی گل نے روتے ہوئے شکوہ کیا ۔

تو میری جان یہ خواہش بھی تو تمھاری تھی تمھارا بھائی اس ملک کی حفاظت کرے اب چپ یا ایک تو تم لڑکیاں روتی بہت ہو شانل نے کیف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کب سے دونوں بہن بھائی کو دیکھ رہی تھی ۔۔

چلو اب ڈسنگ کروالو بھر ریٹ کرنا ۔۔ ارمان نے شانل کی بازو پکڑتے ہوئے کہا ۔۔

ایسے کیسے کروں ڈسنگ شرٹ اتارو ارمان نے شانل کو گھورتے ہوئے کہا ۔

بعد میں دیکھ لینا کہیں نہیں جا رہی میری بھابھی ارمان نے سرگوشی ناکما ۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے ڈاکٹر ارمان آپ اپنا کام کریں۔۔

ہاں دیکھ بھی رہا ہے سب۔۔
ارمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

گل نے ارمان کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو اس کے منہ سے بے ساختہ ماشاء اللہ نکلا جو پاس کھڑی کیف نے واضح سنا تھا۔

تم بکل بھی نہیں بدلی آج بھی اس کی سائل کی دیوانی ہو تم زرتا شا کیف نے مسکرا کر کہا۔۔

کچھ عادتیں کبھی بھی نہیں بدلتی میری جان گل نے کیف کو ہگ کرتے ہوئے کہا۔

میں ناراض ہوں تم سے زرتا شا کوئی ایسا بھی کرتا ہے جو تم نے کیا کیف کے لہجے میں اپنایت تھی۔

چھوڑو ناراضگی کو بھول جاؤ سب مس بہار۔۔

یہ کونسا ملن ہو رہا ہے ادھر ہے احمد نے کیف کو چھیرٹے ہوئے کہا۔

پرانا ملن ہے احمد بھائی آپ بتائیں کوئی ملی یا ابھی تک حسرتیں دل میں لئیے پھر رہے ہیں گل نے کیف سے الگ

#JustBelieveInSuccess

شازل نے ڈسینگ کرواتے ہوئے کیف اور گل کو اس طرح ملتے ہوئے دیکھا تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔۔

منہ بند کر لے مکھی چلی جائے گی وہ گل کی دوست ہے سکول میں ساتھ پڑھتی تھی دونوں ارمان کے انکشاف پر شازل کچھ سوچتا ہوا مسکرا دیا۔۔

کیف پانچ سالوں بعد گل سے مل کر بہت خوش تھی۔
 ویم نے سب کے لئے باہر سے کھانا آڈر کیا تھا۔
 کیف کے بہت چاہنے کے باوجود گل نے اسے کچھ ٹائم کے لئے روک لیا تھا۔

. کیف، الفت اور گل نے مل کر لگایا

شازل کے بازو میں شدید تکلیف تھی جسکے آثار اس کی شکل سے واضح ہو رہے تھے۔

کیف بے خیالی میں شازل کو مسلسل دیکھ رہی تھی شازل نے جیسے ہی کیف کو خود کی طرف دیکھتا پایا تو اس نے پوری آنکھیں کھول کر کیف کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ خیریت۔۔ کیف نے جلد ہی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔۔

کیف بات سنیں۔۔

سب کھانے سے فارغ ہوئے تو کیف نے سب کو اللہ حافظ کہا اور جانے لگی
 لیکن شازل نے اس کے قدم وہیں روک لئے۔۔

شازل ست قدموں سے چلتا ہوا کیف کے نزدیک آ رہا تھا
 وہاں موجود سب کی نظریں ان پر مرکوز تھی۔۔

جی آفیسر۔۔ کیف نے مدھم لہجے میں شازل کو جواب دیا۔

آپ وہاں کیسے پہنچی؟ شازل کا لہجہ سخت تھا
 کیف کے ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں ابھری۔

شازل نے اپنی انگلی کے پوروں سے پسینے کی بوندیں چھوئی کیف اسی بات کے ڈر سے گھبرا رہی تھی اس کی نظر شازل کے پیچھے احمد کے ساتھ کھڑی الفت پر پڑی جس کی آنکھوں میں آنسو تیرتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔ شازل کی غصے بھری آواز سے کیف ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹتی تھی۔

مجھے مزید غصہ نہیں دلو او میں جو پوچھ رہا ہوں اس بات کا جواب دو تم دونوں وہاں کیسے پہنچی شازل کا رخ اب الفت کی طرف تھا۔۔

جو شازل کے خوف سے احمد کے پیچھے جا کھڑی۔

احمد ہٹو آگے سے شازل نے چلاتے ہوئے کہا۔

بھائی کیا ہو گیا ہے آرام سے بھی بات کر سکتے ہیں گل نے کیف کی غیر ہوتی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

کیف باجی۔۔ کیف باجی۔

شازل کچھ کہتا اتنے میں ایک بچہ روتا ہوا اندر داخل ہوا یہ وہی بچہ تھا جو کل تک بہت بہادر بنا ہوا تھا آج اس طرح سے رو رہا تھا۔۔

کیا ہوا ہے چھوٹو ایسے کیوں رو رہے ہو کیف نے خود کو سنبھالتے ہوئے بچے کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پالے میں لیتے ہوئے کہا۔

کیف باجی آج شام سے سومی آپنی کا کچھ بھی نہیں پتا اس بچے نے روتے ہوئے کہا۔

ہاں مجھے پتا ہے کیف کو اپنی آواز کیسی گہرائی سے آتی ہوئی معلوم ہوئی۔

تمہاری بہین کی عمر کتنی ہے؟

وسیم نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا ۔

سولہ سال کی ہے سومی جس کی دماغی حالت کچھ ٹھیک نہیں ہے چھوٹو کی جگہ کیف نے جواب دیا ۔

پریشان نہیں ہو بچے جو ہوتا ہے اسی میں بہتری ہے وسیم نے بچے کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ۔

شازل آؤ میرے ساتھ بات کرنی ہے تم سے کچھ وسیم نے احمد کو بھی ساتھ چلنے کا اشارہ کیا ۔

ابھی وہ لوگ چند قدم ہی بڑھے تھے کہ ماجد (گارڈ) دوڑتا ہوا ان کے پاس آیا ۔

سر وہ لڑکی ۔۔ بہت زیادہ پریشان کر رہی ہے ماجد کا سانس پھولا ہوا تھا ۔

چلیں میرے ساتھ ماجد کو اتنا پریشان دیکھ کر وہ سب اس کے پیچھے گئے تھے ۔

یہ گھر کا بیرونی حصہ تھا

وسیم نے جتنی بھی لوگ اریٹ کئے تھے وہ اس وقت وہیں موجود تھے ۔

وہ سب چلتے ہوئے ماجد کی قیادت میں ایک کمرے کے اندر چلے گئے جہاں ایک لڑکی کافی بری حالت میں موجود تھی ۔

کیف نے اس کے پاس جانا چاہا لیکن شازل اسکی کلائی اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑ چکا تھا ۔

مجھے جانے دیں آفیسر اسے ۔۔ اسے میری ضرورت ہے ۔

چپ کر کے ٹھہرو کیف مزید غصہ نہیں دلو اب بکل آواز نہ آئے تمہاری ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

شازل نے کیف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

گل اور ارمان دونوں ڈاکٹر تھے وہ اچھی طرح اندازہ لگا سکتے تھے کہ اس معصوم کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

وہ دونوں کی سب ہی اندازہ لگا سکتے تھے کہ سومی کن حالات سے گزری ہے۔

گل آگے بڑھی اور سومی کے نزدیک جا کر بیٹھ گئی سومی ڈر کے مارے پیچھے ہو گئی۔۔

اور زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔

گل کے قریب جانے پر سومی نے اسے زور سے دھکا دیا تو وہ پیچھے کھڑے ارمان سے جا ٹکرائی۔

تم ٹھیک ہو ارمان نے فکر مندی سے پوچھا۔

ہمم گل نے اپنے بازو سے ارمان کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

گل نے آہستہ سے سومی کا ہاتھ پکڑا اور اس کا سر اپنے کندھے سے لگا لیا۔۔

چپ ایسے نہیں روتے بچہ آپ تو بہت پیاری ہو میرا بہادر بچہ گل نے سومی کے بکھرے بال ہاتھ سے سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

ارمان گل کو کافی دلچسپ لگا ہوں سے دیکھ رہا تھا جو خود زیادہ بڑی نہیں تھی لیکن اس وقت کافی سمجھداری سے سومی کو کنٹرول کر رہی تھی۔۔

کوئی نہ میرے پاس۔۔

کوئی بھی نہیں آئے گا آپ کے پاس اور دیکھو سب بہت اچھے ہیں دوستی کرو گی مجھ سے گل نے مسکراتے ہوئے کہا

--

شازل کو بکل بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ اس کی چھوٹی سی نازک سی بہن ہے۔ جو اب ایک میچور ڈاکٹر ہے

سومی گل کے کندھے سے لگی کافی حد تک سنبھل گئی تھی لیکن اس نے کیف یا الفت میں سے کیسی کو نہیں پہچانا تھا۔

چلو چلتے ہیں گل نے سومی کو کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

کدھر جا رہی ہو گل پلیز اس سے پوچھو یہ سب کس نے کیا ہے۔

بھائی کیا ہو گیا ہے آپ کو یہ سب اتنا آسان نہیں ہے گل نے شازل کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

سومی۔۔ شازل نے بیڈ سے نیچے بیٹھتے ہوئے سومی کو پکارا۔

میں شازل ہوں آفیسر شازل یہ تمہاری دوست کا بھائی مجھے بتاؤ یہ سب کس نے کیا ہے۔؟؟؟

یہ کیا کر رہے ہیں آفیسر آپ۔۔ آپ سومی سے ایسے کوئی سوال نہیں کر سکتے گل نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

یا ایک بات سمجھا دو مجھے میری ہر بات پر اختلاف کرنے کا ٹھیکالے رکھا ہے کیا تم نے شازل نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

آپ خود سوچیں جو آپ کر رہے ہیں وہ ٹھیک ہے کیف نے بھی بنا پلکیں جھپکائے کہا ۔

سومی اور باقی سب بہت دلچسپی سے شازل اور کیف کا جھگڑا دیکھ رہے تھے ۔۔

گل نے سومی کی طرف دیکھا جو کافی ریلکس تھی ۔

بیٹا کیا آپ ان لوگوں کو پہچان لوگی گل نے آہستہ آوازیں سومی سے پوچھا

گل کے پاس کھڑے ارمان نے گہری مسکان کے ساتھ گل کو دیکھا ۔

تم ایک بہت اچھی ڈاکٹر ہو گل ارمان نے دل ہی دل میں سوچا ۔۔

سومی نے گل کا ہاتھ جھوڑا اور چلتی ہوئی شازل کے پاس آگئی ۔۔

میں ان سب کو جانتی ہوں ۔۔ چلو میں بتاتی ہوں وہ سب کون تھے ۔

سومی تم ۔۔ تم بولنے لگ گئی کیف نے خوشی سے سومی کو اپنے گلے لگاتے ہوئے کہا ۔۔

جی کیف آپنی اور مجھے سب یاد آگیا ہے۔

دو سال پہلے کیسی نے سومی کے سے زیادتی کرنے کی کوشش کی تھی جس کی وجہ سے اس نے اپنے بچاؤ کے لئے

بھاگنا چاہا لیکن اس انسان نے سومی کے سر پر کوئی بھاری چیز ماری تھی جس سے وہ بھل گم ٹھم ہو گئی تھی ۔

آج دو سال بعد وہ بول رہی تھی ۔۔

شازل نے پاس پڑی چادر سے سومی کو اچھے سے کور کیا اور اسے اپنے ساتھ باہر لے گیا جہاں آج ریڈ کے دوران بہت سے لوگ پکڑے تھے۔

سومی آہستہ آہستہ سب کو دیکھتی جا رہی تھی لیکن کیسی پر بھی نہیں رکی آخر میں ایک شخص کے قریب آکر وہ رک گئی۔۔

شازل کی آنکھوں میں خون اترتا محسوس ہوا یہ وہی آدمی تھا جس نے شازل پر گولی چلائی تھی اور کیف کو پیلر کے ساتھ باندھا تھا

شازل نے آگے بڑھ کر اس آدمی کے منہ پر ایک مکہ جڑ دیا۔
شازل کا پنچ اتنا جاندار تھا تھا کہ اس آدمی کے منہ سے خون بہہ نکلا۔

سومی نے سب کو بادی باری پہچان لیا تھا احمد اور وسیم نے باری باری سب پر اپنے ہاتھ صاف کئے۔

آخر میں سومی کی نظر اسحاق پر پڑی اور ڈر کے مارے شازل کا بازو پکڑ لیا۔

شازل اچھی طرح سومی کے ڈر کی وجہ جان چکا تھا۔

شازل نے زور سے ایک پنچ اسحاق کو دے مارا جاہل انسان اس طرح سے مردانگی دیکھاتے ہوئے تم سب سے بہتر تو گلی کا کتا ہوتا ہے اور تم لوگ آسکتے سے بھی برے ہو جیسے دیکھ کر ایک عورت اپنا راستہ بدل لے۔۔

شازل نے اسحاق کے پیٹ پر کک ماری جو پہلے ہی شازل کے پنچ سے نیچے گر چکا تھا۔

شازل نے اپنی شرٹ کے نیچے سے پسٹ نکالی اور سومی کی طرف بڑھ گیا۔۔

آج انصاف کا دن ہے اور شازل ملک کی دنیا میں انصاف اسی طرح ہوتا ہے۔۔

شازل نے سومی کے ہاتھ میں پٹل تھائی اور دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر پٹل کا ٹریگر دبا دیا۔۔

سب نے ایک دم سے آنکھیں بند کر لی۔۔

سومی کے رونے میں شدت آگئی ایسے نہیں روتے بیٹا ان لوگوں کا یہ ہی حشر ہونا چاہیے۔۔

شازل کے اشارے پر ارمان سب کو لکیر باہر آگیا۔

اور اندر کمرے سے گولیاں چلنے کی آواز آئی۔۔

ان تینوں مل کر جرم کا خاتمہ کیا تھا

ڈر کے مارے سومی بیہوش چکی تھی اس لئے پاس کے ہسپتال میں اسے داخل کروا دیا گیا تھا۔

کیف ابھی بھی سکتے کی حالت میں تھی۔۔

اسکے برعکس شازل، وسیم اور احمد بہت مطمئن تھے۔

#Just Believe In Success

کیا ہوا مس کیف اتنی خوف زدہ کیوں ہیں میں نے تو سنا تھا مس کیف بہار نے کیسی سے ڈرنا نہیں سیکھا شازل نے اپنی ڈارک براؤن آنکھیں کیف کی لائٹ براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

کوئی ایسا بے درد کیسے ہو سکتا ہے تم نے ایک بچی کے ہاتھوں۔۔

کیف نے اپنے بہتے ہوئے آنسو کو روکتے ہوئے کہا۔۔

میں ایسا ہی ہوں جسکے ساتھ ظلم ہوا اسنے اپنا بدلہ بھی لے لیا پلیز روو نہیں مجھے کچھ ہوتا ہے شازل نے کیف کے آنسو صاف کرنے چاہے۔۔

کیف کی نظر شازل کے بازو پر پر گئی جہاں خون بہہ رہا تھا۔۔

آپ ڈسنگ کروالیں۔۔

کیوں۔۔

بات بات پر بحث کرنا ضروری نہیں آفیسر کیف نے چڑتے ہوئے کہا۔

پرواہ ہو رہی ہے کیا میری شازل نے شرارتی لہجے میں کہا۔

کیوں مجھے کیوں ہوگی آپ کی پرواہ کیف نے خود کو لا پرواہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

ہونی تو چاہیے پرواہ آخر کو مسسر شازل بننے والی ہو شازل نے کیف کے نزدیک جاتے ہوئے کہا۔۔

یہ کیا کر۔۔۔ مطلب یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ کیف نے سمے لہجے میں کہا۔۔

دل آگیا ہے مس کیف بہار اس آفیسر کا آپ پر۔۔
مجھے شروع سے ہی ٹھکر کی لگتے ہیں آپ میں ہرگز آپ سے شادی نہیں کروں گی۔۔

میں تو کروں گا۔۔ شازل نے ایک قدم بڑھیا تو کیف دیوار سے جا لگی۔۔

شازل کی گرم سانسیں کیف کو اپنے چہرے پر محسوس ہوئیں۔۔

دور ہٹیں پلیز۔۔ ورنہ۔۔

ورنہ کیا شازل نے اپنے ہاتھ کی پشت سے کیف کے چہرے کو چھوا۔۔
 ورنہ میں شور مچا دوں گی آپ مجھے ہراس کر رہے ہیں۔۔
 کیف کی بات پر شازل کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔

اچھا جی چلو دو آواز کیسی کو میں بھی دیکھتا ہوں شازل نے نہایت اطمینان سے کہا۔۔

تم بہت برے ہو ہو میرے سامنے سے کیف نے شازل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرتے ہوئے کہا۔۔

لیکن شازل اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔۔
 دور ہو جانے دو مجھے کیف نے شازل کے سینے پر پنچ مارتے ہوئے کہا۔۔
 آآآ آآ آآ آآ۔۔

بے دھیانی میں کیف نے شازل کی بازو پر زور سے ہاتھ مارا جس سے وہ تھوڑا دور ہوا۔۔

ایم سوری آفیسر۔۔ آپ۔۔ آپ کو درد تو نہیں ہو رہا میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔ میں نے کہا تھا آپ سے دور ہوں آپ ہی جن کی طرح آگے کھڑے تھے کیف نام سٹاپ بولے جا رہی تھی اور شازل اپنا درد بھلائے اسکے چہرے کے نقوش کو حفظ کر رہا تھا۔۔

توبہ کرو لڑکی جن تو نہیں ہوں میں اچھا خاصہ مینڈ سم نوجوان ہوں شازل نے کیف کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

#Just Believe In Success

بہت ہی زیادہ کوئی بد تمیز قسم کے انسان ہیں آپ کیف نے دور ہٹتے ہوئے کہا

یہ بد تمیز انسان آپ کے لئے کیسی کی جان لے بھی سکتا ہے اور اپنی جان دے بھی سکتا شازل کے لفظوں میں اعتماد تھا۔

میں نہیں مانتی کیسی کو اتنی جلدی بھی پیار ہو سکتا ہے اور اگر ایسا ہے بھی تو مجھ سے دور رہیں آفسیریہ آپ کے لئے بہت اچھا ہے کچھ راستوں کی کوئی منزل نہیں ہوتی آپ اور میں کبھی ایک نہیں ہو سکتے کیف لہجے میں سنجیدگی سمائے وہاں سے چلی گئی۔

پتھر دل لڑکی پہلی بار شازل ملک نے کیسی کو چاہا ہے اور میں پتھر کو موم بنانے کا ہنر جانتا ہوں شازل نے کیف کو دور جاتے دیکھ کر کہا۔۔

In your dreams officer 🙏

کیف بناڑے کہہ رہی تھی

In my life ♥

شازل گہری سوچ میں گم خود بھی وہاں سے چل پڑا۔۔۔

پتہ نہیں یہ سردرد کب میری جان چھوڑے گا۔۔

ساری رات جاگے سوئے کی سی کیفیت میں گزری جس کی وجہ سے گل ایک بار بھر اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی۔۔

ارمان کچھ دیر پہلے ہی گھر میں داخل ہوا تھا۔

گل کو سر پکڑے دیکھ کر عجیب سی پریشانی نے اسے آگھیرا۔۔

#Just Believe In Success

کیا ہوا مسنر آج بھر سردرد ہے خیریت ارمان نے گل کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا

آپ سے مطلب؟ جائیں۔۔ سو جائیں ویسے بھی صبح ہونے والی ہے گل کو ارمان کا بیہو سخت پریشان کر رہا تھا۔

گل ایک بات پوچھوں تم سے ارمان نے صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر ریلکس ہوتے ہوئے کہا۔۔

میں اگر نہ کہوں گی تب بھی آپ بولیں گے سو پلیز بول ہی لیں۔۔ گل کی آواز مدہم لیکن لہجہ سخت تھا۔

گل تمہارے نزدیک --- محبت ---

محبت کیا ہے

1 بکواس

2 سکون

3 منزل

4 سزا

5 وہم

6 زندگی

سزا اور وہم اس کے علاوہ کچھ نہیں گل نے سرد لہجے میں کہا اور جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

اور جانتی ہو میرے لیے محبت کیا ہے

؟؟؟ ارمان نے گل کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا گل اس سب کے لیے تیار کہاں تھی۔۔

گل میرے لیے محبت سکون ہے جو تمہیں اپنا سوچ کر مجھے ملتا ہے۔۔ میرے لیے محبت منزل ہے جو صرف تم تک جاتی ہے اس سے آگے مجھے کچھ نظر ہی نہیں آتا۔۔ ارمان نے گل گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے ہوئے کہا۔۔

اور جانتی ہو رزتا شاگل میرے لیے محبت زندگی ہے جو تم سے شروع ہو کر تم تک ہی ختم ہوتی ہے آج سے نہیں تب سے جب سے میں نے لفظ محبت کو جانا ہے۔۔۔

گل نے ارمان کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی لیکن ارمان کی گرفت سخت تھی۔

جھوٹ نہیں بولیں ارمان آپ نے اس رات مجھ سے۔۔۔

شششش

اس رات میں نے جو کچھ بھی کہا تھا سب بھول جاؤ ارمان نے گل کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

گل آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پینے لگی جو بھی تھا وہ اس انسان کے سامنے کمزور نہیں پڑ سکتی تھی ۔۔

ارمان مجھے جانے دیں ہم اس وقت اپنے بیڈ روم میں نہیں ہیں یہاں اور بھی لوگ موجود ہیں گل نے ایک نظر باہر دیکھتے ہوئے بولا لیکن ارمان کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ وہ کیا بول گئی ہے ۔

بیڈ روم میں بھی چلے جائیں گے میری جان لیکن ایسے بھی روئس کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے ۔۔ ہے نہ ۔۔ ارمان نے اسکی تھوڑی کو اونچا کرتے ہوئے کہا ۔۔

شرم اور غصے کہ وجہ سے گل کا چہرہ سرخ ہوئے جا رہا تھا ۔۔

ارمان پلیرز مجھے چھوڑیں کوئی آرہا ہے

اس سے ارمان کوئی اور شرارت کرتا باہر سے قدموں کی چاپ سنائی دی

اب تو چھوڑ رہا ہوں پر اگلی بار نہیں ارمان نے وارننگ دیتے ہوئے کہا اور گل نظریں جھکائے اور دھڑکتے دل کے ساتھ وہاں سے چلی گئی ۔۔

ایک مدت ہوئی چوہدری تشار کی حویلی میں سناٹوں کا بسیرا تھا

اداس پرندے صبح رزق کی تلاش میں حویلی کے اونچے ستونوں اور منڈیروں پر بیٹھ کر کچھیل چھماتے اور بھراڑ جاتے ۔

روز کی طرح وہ کھڑکی میں کھڑی سورج کو نکلتے ہوئے دیکھ رہی تھی ۔

سوجی آنکھیں، بکھرے بال ساری رات جاگنے اور رونے کا پتہ دے رہی تھی ۔

جب سے شازل نے کیف سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا اسی وقت سے اس کی آنکھیں نم تھی۔
کیوں آئے ہو میری زندگی میں؟

یہ ایک سوال کیف کو پریشان کئے جا رہا تھا سوچ سوچ کر اس کے دماغ کی رگیں پھٹنے لگی تھی۔
لیکن کل سے لے کر اب تک اسے اپنے سوال کا جواب نہیں ملا تھا۔

کیف بی بی نیچے شازل ملک آئے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں ملازمہ کچھ دیر پہلے اسے شازل ملک کے آنے کا بتا چکی تھی۔

لیکن وہ شازل سے ملنے نہیں گئی تھی۔۔

وہ مختلف سوچوں کے زیر اثر خود میں گمن تھی جب اسے اپنے کمرے میں قدموں کی چاپ سنی تھی۔
اس نے تپچے مڑ کر دیکھا تو شازل ملک کو خود کو دیکھتا پایا۔

آپ یہاں؟

جی میں یہاں آپ تو آئی ہی نہیں تو میں نے سوچا میں خود ہی مل آتا ہوں۔
اس طرح کیسی کے بھی کمرے میں بنا اجازت نہیں چلے آتے اتنا تو پتہ ہی ہو گا آپ کو کیف نے اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

KOH NOVELS – URDU

#JustBelieveInSuccess

آپ روئی ہیں مس کیف؟
شازل نے کیف کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی پلیز آفیسر جائیں یہاں سے۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ تو ایسے کر رہی ہیں جیسے مجھے جانتی ہی نہیں آپ۔۔ آپ کو شاید یاد نہ ہو لیکن دوستی کی تھی ہم نے اور یہ کیا طریقہ ہے دوستوں سے بات کرنے کا۔۔ شازل نرم لہجے میں کہتا ہوا کھڑکی کے پاس آ کھڑا ہوا جہاں کچھ دیر پہلے کیف کھڑی تھی۔

اتنی صبح کون آتا ہے کیسی کہ گھر اور اگر آپ آہی گئے ہیں تو وجہ بتا سکتے ہیں اپنے آنے کی وہ ابھی بھی اجنبی لہجہ اپنائے ہوئے شازل کو پریشان کر رہی تھی۔

میں اپنی بات کا جواب لینے آیا ہوں۔۔

کس بات کا جواب میرے پاس آپ کے کیسی سوال کا جواب نہیں ہے بہتر یہ ہی آپ چلے جائیں یہاں سے میں اور پورا گاؤں آپ کے شکر گزار ہیں اسحاق جیسے درندے سے آپ نے ہم سب کو نجات دی ہے میں آپ سے ہمدردی تو کر سکتی ہوں آپ کا شکریہ ادا کر سکتی ہوں لیکن آپ سے محبت۔۔ وہ کبھی نہیں کر سکتی اس بار کیف نے شازل کی ڈارک براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

جو بھی تھا اسے اب سچ کا سامنا کرنا تھا۔۔

آپ کے انکار کی وجہ جان سکتا ہوں۔

میں ضروری نہیں سمجھتی آپ جائیں۔۔

کیوں کر رہی ہو ایسا میں محبت کرتا ہوں تم سے شازل نے کیف کی بازو جکڑتے ہوئے کہا۔

لوٹ جائیں واپس آفسیر آپ کی اور ہماری منزل الگ الگ ہے بہتر یہ ہی الفت کے نکاح کے بعد اس گاؤں میں دوبارہ کبھی پاؤں نہیں رکھنا۔

میں آپ کی کبھی بھی نہیں ہو سکتی نہ آج نہ ہی کل اور رہی بات محبت کی تو وہ میں کر چکی ہوں۔۔

مطلب تم کیسی اور سے۔۔ اچھا دیکھو اگر تم غصے میں یہ سب کہہ رہی تو میں اپنی کل والی حرکت پہ معافی مانگ لیتا ہوں لیکن پلیز ایسا نہیں کرو۔۔ شازل ملک آج پہلی بار کیسی کے آگے ہارا ہے مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹاؤ کیف پلیز۔۔

مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑیں میرا بازو کیف نے اپنا آپ چھوڑواتے ہوئے کہا۔

جانتے کیا ہیں آپ میرے بارے میں آفیسر اس پچیس سالہ زندگی میں جو اذیت جو درد میں نے سہے ہیں اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں آپ نہیں بلکل بھی نہیں۔۔

اگر آپ میری زندگی کا سب جان جائیں گے تو دوبارہ مجھے دیکھنا تک پسند نہیں کریں بات کرتے ہیں محبت کی۔۔ چلے جائیں خدا کا واسطہ ہے چلے جائیں میں پہلے ہی بہت درد میں ہوں کیف نے باقاعدہ شازل کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے اور گھٹنوں میں منہ چپا کر رونے لگ گئی۔۔

صحیح تو کہہ رہی تھی وہ شازل کچھ بھی نہیں جانتا تھا اس کے بارے میں۔۔

ایم سوری مس کیف پلیمز چپ ہو جائیں میں سچ میں آپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا میں خود اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں شازل نے اس کا چہرہ اوپر کر کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

اوکے میں کچھ نہیں پوچھوں گا کچھ نہیں کہوں گا چپ اوکے میں جا رہا ہوں آپ تیار ہو کر آجائیں سب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔

!پلیمز مجھے چھوڑ کے نہ جائیں۔۔

شازل کمرے سے جانے لگا تو کیف نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔

شازل کو وہ اس وقت بہت معصوم لگی۔۔۔

کیا چاہتی ہو یا رکبھی کہتی ہو چلا جاؤں کبھی کہتی ہو رک جاؤں میری جان اٹھو اور آو میرے ساتھ شازل نے کیف کو صوفے پر بیٹھایا اور اسے پانی پلایا۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا ہے شازل نے کیف کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔۔

میں جانتی ہوں کوئی بھی انسان ایک ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہے گا جو کم عمر میں ہی۔۔۔۔

میں آپ کو یہ سب اس لئے بتا رہی ہوں کیوں کہ میں آپ کو اذیت میں نہیں دیکھ سکتی۔۔

کیف نے بولنا شروع کیا اور شازل اپنے حواس کھوتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔

بارہ سال کی تھی کیف بہار جب جرگہ میں اسے اپنے چاچو کے لئے قربان ہو کر چوہدری ثار علی کی حویلی میں آنا پڑا۔

ماں باپ کی لاڈلی بیٹی صرف اپنے باپ، چاچو کی خاطر جرگہ کے نظر ہو گئی تھی۔

کیف کے والد چوہدری ثار علی کے بہت قریبی دوست تھے۔

کیف کے چھوٹے چاچو نے چوہدری ثار کی چھوٹی بہن کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی تو دونوں گھرانوں میں رنجشیں بڑھ گئی۔

جب گھر والے نہ مانے تو دونوں نے بھاگ جانے کا فیصلہ کیا لیکن قسمت ہر ایک پر مہربان ہو ضروری تو نہیں۔

#Just Believe In Success

کچھ عرصہ وہ لوگ سب سے چھپے رہے لیکن پھر ایک روز دونوں کو پکڑ لیا گیا کیف اس وقت بہت چھوٹی تھی اسے کیسی بات کی سمجھ نہیں تھی۔

جب گاؤں کے بڑے لوگ اکٹھے ہوئے تو چوہدری ثار کے والد نے یہ دعویٰ کیا کہ کیف چاچو صداقت حسین نے ان کی بہن سے زبردستی شادی ہے اس لئے ہر جانے کے طور پر ان کے گھر سے کیسی لڑکی کو ان کے گھر آنا پڑے گا۔

اس وقت صرف کیف ہی تھی جیسے چوہدری نثار نے ہمیشہ اپنی بیٹی ہی مانا تھا ان سب میں کیف کے والد منور حسین کا تو کوئی قصور نہیں تھا ۔۔

اس لئے انہوں نے اپنے والد کے فیصلے کا احترام بھی کیا اور ایک بہتر فیصلہ کر کے کیف کا نکاح اپنے بیٹے عدیل نثار سے کر دیا ۔

کیف کے آنسو بہہ رہے تھے اور شانزل کی گرفت اس کے ہاتھوں پہ ڈھیلی پڑ گئی۔

شانزل کے چہرے پہ چھائی سفیدی وہ واضح دیکھ سکتی تھی ۔

عدیل کہاں ہے؟ جب کیف خاموش ہوئی تو شانزل نے اس سے سوال کیا ۔

عدیل ۔۔ کیف نے گہری سانس لیتے ہوئے سرو صوفے کی پشت سے ٹکا دیا ۔

عدیل ایک بہت ہی خوبصورت نوجوان تھا انتہائی مصیبت اس کے چہرے پر مسکراہٹ ہر وقت رہتی تھی ۔

عدیل کی عمر زیادہ نہیں پندرہ برس کی تھی جب کیف کے ساتھ اسکا رشتہ جوڑا تھا ۔ عدیل کی ماں نے دونوں بچوں کو بہت پیار محبت سے پالا ۔

#Just Believe In Success

جیسے جیسے عدیل بڑا ہوتا گیا اسے اپنے اور کیف کے رشتے کے بارے میں معلوم ہوا اور اسے خوشی بھی تھی کہ اسکی پیاری دوست ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گی ۔

دونوں ایک ساتھ ہی پڑھنے جاتے تھے چھوٹی چھوٹی نثراتوں سے دونوں پوری حویلی میں رونک لگائے کھتے تھے ۔

اس دن عدیل کا انیس سال کا ہوا تھا سب بہت خوش تھے عدیل نے خود کیف کے لئے اپنی پسند سے ریڈ فرائٹ اسے دیا تھا کہ شام کی دعوت میں وہ وہی ڈریس پہنے۔

کیف نے خوشی خوشی وہ فرائٹ لیا اور تیار ہو گئی عدیل کو وہ آج بھی چھوٹی سی گڑیا ہی لگی تھی۔ اس کا دل چاہا کیف کو کہیں چھپا دے اس کے علاوہ کوئی اس کی گڑیا کو نہ دیکھے۔۔

دعوت کا ہنگامہ زور و شور سے جاری تھا عدیل نے کیف کو اکیلے کھڑا دیکھ کر اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا لیکن کیف وہیں کھڑی رہی۔

کیا ہوا اس کیوں ہے میری چھوٹی سی پری۔
عدیل تم کبھی بھی مجھے نہیں چھوڑنا کیف نے روتے ہوئے عدیل کے سینے سے لگ کر کہا تھا۔

کیف کو ہمیشہ ڈر لگا رہتا تھا کہ وہ اور عدیل الگ ہو جائیں گے۔

میں اپنی پری کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا عدیل نے کیف کے گرد اپنا حصار بناتے ہوئے کہا۔۔

عدیل کی والدہ کیف کو بھی ان کے رشتے کے بارے میں آگاہ کر چکی تھی۔

کیف عدیل کی نظروں سے گھبرا جاتا کرتی تھی کیوں کہ وہ دونوں دوستی سے محبت تک کا سفر شروع کر چکے تھے۔

عدیل نے کالج جوائن کر لیا وہ ہر ہفتے حویلی آتا تھا اور کیف سے بہت ساری باتیں کرتا تھا۔

اس بار جب عدیل واپس آیا تو اس نے کیف میں واضح تبدیلی دیکھی تھی وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی عدیل کو اپنا آپ اس کی طرف کھینچتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔

اس رات کیف اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی دوپٹے سے بے نیاز کتابوں میں سر دیئے بیٹھی نا جانے کیا سوچ رہی تھی جب عدیل اس کے کمرے میں داخل ہوا۔

کیف نے فوراً اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا ہوا کتابیں سمیٹنے لگی۔
میں ہوں مسسز عدیل ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا اپنا شوہر ہوں۔

کیف سترہ سال کی تھی اور عدیل کے لئے اپنے جذبات سے واقف تھی اس لئے جب عدیل گھر آتا تو وہ بہت مشکل میں پڑ جاتی تھی۔

کیف نے عدیل کو بیٹھنے کو کہا تو وہ کیف کے بیڈ پر ترچھا لیٹا گیا کیف بیڈ سے اترنے لگی تو اس نے اسکی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچا تو وہ مکمل عدیل پر جھک گئی کیف پہلی بار عدیل کے اتنا قریب تھی اس نے پہلی بار عدیل کی آنکھیں دیکھیں ڈارک براؤن آنکھیں جس میں کیف کے لئے صرف محبت ہی محبت تھی۔

کیا دیکھ رہی ہو؟

عدیل آپ کی آنکھیں۔۔ اس نے عدیل کی آنکھوں کو اپنے نرم ہاتھوں سے چھوتے ہوئے کہا

ہاں کیا ہے میری آنکھوں کو عدیل نے کیف کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے کہا۔

#Just Believe In Success

کیف کو اپنی دھڑکنیں بڑھتی ہوئی محسوس کی۔

عدیل جھوڑیں مجھے کوئی آجائے گا کیف نے عدیل کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے کرنا چاہا۔

دور نہیں کرو نہ مجھے ویسے بھی کچھ ہی دیر میں جانا ہے میں نے کیوں یہ پل ایک ساتھ گزاریں جائیں عدیل نے کروٹ لی اور کیف کے اوپر جھک گیا۔۔

جانا ضروری ہے کیا ۔۔

ہاں میری جان ضروری ہے کچھ ٹائم کی بات ہے بھر ہم دونوں ہمیشہ ساتھ رہیں گے عدیل نے کیف کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا ۔

عدیل نے اپنی جیب سے سرخ چوڑیاں نکالی اور کیف کے دونوں ہاتھوں میں پہنا دی ۔

چوڑیوں کی کھنک دونوں نے اپنے دل میں محسوس کی تھی

پتہ نہیں کیوں عدیل پر میں نہیں چاہتی آپ جاؤ آسوں کل کر کیف کے بالوں میں جذب ہونے لگے ۔
وہ کچھیل کیف کے لئیے متاع حیات تھے ۔ پورے دو گھنٹے کیف عدیل کے سینے پر سر رکھ کر سوئی تھی اور ان دونوں نے اپنا ایک جہاں آباد کیا تھا ۔۔

کیف کی آنکھ کھلی تو عدیل وہاں سے جا چکا تھا ۔

عدیل واپس جانے کے لئیے گھر سے نکلا لیکن کون جانتا تھا کہ اب وہ دوبارہ کبھی واپس نہیں آئے گا ۔

کیف کو پوری زندگی اس کا انتظار کرتے ہوئے گزارنا تھا ۔

اس رات بہت تیز طوفان آیا کیف نے عدیل کی سلامتی کے لئیے بہت دعائیں کی تھی اور روتے روتے ہی سو گئی تھی ۔

صبح جب کیف کی آنکھ کھلی تو اسے کیسی کے رونے کی آواز آئی

یہ آواز ۔۔۔ ماما جانی ۔۔۔ کیف دوپٹہ سر پر اوڑھتی ہوئی جلدی سے سیڑھیاں اترنے لگی ۔

بہت سے لوگ دائرے کی شکل میں موجود تھے۔۔

کیف آہستہ آہستہ چلتی ہوئی سب کے قریب آئی اور عدیل کی ماما کو اس طرح روتے ہوئے دیکھ ان کے قریب آئی ساتھ ہی اس کی نظر چوہدری نثار علی پر پڑی جو منڈھال سلینچے زمین پر بیٹھا تھا۔

کیا ہوا ہے ماما پلیز مجھے بتائیں اس طرح نہیں روئیں۔ کیف کے خود کے بھی آنسو بہہ نکلے۔

عدیل کی ماما نے اسے زور سے خود میں بچھ لیا اور کچھ دیر بعد ہی حویلی کی ملازمہ اسکے ساتھ بیٹھی اور اس کے ہاتھ سے سرخ چوڑیاں اتارنے لگی جیسے کل عدیل نے بہت پیار سے پہنایا تھا۔

یہ کیا کر رہی ہیں آئی آپ۔۔ آپ پلیز میرا ہاتھ چوڑیاں میں نہیں اتاروں گی یہ چوڑیاں۔۔ یہ میرے عدیل نے مجھے پہنائی ہیں۔۔

کیف نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تو اس کا ہاتھ زمین پر جا لگا جس کی وجہ سے ساری چوڑیاں ٹوٹ کر بکھر گئیں اور کیف کی کلائی خون بہنے کی وجہ سے سرخ ہو گئی۔۔

کیف نے ٹوٹی ہوئی چوڑیاں اکٹھی کی اور ان کو اپنے لبوں سے لگا لیا جیسے عدیل نے ان پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔

کچھ دیر بعد عدیل کی ڈیڈ باڈی کو حویلی کے اندر لایا گیا تھا۔

کیف یقینی سے عدیل کی خون میں لپٹے کپڑے دیکھتے تھے۔

کل رات عدیل کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی کھو بیٹھا تھا۔۔

عدیل کی تدفین کر دی گئی لیکن کیف ابھی تک سکتے کی حالت میں تھی۔

سب نے بہت کوشش کی کہ کیف کی آنکھوں سے نکلے لیکن وہ عدیل کی شرٹ پکڑے بیٹھی تھی ۔۔

کیف خود کو سنبھال لینا پلیز ماما کو تمہاری ضرورت ہے پلیز تم نے کہا تھا نہ کی اپنے عدیل کی ہر بات مانو گی وعدہ کرو مجھ سے تم اپنی زندگی جیو گی پڑھ لکھ کر اپنا بہتر مستقبل بناو گی اور گاؤں کو اپنی محنت سے بہتر بناو گی میری جان اپنا بہت سا خیال رکھنا میں تم سے محبت کرتا ہوں میری جان لیکن قسمت کو شاید ہمارا ساتھ میں تک منظور تھا ۔۔

لیکن اسکا سکتہ بہت جلدی ٹوٹا جب اس نے عدیل کا آخری وقت میں لکھا ہوا خط پڑھا ۔۔

یہ خط عدیل نے اس وقت لکھا تھا جب وہ ہسپتال میں اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا ۔

کتنی تکلیف ہوئی ہو گی عدیل آپکو ۔۔

اس دن صرف کیف نہیں اس کی رونے کی شدت سے حویلی کی درودیوار بھی لرز گئی تھی ۔۔

شائل جس کافی دیر سے چپ بیٹھا تھا اسے پتہ بھی نہیں چلا کہ اس آنکھوں سے آنسو ہے اس نے چپکے سے اپنی آنکھیں صاف کی اور کیف کی طرف دیکھا جو اب اپنی وارڈروب کی طرف بڑھ رہی تھی ۔

شائل بے یقینی سے کیف کی طرف دیکھ رہا تھا جو کچھ چیزیں اس کے سامنے رکھ رہی تھی ۔

ٹوٹی ہوئی سرخ چوڑیاں، عدیل کی نیلی شرٹ، ایک پرانا کاغذ ۔۔

اب کیا کہو گے اپنی محبت کے بارے میں آفسیر کیا اب بھی ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہو گے جو پوری طرح سہاگن بھی نہ بنی اور بیوہ بھی ہو گئی اس دن میری زندگی اجڑ گئی مجھے رنگوں سے نفرت ہو گئی ۔۔

کیف کچھ اور بھی کہہ رہی تھی لیکن شائل کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا کیف کے آنسو اس کی حالت شائل سے نہیں دیکھی جا رہی تھی ۔

وہ تیزی سے چلتا ہوا سیڑھیاں پار کر گیا ۔۔

حویلی سے باہر نکلتے ہوئے تیز رفتار سے بھاگا اور بھاگتا ہی گیا ۔

وہ اسی درخت کے پاس پہنچ کر رک گیا جہاں وہ کیف سے ملا تھا ۔

ارد گرد سے بیگانہ وہ تیز تیز سانس لے رہا تھا ۔

سب لوگ حیرت سے اسے دیکھ کر جا رہے تھے وہ ویسا بکل بھی نہیں تھا جیسا پہلے لوگوں نے اسے دیکھا تھا ۔۔

کیف کی باتیں کیسی فلم کی طرح اس کے سامنے چلنے لگی تھی ۔

اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے جکڑتا ہوا وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر زور سے دھاڑا تھا ۔۔

کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی شانل ملک جس نے اپنی بہادری سے بہت سے لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچایا تھا ۔۔

KOH NOVELS - URDU

کچھ دیر پہلے گل ارمان کے ساتھ گاؤں کی اونچی نیچی جگہ پر چلتے ہوئے کیف کی طرف جا رہی تھی ۔

صبح صبح گاؤں کی خوبصورتی دیکھنے کے لائق تھی ۔

گل نے اپنا موبائل نکالا اور اپنی بہت ساری تصاویر لے لی ۔

گل کافی بار گرتے گرتے بچی تھی ارمان نے ہر بار اسے اپنی باہوں کا مضبوط سہارا دیا تھا ۔

آپ بار بار میرے نزدیک نہیں آیا کرے گل سائے منظر کی تصویر موبائل میں قید کرتے ہوئے کہا۔

میں تو آؤں گا پاس روک کر دکھاؤ ارمان نے گل کی کمر پر ہاتھ رکھا اور اس کے بکل ساتھ جڑ کر چلنے لگا۔

--- مان

جی مان کی جان۔۔

آپ پہلے تو اتنے ٹھکر کی نہیں تھے اب کیا کوئی کورس کیا ہے گل نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

یار پہلے تو نہیں تھا میں ٹھکر کی پر جب جب تم میرے آس پاس ہوتی ہو نہ تو پتہ نہیں کونسا جن اجاتا ہے میرے اندر جو مجھے کہتا ہے کہ میں تمہیں کھا۔۔۔۔

بس کریں ارمان چھوڑیں سب دیکھ رہے ہیں۔۔

ارمان ایک بات بتائیں میرے جانے کے بعد کیا ہوا تھا کیا آپ نے سب کو بتا دیا تھا کہ۔۔ جو بھی میرے اور آپ کے درمیان جو ہوا۔۔۔ گل نے مٹھی پر اپنے پاؤں رکھتے ہوئے کہا۔

کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔

کیوں کہ جس طرح تم نے کیسی کو کچھ بھی نہیں کہا تھا میں نے بھی چپ رہنا مناسب سمجھا۔

#Just Believe In Success

بھر دادا جان کیوں ناراض ہیں آپ سے میں نے دیکھا ہے وہ آپ سے بات بھی نہیں کرتے۔۔

میں منالوں گا ان کو اب تو تم آگئی ہو ہم دونوں مل کر۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ارمان کچھ کہتا وسم بھاگتا ہوا آیا۔

گل بچہ شازل کہہ رہا ہے احمد کے نکاح کی تیاری ہو گئی ہے پر شازل کچھ پتہ نہیں ہے وسم نے پریشانی سے کہا۔۔

بھائی کیف سے ملنے گئے تھے گل نے اپنی کمر سے ارمان کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔

اوہ اچھا۔۔

لیکن بھائی کو پہلے کیف کے بارے میں جان لینا چاہیے تھا بھر اس راہ پر چلتے یہ محبت کا امتحان ان کے لئے بہت مشکل ہونے والا ہے۔۔ گل کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔

احمد بہت خوش تھا کچھ دیر پہلے ہی اس کا نکاح الفت سے ہوا تھا

سادہ ہونے کے باوجود الفت پر کافی نکھار آیا تھا۔

وسیم نے بہت بہتر طریقے سے سارے انتظامات کیے تھے۔

نکاح میں زیادہ لوگ شامل نہیں تھے بھر بھی کافی چل پھل تھی۔

گل کافی دیر سے شازل کو ڈھونڈ رہی تھی اور کیف بھی کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔

اسے اپنے بھائی اور دوست کی دونوں کی فکر ہو رہی تھی۔

لیکن جیسے ہی اس کی نظر سامنے سے آتی کیف پر پڑی اس کی آدھی فکر کم ہو گئی۔

بہت پیاری لگ رہی کیف گل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

شکریہ جی تم بھی بہت اچھی لگ رہی ہو۔

دونوں الفت کے پاس جانے کے ارادے سے چل پڑی۔

کیف تم پر ڈارک کلر اچھے لگتے ہیں تم پہنا کرو یا رگل نے کیف کو دیکھ کر کہا جو اس وقت لائٹ پنک کلر کے ڈریس میں

بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

او کے جی میری چھوڑو اپنی بتاؤ کہاں تک پہنچی تمھاری اور تمھارے ان کی لو اسٹوری ۔

کیف نے آنکھوں میں شرارت لئیے کہا ۔

پتہ نہیں یا رکھا ہے قسمت میں مان پہلے سے بہت زیادہ بدل گئے ہیں کہاں وہ کھڑوس مجھ سے دور دور رہتے تھے اور کہاں اب دور ہونے کا نام ہی نہیں لیتے مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آتی ہو کیا رہا ہے یہ سب گل نے انگلیوں کے پوروں سے سرد باتے ہوئے کہا ۔

کیا ہوا سرد درد ہے؟ گل تم ٹھیک تو ہو نہ ۔۔ میرا مطلب ہے کافی پھینچ لگ رہی ہو کچھ چھپا تو نہیں رہی کیف نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا ۔

ہاں یا میں ٹھیک ہوں پتہ نہیں یہ شازل بھائی کدھر ہیں صبح سے نظر ہی نہیں آرہے تم چلو میں زرا دیکھ لوں ان کو آج گھر بھی جانا ہے واپس گل کیف کو الفت کے پاس چھوڑ کر شازل کو دیکھنے چلی گئی ۔۔

کیف کے چہرے پر اداسی چھا گئی لیکن الفت سے مسکرا کر ملی تھی ۔
جانے انجانے میں ہی سہی اس کی نگاہیں شازل کو ہی تلاش کر رہی تھی ۔۔

افت سے باتیں کرتے وقت اسے محسوس ہوا جیسے وہ کیسی کی نظروں میں قید ہے اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو شازل کیسی گہری سوچ میں گم اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

بلیک شلوار قمیض پہنے ہاتھ پر بکھرے بال اور بڑھی ہوئی شیو کے باوجود وہ کافی جاذب نظر شخصیت لگ رہا تھا ۔

کیف نے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا جیسے اس نے شازل کو دیکھا ہی نہیں ۔

شازل کیف کی چوری پکڑ چکا تھا اس لئے گھنی مونچھوں کے نیچے اس کے لب مسکرائے تھے ۔

شازل اسی طرف آ رہا تھا کیف کی ہتھیلیوں میں پسینہ آنے لگا تھا ۔۔

شازل نے الفت کے سر پر ہاتھ رکھ کر مبارک باد دی اور احمد کو گلے سے لگایا۔

ہاں بھی ہو گئی تیری حسرت پوری براتیز ہے یاریہ جلو اب وسیم تیری باری ہے شازل نے وسیم کو اٹکھڑاتے ہوئے کہا۔

ویسے شازل سر آپ کے بھی اپنے بارے میں کچھ سوچ لینا چاہیے کب تک کنوارے رہو گے احمد کونسا پیچھے رہنے والوں میں سے تھا حساب پورا رکھتا تھا۔

ہم بھی کر ہی لیں گے کوئی مانے تو نہ شازل تر چھی نگاہ کیف پر ڈالتے ہوئے کہا جو وہاں سے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

صبح کی نسبت وہ کافی سنبھلی ہوئی تھی شازل نے واقعی اس کی ہمت کو داد دی تھی۔

گل شازل کو ڈھونڈنے اندر آئی تھی اچانک اسے سر میں شدید تکلیف محسوس ہوئی۔

اپنے کمرے میں آکر اس نے دوالی اور بیڈ کراؤن سے لگ کر آنکھیں بند کر لی تاکہ تھوڑا سکون ملے۔

ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا جب اسے اپنے چہرے پر کیسی کی گرم سانوں کی تپش محسوس ہوئی تھی۔

وہ جانتی کون ہے اس لئیے اسے آنکھیں بند کئی رکھی۔

ارمان نے گل کے چہرے پر آئی لٹوں کو اپنے ہاتھ کی مدد سے پیچھے کیا۔

ارمان کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتے ہی گل نے اپنی کھول دی۔

میری بیوی تو بہت جلدی تھک جاتی ہے سر میں درد ہے آؤ دبا دیتا ہوں ارمان نے گل کے پاس جگہ بناتے ہوئے

ایک ہاتھ گل کی دائیں سائیڈ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا سر دبانے لگا۔

میں ٹھیک ہوں گل نے اٹھنے کی کوشش کی۔

لیکن ارمان نے اسے بھر سے لٹا دیا۔

پلیز گل مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے میں سب ٹھیک کر دوں گا ارمان نے گل کے چہرے کو پیار سے چھوا۔

ارمان کے لمس کو پاتے ہی گل کے اندر سکون ا

تر رہا تھا لیکن وہ اسے کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔

ارمان کی نظریں گل کے ہونٹوں پر تھی جیسے چھونے کی خواہش اس کا دل بار بار کر رہا تھا۔۔

ارمان کی نظروں کا زاویہ سمجھتے ہی گل نے اپنے ہاتھ ہونٹوں پر رکھ لئیے لیکن ارمان نے بڑی سہولت سے ان کو پیچھے کیا اور گل کی سانسیں اپنی سانسوں میں اتارنے لگا۔

اپنے پیاس بجھانے کے بعد جب ارمان پیچھے ہوا تو گل کو اپنی سانس اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئی وہ شکوہ کناں نگاہوں سے ارمان کو دیکھنے لگی۔

اس سے پہلے ارمان اور کوئی حرکت کرتا گل نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا پلیز ارمان جائیں یہاں سے ورنہ میں نے رونا شروع کر دینا ہے اور میں شازل بھائی کو سب بتا دوں گی۔

گل کے دھکی دینے کے انداز سے ارمان مسکرا دیا۔

اچھا کیا بتاؤ گی اپنے بھائی کو ارمان نے گل کو مزید تنگ کرنے کا سوچا۔

میں ان کو بتاؤں گی کہ آپ۔۔۔

ہاں بولو بولو کہ میں کیا۔۔۔

میں آپ کی طرح بے شرم نہیں ہوں۔۔

اچھا جی پانچ سال لندن رہ کہ آئی ہو اور کچھ بھی نہیں سیکھا وہاں۔۔

میں وہاں ڈاکٹر بننے گئی تھی نہ کہ روس سیکھنے اور آنے دیں ہادی چاچو کا فون بڑے گن گاتے پھرتے ہیں آپ کہ بتاؤں گی میں کیسے دو بار نہیں بلکہ تین بار آپ نے مجھے۔۔۔۔

جھوٹی۔۔ گل جھوٹ بولنا کہاں سے سیکھا تم نے ارمان نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

میں کب جھوٹ بول رہی ہوں۔۔

یار دو بار کسکس کی ہے میں نے تمہیں اور تم کہہ رہی ہو تین بار ایسے جھوٹ نہیں بولتے آؤ ایسا کرتے ہیں میں کل والی کر لیتا ہوں جو تم نے کرنے نہیں دی تھی پھر کہہ دینا ہادی چاچو سے شازل سے یا پھر دادا جی سے اوکے شازل نے گل کو اپنے طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

ارمان نہیں پلیز۔۔ گل نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔

ارمان دچپی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

اس نے آہستہ سے اپنے دکتے لب گل کے ماتھے پر رکھے اور اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا۔۔

تیار ہو جاؤ کچھ دیر میں گھر کے لئے نکلیں گے۔

اور ہاں میری جان میاں بیوی کے درمیان کی باتیں سب کو نہیں بتاتے ارمان شرارت سے کہتا ہوا چلا گیا

#Just Believe In Success

بے شرم انسان اچھا بھلا سو بر سا شوہر چھوڑ کر گئی تھی پتہ نہیں کیوں اتنے بے شرم ہو گئے ہیں مان ساری شرم گھول کر

پی لی ہی گل منہ ہی منہ میں بڑ بڑائی۔۔

شکر ہے تم نے مجھے اپنا شوہر تو مانا ارمان گل کے قریب جھکا اور سائیڈ سے موبائل اٹھا لیا

گل ایک بار پھر آنکھیں بند کر چکی تھی۔

اب اتنا بھی بے شرم نہیں ہوں بار بار کس کس کروں گا کھول لو آنکھیں جا رہا ہوں میں ارمان مسکراتا ہوا چلا گیا ۔۔

گل کے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ آگئی لیکن جیسے ہی پرانی باتیں یاد آئیں ارمان کے لئیے غصہ ایک بار پھر اس خوبصورت احساس پر حاوی ہو گیا جو کچھ دیر پہلے وہ دل سے محسوس کر رہی تھی ۔

شازل سر آج کچھ سنا دیں اپنی میٹھی آواز میں پلینز نہ تھوڑا سا ۔

احمد کافی دیر سے شازل کے پیچھے پڑا تھا لیکن شازل کیسی قیمت پر بھی مان رہا تھا ۔

یار میرا موڈ نہیں ہے سمجھا کر شازل نے وہاں چلے جانا ہی بہتر سمجھا ۔

کیف کا اجنبی رویہ اندر ہی اندر شازل کو پریشان کئے جا رہا تھا ۔

بھائی پلینز سنا دیں اب نکھرے نہ کریں اللہ نے آواز اچھی دی فائدہ اٹھائیں گل نے احمد کا ساتھ دیتے ہوئے کہا ۔
آواز تو ارمان کی بھی بہت اچھی ہے جاؤ اس کو بولو سنا دے گا ۔۔

شازل بھائی گل نے اسکو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا ۔

کیف سب نے کہہ کر دیکھ لیا اب آپ بھی ایک بار کہہ دیں وسیم نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

#Just Believe In Success

میں کیسے ۔۔ پلینز سب نے باری باری التجائیہ نظروں سے کیف کو دیکھا ۔

سنا دیں آفیسر ورنہ یہ لوگ آپ کی جان نہیں چھوڑیں گے ویسے بھی کیسی کو خوش کرنا صدقہ جاریہ ہے ۔۔

یار دیکھ اب تو سب کہہ رہے ہیں سنا دے ارمان نے شازل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ۔

تم لوگ نہیں سدھرو گے۔۔

اوکے چلو کیا یاد کرو گے سنا دیتا ہوں لیکن بدلے میں مجھے کیا ملے گا شازل سٹج کی طرف آتے ہوئے کہا جہاں کیف نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔

بھائی سنا نہیں آپ نے صدقہ جاریہ ہے گل کی آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں جیسے ارمان اپنی نظروں کے حصار میں لئیے ہوئے تھا۔۔

مہمان تقریباً اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے۔

اے دل ٹھہر جا
جینے کی کوئی توجہ ڈھونڈ لے
گھبرا نہ غم سے
اپنی خوشی کا توبہ ڈھونڈ لے
تو پیار کر، اظہار کر
ہے پیار ہی غم کی دوا

سن لے زرا، سن لے زرا، اے میرے دل لے زرا

شازل نے جیسے ہی گانا شروع کیا کیف کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ شازل آنکھیں بند کئے چمیر پر بیٹھا اپنے لفظوں کا جادو چلا رہا تھا

ہوں پیار تیرا، محسوس کر تو
سینے میں تیرے اترا ہوں میں
چھو کہ مجھے تو پہچان لے گا
لمحہ تیرا ہی گزرا ہوں میں

آنکھوں میں تیری یہ رات ہے جو اس

رات کی ہے

مجھ میں صبح

کوہرے کے پیچھے ہی میں روشنی سا تیرے لئے ہی ٹھہرا ہوں میں

ڈھونڈ لے جو کھو گیا

میں ہوں تیرا وہ راستہ

سن لے زرا، سن لے زرا اے میرے دل سن لے زرا

شازل کے الفاظ سن کر کیف نے اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا۔ کیا ہو رہا ہے یہ سب پلیر اللہ میاں جی مجھے ثابت قدم رہنے کی توفیق دینا میں کیوں چاہ کر بھی خود کو نہیں روک پا رہی لیکن میں عدیل کے ساتھ کوئی بے وفائی نہیں کر سکتی۔۔۔ آنسو آنکھوں کا دامن چھوڑ کر اس کے چہرے کو نم کر رہے تھے۔۔۔

وسیم آنکھیں بند کئے دور کہیں موجود اپنی محبت کو محسوس کر رہا تھا اس کی بچپن کی محبت۔۔۔

گل اپنی آنے والی زندگی کہ بارے میں سوچ رہی تھی کہ آگے کس طرح وہ اس انسان سے دور ہو سکے جیسے چاہنے میں ایک پل لگا لیکن بھولنے کے لئے پانچ سال بھی کم رہ گئے۔۔۔

شازل چلتا ہوا کیف کے سامنے جا کھڑا ہوا اس نے بہت صفائی سے اپنے آنسو پونچھ لئے۔۔۔ لیکن شازل کی انگلی حرکت نے اس سمیت سب کو حیرت میں ڈال دیا۔

شازل نے کیف کے ہاتھ تھامے اور ان پر اپنے لب رکھ دیئے۔

کیف ایک دم سے پیچھے ہٹی اور اپنے ہاتھوں کو چھوڑوانے لگی بے بسی کی انتہا کہ وہ ایسا نہ کر سکی

ہاتھوں میں تیرے ریکھاؤں سا میں

لفظوں میں اپنے بن لے مجھے

آواز کیا دوں میں بے صدا ہوں

دھڑکن میں اپنی تو سن لے مجھے
 میں زندگی ہوں جی لے مجھے تو
 آسوں تیرا پی لے مجھے
 میں خواب جیسا ٹوٹا ہوں تجھ میں
 بجھرا ہوں تجھ میں چن لے مجھے
 دیکھ لے تجھ میں ہوں میں
 تو ہی میرا ہے آئینہ
 سن لے زرا، سن لے زرا اے میرے دل سن لے زرا۔۔

شازل چپ ہوا تو ہر طرف خاموشی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے کیف کہ میری محبت اتنی کمزور ہے کہ تمہارے ماضی کو جاننے کے بعد میں پیچھے ہو جاؤں گا۔۔

کیف، شازل ملک مر تو سکتا ہے پر اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔۔

میرا عشق ہو تم اور تمہیں پانے کا میرا یہ جنون کبھی کم نہیں ہو گا تم جتنا خود کو مجھ سے دور کرو گی میں اتنا ہی تمہارے قریب جاؤں گا۔۔۔۔

چٹاخ -----
 KOH NOVELS - URDU
 #Just Believe In Success

اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا کیف کا تھپڑ فضا میں گونجا۔

اپنی حد میں رہیں آفیسر خبردار جو آئندہ میرے راستے میں آنے کی کوشش بھی کی آپ نے بتا چکی ہوں میں کہ میں نے اپنے حصے کی محبت کر لی ہے میری ہر سانس پر عدیل کی محبت کا حق تھا بے شک وہ اس دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کی محبت ہمیشہ میرے آس پاس رہتی ہے۔

بہت محبت کا دم بھرتے ہیں نہ آپ تو جائیں ایک بار اپنے بڑوں کے سامنے کہہ کر دیکھیں کہ آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں یقین جانیں سب ہمیں گے آپ پر مت تماشاً بنائیں خود کا میری ذات کا میں خوش ہوں پلیز میرا ہتھکا چھوڑ دیں

--

اور ہاں اگر آپ کے گھر والے مان جائیں تو اسی دن کیف بہار آپ کی دلہن بن کر آپ کے ساتھ رخصت ہو جائے گی۔

کیف نے شانل کی ڈارک براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے آنسو پونچھتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

سب اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

احمد الفت کے سنگ ایک حسین دنیا میں روانہ ہو گئی جہاں خوشیاں اس کی منتظر تھیں۔

ارمان اور گل شانل کی وجہ سے بہت پریشان تھے جب سے کیف نے اسے تھپڑ رسید کیا تب سے لے کر اب تک وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔

گل نے کئی بار اسے بلوانے کی کوشش بھی کی تھی لیکن وہ کیسی کی سن ہی نہیں رہا تھا اور ڈرائیونگ بھی خود ہی کر رہا تھا۔۔

گل دل ہی دل میں شانل کی بہتری کی دعائیں کر رہی تھی۔۔

شانل نے گاڑی پورچ میں کھڑی کرنے کے ساتھ ہی ملازم کو حکم دیا تھا کہ گھر کے تمام افراد کو لاؤنچ میں بلا کر لائے۔
شانل بے پیمانی سے ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔۔

آہستہ آہستہ سب لاؤنچ میں اکٹھے ہو گئے۔

کیا ہوا بیٹا سب کو کیوں بلایا ہے اور گل میرا بچہ کہہ رہی تھی آپ دادا کی جان دادا آپ کو یاد کر رہے تھے انہوں نے بازو پھیلاتے ہوئے کہا تو گل انکے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی۔۔

میں نے بھی بہت مس کیا آپ کو گل نے دادا جی کو پیار کرتے ہوئے کہا ۔۔

میں بھی آپ کا پوتا ہوں مجھے بھی پیار کر لیا کریں کبھی شازل نے صوفے کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا ۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا میرے لئے میرے سارے بچے ایک برابر ہیں دادا جی کی بات سن کر سب مسکرا دیئے اور ارمان آنکھوں میں آئی نمی کو چھپاتے ہوئے وہاں سے جانے لگا ۔

تم بھی اس گھر کے ہی بیٹے ہو کبھی اس بات کا بھی ثبوت دو دادا جی آواز نے ارمان کے قدم جکڑ لئے اور وہ وہیں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا گل نے انتہائی مایوسی سے یہ منظر دیکھا تھا ۔

کو بیٹا کیا بات ہے جس کی وجہ سے ہم سب کو یہاں بلایا ہے معارج ملک نے شازل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ۔۔

ویسے تو یہ بات آپ لوگوں کو سوچنی چاہیے تھی لیکن خیر میں ہی کہہ دیتا ہوں ۔ شازل نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا سب کی سوالیہ نظریں شازل پر مرکوز تھی ۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں اور آج ہی آپ سب میرے ساتھ جاؤ گے ۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو شازل کیا تم جانتے نہیں ہو تمہاری شادی ہانیہ سے طے کر دی گئی ہے اس بات نے جہاں شازل کو پریشان کیا تھا وہیں مرتضیٰ کو اپنے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا اس کی نظر سامنے ہانیہ کی طرف گئی جو نم آنکھوں میں بہت سے شکوے لئے کھڑے تھی ۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ میں ہانیہ کو گل کی طرح سمجھتا ہوں بہن ہے وہ میری میں کیسی قیمت پر بھی یہ شادی نہیں کروں گا پلیز دادا جی جس غلطی پہلے ہوئی دوبارہ نہ کریں آج ہادی چاچو ہم سے دور ہیں کس وجہ سے یہ آپ بھی جانتے ہیں اس طرح سے کوئی خوش نہیں رہ سکتا نہ میں نہ ہانیہ اور نہ ہی ۔۔۔

مرتضی کی التجا ہیہ نظروں نے اس کا نام لینے سے روک دیا تھا اور خود بھر مرتضی وہاں کھڑا نہیں تھا ہانیہ بھی مرتضی کے پیچھے گئی تھی ۔۔

بس شازل میں کچھ نہیں سوگا جاؤ سب ادھر سے دادا جی نے سب نوجوانوں کو دیکھتے ہوئے کہا ۔۔
سب باری باری باہر نکلتے گئے ۔۔

کیوں کیا مرتضی آپ نے ایسا جب مجھے اپنا نہیں سکتے تھے تو کیوں مجھے اپنی محبت کا یقین دلایا تھا آپ نے میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی مرتضی کا کالر پکڑے ہانیہ بے تحاشہ رو رہی تھی ۔۔

کیا کرتا میں ہانی اس گھر میں ہمیشہ وہ ہوتا آیا ہے جو ہمارے بڑے چاہتے رہے ہیں میں اپنی تربیت کے آگے خاموش تھا ۔

مرتضی اگر آپ نے ٹائم ۔ پاس ہی کرنا تھا تو میں ہی کیوں ٹھیک ہے آپ بات نہ کریں لیکن میں آپ کی قسم کھا کر کہتی ہوں میں آپ کے علاوہ کیسی کی دلہن نہیں ہوں گی اور ایسا ہوا تو میں موت کو منہ لگانا پسند کروں گی ہانیہ نے مرتضی کا کالر پھوڑا اور کچن کی طرف بھاگ گئی ۔۔

مرتضی بھی اس کے پیچھے گیا تھا ۔

کیا ہوا اتنا پریشان کیوں ہو مرتضی آج پانچ سال بعد ارمان نے مرتضی کو مخاطب کیا تھا ۔۔

ارمان بھائی ہانیہ پلیز اسے سمجھائیں میں اسے مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا مرتضی بچوں کی طرح ارمان کے گلے لگ کر رو رہا تھا

۔۔

کیا کہہ رہے ہو ہوش میں تو ہو اپنی بہن کے لئے ایسے الفاظ ارمان سے برداشت نہیں ہوئے ۔۔

آپ چلیں میرے ساتھ سمجھائیں اسے مرتضیٰ نے بھاگتے ہوئے کچن تک کا سفر عبور کیا ۔۔
ہانیہ کے ہاتھ میں پکڑی چھوری دور پھینکی اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا ۔

بیوقوف لڑکی کیا کرنے لگی تھی تم مرجاتا میں بھی سب کو نظر انداز کئے مرتضیٰ ہانیہ کو خود میں بیچ کر کھڑا تھا ہانیہ کی سسکیاں اونچی ہوتی جا رہی تھی ۔۔

ارمان نے گل کی طرف دیکھا تو وہ آنکھوں میں آنسو لئیے مسکرا رہی تھی ۔۔

ویل ڈن لو برڈز کوئی تو ہے جو سینہ ٹھوک کر اپنی محبت بیان کر رہا ہے پر یار میں نے سوچا تھا پانچ سالوں میں تم دونوں سب سنبھال چکے ہو گے لیکن تم دونوں تو وہیں ہی ہو کیوں آپنی گل نے ثمن کو آنکھ مار تے ہوئے کہا ۔۔

توبہ ہے میری نظروں کے سامنے یہ سب کیا چل رہا ہے ارمان نے سخت لہجے میں کہا ۔

اسے محبت کہتے ہیں مسٹر کھڑوس جو کم سے کم آپ کے بس کی بات نہیں ہے گل نے جتنا قی نظروں سے ارمان کو دیکھا اور ہانیہ کو خود کے ساتھ لگا لیا ۔۔

میری جان کچھ نہیں ہو گا شازل بھائی کیف سے عشق کرتے ہیں اسے کیسی قیمت پر بھی نہیں چھوڑیں گے اور تم اس ڈرپوک چوزے کی ہی دلہن بنو گی وہ بھی بہت جلد گل نے مرتضیٰ کو چھیڑتے ہوئے کہا ۔

ڈرپوک نہیں ہوں میں پر یار دادا جی کے سامنے بولا نہیں جاتا ۔۔

کیوں دادا جی کوئی جن ہیں یا بھوت کچن کے باہر کھڑے دادا جی نے رعب دار آواز میں کہا ۔۔

سب ایسے چپ ہوئے جیسے سانپ سو نگھ گیا ہو ۔۔

اس جمعہ کو مرتضیٰ اور ہانیہ کا نکاح ہے اور کل ہی ہم اپنی بہو سے ملنے جائیں گے۔۔

ماضی میں ہم سے بہت غلطیاں ہوئی ہیں ہم وہ دوہرا نہیں چاہتے اور اس الو کے پٹھے کو بھی لندن سے واپس بلاؤ گل وہاں جا کر بیٹھا ہے اور تم ادھر آؤ ان کا اشارہ ارمان کی طرف تھا جو کب سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا راستہ ملتا تو وہاں سے جاتا۔۔

دادا جی کا اشارہ خود کی طرف دیکھتے ہی ارمان چلتا ان کے پاس گیا اور ان کے گلے لگ گیا۔
ایم سوری میں کبھی کچھ غلط نہیں کروں گا سب صحیح کر دوں گا وعدہ کرتا ہوں آپ سے ارمان نے مضبوط لہجے میں کہا۔
گل سب کو ایک ساتھ دیکھ کر بہت خوش تھی لیکن آگے آنے وقت سے وہ بہت پریشان تھی جیسے وہ خود بھی نہیں جانتی کیا ہونے والا ہے ہادی چاچو آپ کو آنا ہی ہو گا گل اپنے کمرے میں جاتے ہوئے گہری سوچ میں مبتلا تھی۔۔۔

گل نے کئی بار ہادی کو کال کی لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔
چاچو پلیز کال پک کریں گل نے نم لہجے میں خود سے کہا۔
کیا کروں میں فون کیوں نہیں اٹھا رہے چاچو اے میرے اللہ سب ٹھیک ہو گل کو پریشانی ہو رہی تھی۔۔
ایک آخری بار فون کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔

گل نے پھر سے کال کی تو پہلی بیل پر ہی فون ریو ہوا۔

چاچو۔۔۔ گل کے لب بے ساختہ ہلے۔

جی چاچو کی جان سوری میرا بچہ آئی سی یو میں تھا مسٹر مائیکل کی سرجری تھی جس میں تمہیں میرے ساتھ ہونا چاہیے تھا نکمی لیکن تمہاری جگہ ہمیشہ کی طرح تمہاری پیاری بہن گل میں ساتھ تھی ہادی نے ایک بار میں ہی سب گل کو بتا دیا۔۔
گل ہادی کو سن رہی تھی پتہ نہیں کیوں اس میں کچھ بولنے کی ہمت نہ رہی۔

گل بیٹا کچھ تو بولو سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔

چاچو۔۔۔ پلیز۔۔۔ واپس۔۔۔ آ۔۔۔ جائیں۔۔۔ آپ۔۔۔ کی۔۔۔ گل کو۔۔۔ آپ کی ضرورت۔۔۔ ہے سکیوں کہ درمیان گل نے بہت مشکل سے اپنی بات مکمل کی۔

بیٹا ہوا کیا ہے بتاؤ مجھے ہادی بھی کافی پریشان ہو گیا اور اس کے ساتھ کھڑی اہنجل بھی سب ٹھیک ہونے کی دعا کر رہی تھی۔

سب۔۔ بہت۔۔ پیار کرتے ہیں چاچو۔۔ مجھ سے۔۔ میں۔۔ کیسی۔۔ کو بھی چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔۔ میں۔۔ غلط تھی۔۔ آپ جو بولو گے میں۔۔ کروں گی۔۔ چاچو پلینز واپس آ۔۔ جاو۔۔ پلینز۔۔ گھنٹوں کے بل زمین پر بیٹھے گل بے تحاشہ رو رہی تھی۔۔

کچھ نہیں ہو گا تمہیں ایک معمولی سی سرجری ہے گل سب ٹھیک ہو جائے چپ بکل چپ اور میں آجاؤ گا واپس پریشان نہیں ہو۔ ہادی نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

تو اب یہ بتاؤ ارمان سے بات ہوئی۔۔ ہادی نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

نام نہ لیں ان کا چاچو بہت تنگ کرتے ہیں مجھے جب سے آئی ہوں بس مجھے پریشان کر رہے ہیں آپ آجاؤ بس پتہ ہے اب برداشت نہیں ہوتا روز روز کا یہ سر درد گل نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

ہاں سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے اور ایک گڈ نیوز دوں تمہیں ہادی نے مسکراتے ہوئے کہا گل فون پر بھی اس کا مسکرانا محسوس کر سکتی تھی۔۔

جی بتائیں گل نے مدھم لہجے میں کہا۔۔

پہلے زمین سے اٹھو اور اوپر بیٹھو شاہاش ہادی بھی گل کی رگ رگ سے واقف تھا۔۔

گل اب نارمل ہو چکی تھی اس لئے خود کو سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن اچانک چکر آنے کی وجہ سے اپنا بیلنس برابر نہیں رکھ پائی گر گئی۔۔

کیا کرتی ہو تم زہ جو خیال ہو تمہیں گر جاتی ابھی۔۔۔

اس سے پہلے گل زمین پر گرتی ارمان اسے اپنی مضبوط بازوؤں میں تھام چکا تھا۔۔

گل کا دھیان اپنے فون کی طرف تھا کہیں ارمان نے۔۔ اف ایسا نہیں ہو سکتا ارمان کچھ نہیں سن سکتے گل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوئی۔۔

کیا ہے اب ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جانتا ہوں بہت پیارا ہوں ارمان نے گل کو اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ بھوڑیں مجھے۔۔ کوئی آجاے گا گل نے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا جو کھلا ہوا تھا۔۔

تو آجاے کوئی بھی اپنی بیوی سے رومس نہیں کروں گا تو کیا محلے کی عورتوں سے کروں گا مسز ارمان۔۔ ہاں بولو ارمان

نے اس کا رخ اپنے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔

اس سے پہلے ارمان کچھ اور کہتا اس نے ارمان کے منہ پر ہاتھ رکھ کر فون کی طرف اشارہ کیا جہاں ہادی یقیناً سب سن رہا تھا

--

ہیلو چاچو میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں ابھی کام ہے ضروری گل نے نظریں جھکائے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا --

اوکے بیٹا وہ کام بھی ضروری ہے اور میں بھی زرہ تمھاری چاچی صاحبہ کو ٹائم دے دوں ہادی نے مسکراتے ہوئے کہا

--

کیا -- آپ نے انجل کو میری چاچی کہا

I am very happy for you

ہاں جی ہم دونوں ساتھ ہی آئیں گے انشاء اللہ بہت جلد ہادی نے انجل کو اپنے باہوں کے حلقے میں لیتے ہوئے کہا جس سے وہ شرماتی ہوئی ہادی کے گلے لگ گئی --

اوکے اللہ حافظ گل نے مسکراتے ہوئے موبائل فون بیڈ پر پھینک دیا اور غصے بھری نظروں سے ارمان کو دیکھنے لگی

--

کتنی بار کہا ہے میں نے نہ آیا کریں میرے پاس مجھے الجھن ہوتی ہے آپ کی موجودگی میں گل نے ارمان کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے یہ بات ادھر میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہو کہ تمھیں میری قربت سکون کی بجائے الجھن دیتی ہے -- کہو میرے پاس آنے سے تمھیں کوئی فرق نہیں پڑتا -- کہو گل کہ آج بھی میرے پاس آنے سے تمھاری دھڑکن تیز نہیں ہوتی ارمان نے گل کے بندھے ہوئے بال کھولے اور اس کے بالوں میں اپنا منہ چھپاتے ہوئے کہا --

ارمان کی قربت ویسے بھی گل کو بے حال کر دیتی تھی لیکن وہ چاہ کر بھی کمزور نہیں پڑ سکتی تھی --

نہیں ملتا مجھے سکون -- نہیں پڑتا مجھے کوئی فرق پلیر ارمان جائیں گل نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کرتے ہوئے کہا --

جیسے ہی گل نے ارمان کے سینے پر ہاتھ رکھا اسے یوں محسوس ہوا جیسے ارمان کا دل ابھی باہر آجائے گا -- گل کیسے دور کروں خود کو تم سے یہ دل ہمیشہ سے تمھاری قربت چاہتا ہے ارمان نے گل کے کان کی لو چھوتے ہوئے کہا --

پلیر ارمان -- مت کریں ایسا گل کی آوازیں نمی ارمان صاف محسوس کر سکتا تھا --

گل یار بس بھی کرو کب تک اس طرح کا رویہ رکھو گی میرے ساتھ ارمان نے بے بسی سے گل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لپیٹتے ہوئے کہا۔۔۔

میرا رویہ بالکل درست ہے مان میں کیسی کی ان چاہی محبت بن کر نہیں رہنا چاہتی اور میں نے سنا ہے کیسی کی چاہ کے بغیر .. اس کی زندگی میں داخل ہونا سوائے اذیت کے کچھ بھی نہیں دیتا

پاگل لڑکی کس نے کہا تم سے کہ تم میری ان چاہی محبت ہو۔۔

کیسی کے کہنے کی کیا ضرورت ہے اس رات آپ نے خود کہا تھا کہ آپ آمنہ سے۔۔۔۔

اور ویسے بھی ان سب باتوں کا کوئی مطلب نہیں ہے ارمان اور کیا آپ جانتے ہیں

کسی کی زندگی میں وہ غلطی بن کر کبھی بھی شامل نہ ہوں جس کے بعد آپ تا عمر خاموش بددعاؤں کے حصار میں آجائیں یہ خاموش بددعاؤں بہت اوپر تک جاتی ہیں اور پھر انسان کو نہ مرنے دیتی ہیں اور نا ہی جینے دوسروں کی زندگی میں شامل ہی ہونا ہے تو وہ خوبصورت احساس بن کر شامل ہوں جو ہوا کی طرح ہر وقت گھیرے رکھے ہمار کی طرح چلے جانے کے بعد بھی یاد آتی ہے تو دل کو اپنی یادوں کی مہک سے معطر اور پھول کی طرح کھلا دے ایسی زندگی جیو کہ زندگی ختم ہو جائے پر کردار زندہ رہے ہر کسی کے دل میں اور دعاؤں کے حصار میں زندہ رہیں نہ کہ کسی کی خاموش بددعاؤں میں پلیز ارمان مجھے مجبور نہیں کریں گل نے غم آنکھوں سے کہتے ہوئے رخ موڑ لیا۔۔۔۔

اور اگر میں کہوں کہ ہم دونوں کے درمیان کوئی تیسرا تھا ہی نہیں کبھی پھر۔۔ پھر کیا جواب ہو گا تمہارا ارمان نے گل کے بازوؤں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ ہرٹ کر رہے ہیں مجھے مان اس نے ارمان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

او کے ریکس ارمان نے گل سے دو قدم کا فاصلہ بناتے ہوئے کہا۔۔

گل باجی آپ کو شازل بھائی بلا رہے ہیں کہہ رہے ہیں کھانا کھالیں ملازمہ نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا۔ انہیں کہو مجھے بھوک نہیں ہے بہت نیند آرہی ہے مجھے گل نے بنا ملازمہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور خود کو مصروف ظاہر کرنے لگی۔۔

بچھا باجی میں کہہ دیتی ہوں اور ارمان بھائی تو آرہے ہیں نا آپ کو بلایا ہے شازل بھائی نے ملازمہ نے وہیں کھڑے کہا

۔۔

ہاں اس کو کہو میں آتا ہوں۔۔

بچھا بھائی میں کہہ دیتی ہوں۔۔ ملازمہ وہاں سے چلی گئی

ملازمہ کے جاتے ہی ارمان نے سب سے پہلے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور فون پر کچھ ٹائپ کرنے لگا۔۔

ملازمہ نے اگر سب کو بتا دیا کہ گل سوچکی ہے اسے بھوک نہیں ہے اور ارمان آرہا ہے
سب کے ساتھ باتوں میں مصروف شازل کے موبائل کی سکرین روشن ہوئی اور اسے ارمان کا میج موصول ہوا۔
سوری سالے صاحب تم آج کیلئے ہی کھانا کھاؤ مجھے آج تمہاری بہن کو منانا ہے اور خبردار اگر اب کیسی کو بھی ادھر
آنے دیا۔۔

آل دی بیسٹ ڈئیر دلہا بھائی شازل نے مسکراتے ہوئے میڈن کا جواب دیا اور کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔
میں دیکھتی ہوں گل کو طبعیت تو ٹھیک ہے اس کی ایسے کیسے سو گئی کھانا کھائے بنا۔۔
ارے امی بیٹھیں یہاں آرام سے کھانا کھائیں گل نے یہاں آنے سے پہلے کھانا کھایا تھا تھک گئی ہے اس لئے سوری
ہے پریشان نہ ہوں آپ۔۔ شازل نے اپنی والدہ کو واپس بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔
پتہ نہیں آج کل کے بچے کیا کرتے ہیں زرہ جو صحت کی پرواہ ہو۔۔۔
بچا بنگم میرے بچوں کے پیچھے نہ پڑیں کھانا کھائیں معارج ملک نے آج بھی اپنے بچوں کی سائیڈ کی تھی اور شازل مسکرا
کر دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

زرتاشا گل۔۔ ارمان نے بہت پیار سے اسے پکارا۔۔
آپ گئے نہیں ابھی تک میں نے سونا ہے صبح سے ڈیوٹی جوائن کرنی ہے میں نے تھک گئی ہوں سونا چاہتی ہوں گل
نے بنا پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔
تم جانتی ہو گل میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں ارمان نے گل کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔۔
گل حیرت سے پوری آنکھیں کھولے ارمان کی کسی گئی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔
بیٹھو ادھر آج میں سب کلئیر کر دوں گا۔۔

ارمان اسے بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے کہا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔
تمہیں پتہ ہے میں بچپن سے ہی جانتا تھا تم صرف میری ہو تم مجھے ہمیشہ سے ہی ایڈریکٹ کرتی آئی ہو لیکن وقت نے
میرے اندر اتنی تلخیص بھر دی کہ میں تم سے امی ابو سے سب سے دور ہوتا رہا۔
میں باہر پڑھنے نہیں جانا چاہتا تھا پتہ ہے کیوں۔۔ گل نے نفی میں سر ہلا دیا وہ بہت اطمینان سے بیٹھی تھی کیوں کہ وہ
آج خود سب جانا چاہتی تھی۔۔

کیوں کہ۔۔ میں تم سے الگ ہونے سے ڈرتا تھا تم بہت چھوٹی تھی بہت کیوٹ بکل ڈول جیسی لیکن مجھے جانا پڑا۔۔
میں نے وہاں پہ تمہیں بہت مس کیا غصے کی وجہ سے میں کیسی سے بھی بات نہیں کرتا تھا کیوں کہ مجھے لگتا تھا سب
نے مجھے میری ڈول سے دور کر دیا ہے۔۔

جب میں پڑھائی مکمل کر کے گھر آیا تو تمھیں دیکھتے ہی دل نے چاہا کہ تمھیں اپنا بنا لوں لیکن تم بہت ہی لا پرواہ سی تھی مجھے بکل اچھا نہیں لگتا تھا جب تم ہر بات پر فضول میں ہستی تھی مرتضیٰ سے تمھارا فرینک ہونا بھی اچھا نہیں لگتا تھا مجھے اس لئیے میں بات بات پہ تمھیں ڈانٹتا تھا ۔۔

اور پھر ہماری شادی کی بات چلنے لگی میں بہت پریشان رہتا تھا کیوں کہ مجھے اپنے غصے پر قابو نہیں رہتا تھا تم بہت نازک تھی تمھارے درد سے مجھے درد ہوتا تھا ۔۔

میں نہیں چاہتا تھا پوری زندگی تم میری وجہ سے ہرٹ ہو مجھے لگا مرتضیٰ تمھارا ہم عمر ہے تم اس کے کلوز بھی ہو

ارمان آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے مرتضیٰ میرا بھائی ہے ۔۔۔

جاتا ہوں میری سوچ غلط تھی پھر تم نے مجھے اور آمنہ کو ساتھ دیکھ کر سب کو پتہ نہیں کیا کہا مجھے غصہ آیا تم پر شدید کہ تم اس طرح کیسے کر سکتی ہو آمنہ کی اصلیت بھی جانتا تھا میں کہ وہ اچھی لڑکی نہیں ہے ۔۔

بھر میں نے غصے میں شادی کے لئیے انکار کر دیا اور دادا جی ناراض ہو گئے مجھے اسی وقت اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا میں بہت خوش تھا ہمارے نکاح والے دن ۔۔ لیکن ہمارے نکاح کے کچھ دیر بعد آمنہ نے مجھے تمھاری پکس سینڈ کی جس میں تم کیسی لڑکے کے کافی کلوز کھڑی تھی میرے غصے کی انتہا نہ رہی اور میں نے تمھیں وہ سب کہہ دیا ۔۔ کون سی پکس ارمان گل نے بے یقینی سے ارمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔۔

ارمان نے اپنا موبائل نکالا اور اسے وہ تصاویر دیکھائی ۔۔

یہ میں نہیں ہوں ارمان ۔۔ گل نے نم لہجے میں کہا ۔۔

میں جانتا ہوں تم نہیں ہو لیکن اس دن میں نے آمنہ کا غصہ تم پہ نکال دیا ۔۔

شائل مجھے اچھی طرح جانتا تھا اس نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اسے سب بتا دیا جب ہم دونوں نے آمنہ سے پوچھ گچھ کی تو اسے بتایا کہ اس نے جان بوجھ کر ایسا مذاق کیا ہے یقین جانو گل آمنہ کو وہ تھپڑ آج بھی یاد ہو گا جو مجھ سے پڑا تھا اسے ۔۔

میں نے تم سے معافی مانگنا چاہی لیکن تب تک تم نے جانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور میں چاہ کر بھی تمھیں روک نہیں سکا پلیز گل مجھے معاف کر دو میں تھک گیا ہوں مجھے سمیٹ لو ارمان نے گل کے ماتھے سے اپنا ماتھ جوڑتے ہوئے کہا ۔۔

گل آنکھیں بند کئے ارمان کی سانوں کو خود پہ محسوس کر رہی تھی ۔۔

میں نے تمہیں بہت درد دئیے ہیں نہ گل میں وعدہ کرتا ہوں ہر درد کو تم سے دور کر دوں گا اس درد کو بھی جو تمہیں میری وجہ سے سنا پڑا ارمان نے گل کے اپنی باہوں کا حصار بناتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔
ارمان آپ کو کیسے پتا۔۔۔

شش

ارمان نے گل کے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔

سب جانتا ہوں میں تمہارے جانے کے بعد میں ہادی چاچو سے رابطے میں تھا انہوں نے ہی مجھے بتایا کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی جب انہوں نے میرے کہنے پر تمہارے ٹیسٹ کروائے پتہ ہے گل جب مجھے پتہ چلا ہے میں ہر روز جیا ہوں ہر روز مرا ہوں۔۔۔ Blood clot تمہارے سر میں لیکن تم پریشان نہیں ہو پراپر علاج کی وجہ سے اب تمہاری نارمل سرجری ہوگی اور پھر تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔
گل نے ارمان کی شرٹ اپنی مٹھی میں جکڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور اس کے سینے سے لگ کر رونا شروع کر دیا۔۔۔

بہت برے ہیں آپ ارمان بہت زیادہ گل نے روتے ہوئے ارمان کے سینے پر پنج مارتے ہوئے کہا۔
ہاں اور اس برے ارمان سے تم بہت محبت کرتی ہو ہے نا ارمان نے اپنے لبوں سے گل کے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔

جی نہیں میں محبت نہیں کرتی آپ سے گل کو جیسے ہی اپنی پوزیشن کا احساس ہوا وہ فوراً ارمان سے دور ہو کر بولی۔۔۔
پچھا اسی لئے یہ رنگ اپنے دل کے اتنے پاس رکھی ہوئی ارمان نے گل کے گلے میں ڈالی ہوئی چین باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

ارمان کے انگلیوں کا لمس محسوس کرتے ہی گل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔۔۔
اب جائیں آپ یہاں سے سن لی ہے میں نے آپکی ساری باتیں مجھے سونا ہے۔۔۔ گل نے تکیہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ غلط بات ہے یار میں نے اتنا کچھ کہا ہے تم تو کہو ارمان نے گل کو لیٹتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا۔
مجھے کچھ نہیں کہنا شب بخیر گل نے اپنی بازو آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہا لیکن اس کے ہونٹوں پر پھیپے مسکراہٹ دیکھ کر ارمان بھی مسکرا دیا۔۔۔

پچھا ٹھیک ہے چلا جاتا ہوں لیکن ایک ادھورا کام مکمل کرنے کے بعد ارمان آہستہ سے گل پر جھکا اور اپنی سانسیں گل کی سانسوں میں اتارنے لگا۔۔۔

گل نے بہت کوشش کی ارمان کو خود سے دور کرنے کی لیکن وہ جتنی مزاحمت کر رہی تھی ارمان کے لمس میں اتنی ہی شدت آ رہی تھی۔

جب ارمان کو گل کی طرف سے کوئی مزاحمت محسوس نہ ہوئی تو وہ پیچھے ہوا گل نے ناراض نظروں سے ارمان کی طرف دیکھا اور تیز تیز سانس لینے لگی۔۔

سوری میری جان ارمان نے اٹکھارتے ہوئے کہا۔۔

شرم اور غصے سے گل کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔

چلو اب تم آرام کرو میں تھوڑی دیر میں یہاں سے چلا جاؤں گا ورنہ سب کے سوالوں کے جواب دینے پڑیں گے ارمان نے گل کے ساتھ لیٹتے ہوئے کہا۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ جائیں نہ آپ تو زیادہ ہی فری ہو رہے ہیں۔۔

ہاں تو میری اپنی بیوی ہے تمہیں کیا ہے چلو سو جاؤ میں چلا جاؤں گا سچ میں اور بے فکر رہو کچھ بھی نہیں کروں گا ارمان نے گل کا سر اپنے سینے پر رکھا اور اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار کر دیا۔۔

گل نے سراٹھا کر ارمان کو گھورنا چاہا لیکن وہ آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔۔

سو جاؤ ایسے نہیں گھورو صبح ڈیوٹی جو اُن کرنی ہے تم نے اور میرے سٹاف میں کوئی لیٹ پہنچے میں برداشت نہیں کرتا ڈاکٹر گل۔۔

واٹ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ میں آپ کے ساتھ۔۔ اونو چاچو کہہ رہے ہیں دیا آپ نے گل نے رونے والی شکل بناتے ہوئے کہا۔

ارمان کے سینے پر سر رکھے اسے پتہ ہی نہیں چلا کب سوچتے سوچتے وہ گہری نیند میں چلی گئی۔۔

کچھ دیر بعد ارمان نے گل کو خود سے دور کر کے اپنے روم میں جانا چاہا تو گل نے ارمان کے گرد بازو حائل کر کے خود کو اس کے قریب کر لیا پلیمز مان نہیں جائیں ارمان نے چونک کر گل کی طرف دیکھا لیکن وہ مکمل نیند میں تھی۔۔

پاگل لڑکی خود بھی نہیں جانتی کہ مجھ سے کتنی محبت کرتی ہے

ارمان نے مسکراتے گل کے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور اسے خود میں بیچ کر آنکھیں موند لیں۔ جو بھی تھا ان کہ درمیان ایک جائز رشتہ تھا۔۔

کتنا غلط کیا ہے میں نے اس آفیسر کے ساتھ۔ لیکن اس کی بھی غلطی ہے ایسے کون سب کے سامنے کیسی کا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔ پر جو بھی تھا مجھے اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔۔ پتہ نہیں اب وہ آفیسر کیا کرے گا۔۔

کیف جب سے حویلی آئی تھی وہ مسلسل شانل کے بارے میں سوچ رہی تھی ۔۔

میں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں اچھا ہی ہے صحیح سے سمجھا دیا اسے اب دوبارہ میرے سامنے آنے کی ہمت نہیں کرے گا وہ کیف نے سب خیال زمین سے جھٹکے اور کبرڈ کی جانب بڑھی ۔۔
اپنے لئیے جیسے ہی آرام دہ سوٹ لے کر پلٹی اس کی نظر سامنے رکھی جیکٹ پر پڑی ۔۔
آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی کیف صوفے کے قریب پہنچی اور جیکٹ اٹھالی ۔
یہ کس کی ہو سکتی ہے کیف نے بے اختیار ہی جیکٹ اپنے ناک کے پاس کی جیسے دل میں آئے وہم کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہو ۔

شانل ۔۔

کیف کے لب آہستہ سے بے اور اگلے ہی پل اسے کیسی کی موجودگی کا احساس ہوا ۔۔
اسنے پلٹ کر دیکھا تو شانل کو اپنے قریب کھڑے پایا ۔۔
تم ۔۔ میرا مطلب ہے آپ ۔۔ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ آپ اندر کیسے آئے کیف نے بند دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

دوبارہ سے کہو کیا کیا تم نے شانل نے مسکراتے ہوئے عجیب سی فرمائش کی ۔
آپ اندر کیسے آئے کیف گھبراتے ہوئے کہا

نہیں یا اس سے پہلے شانل نے دو قدم آگے بڑھائے ۔ کیف نے دو قدم پیچھے کی طرف کئے ۔۔
آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ کیف خود کو جتنا بھی بہادر کہے لیکن اس وقت اسے عجیب سا ڈر لگ رہا تھا ۔۔
نہیں اس سے پہلے کیا کیا تھا تم نے ۔۔ مطلب جب میں یہاں نہیں تھا تمہیں ایسا لگا کہ میں یہاں نہیں ہوں اس وقت کیا کہا تھا تم نے ۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں پی وی کے تو نہیں آئے جب سے آئے ہیں عجیب باتیں کئیے جا رہے ہیں اسنے مضبوط لہجے میں کہا ۔۔

یار میں جب یہاں آیا تو میں نے سنا تم میرا نام لے رہی تھی پلیز ایک بار بھر سے میرا نام لو شانل کو خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے لیکن اس کا دل چاہا وہ بار بار کیف کے منہ سے اپنا نام سنے ۔۔
آپ پاگل ہو گئے ہیں جائیں یہاں سے رات کے اس پہر آپ کو کیسی نے میرے ساتھ دیکھ لیا تو بہت برا ہوگا ۔۔

میری عزت کی زدہ برابر بھی پرواہ ہے تو پلیر چلے جائیں کیف نے کھوئے کھوئے نم لہجے میں کہا۔
 اچھا ٹھیک ہے جا رہا ہوں لیکن پلیر رونا بند کرو شازل نے اس کے آنسو صاف کرنے چاہے لیکن کیف نے اس کا
 ہاتھ جھٹک دیا۔۔

آپ کو کوئی حق نہیں ہے اب جا سکتے ہیں آپ کیف نے غصے سے کہا۔۔
 جانتا ہوں میرا تم پر کوئی حق نہیں ہے لیکن بہت جلد میں اپنے سارے حق وصول کر لوں گا تیار رہنا کل میرے نام کی
 آنگوٹھی تمہارے ہاتھ کی زینت بنے گی اور ہو سکتا ہے کل سے تم صرف میری اور صرف میری ہی ہو جاؤ شازل نے
 آگے بڑھ کر کیف کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔
 اور یہ جیکٹ تم رکھو اپنے پاس میرے پیار کی پہلی نشانی سمجھ کر جیسے میں نے رکھی ہے تمہاری نشانی شازل نے اپنے
 گال پر ہاتھ رکھا کیف کو اپنا مارا گیا تھپڑ یاد آیا۔۔
 بدلہ لینے کے لیے کر رہے ہو یہ سب میرے ساتھ
 میں معافی مانگتی ہوں پلیر مجھے معاف کر دو کیف نے اپنے ہاتھ جوڑنے چاہے اس سے پہلے ہی شازل نے اس کے
 ہاتھ تھام لیے۔۔
 بدلہ نہیں محبت۔۔
 شازل نے کیف کے ہاتھوں کو پیار سے چھوا اور مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔
 کیف وہیں بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دے کر رودی۔۔

یہ ایک خوبصورت صبح تھی شازل بہت خوش تھا ساری رات اس نے کیف کو سوچتے ہوئے گزاری تھی۔

سو تو کیف بھی نہ سکی تھی ساری رات رونے اور جاگنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوج گئی تھی۔

صبح سے کئی بار ملازمہ آکر اس کا دروازہ دیکھ چکی تھی جو کہ ہنوز بند تھا۔

حویلی کے سب ملازم کیف سے بہت محبت کرتے تھے۔

چوہدری صاحب دیکھیں کیف بی بی نے ابھی تک دروازہ نہیں کھولا پریشانی ہو رہی ہے ایک بار دیکھ لیں۔

جب فریدہ بی (ملازمہ) سے صبر نہ ہوا تو چوہدری ثار علی کے پاس چلی گئی۔

اٹھ جائے گی پریشان نہیں ہو چوہدری ثار نے اخبار اپنے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا۔

وہ اسے کبھی نہیں کرتی ایک بار اگر آپ دیکھ لیتے تو۔۔۔ پچھا ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔

کیف بیٹا دروازہ کھولو۔۔ مسلسل دروازہ بجانے سے بھی کیف نے کوئی جواب نہ دیا تو چوہدری صاحب بھی پریشان ہو گئے اور ملازمہ سے کہہ کر ڈوپلیکیٹ چابی منگوائی۔۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے ان کے قدم بے ساختہ کیف کی طرف بڑھے جو ابھی بھی نیچے زمین پر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔

کیف بیٹا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے آج کافی عرصے بعد چوہدری ثار نے کیف کو یوں پیار سے مخاطب کیا تھا۔ کیف نے سر اٹھا کر دیکھا تو انہیں وہ منظر یاد آیا جب عدیل اس دنیا سے گیا تھا اور کیف کی حالت دیکھ کر انہیں بہت افسوس ہوا۔

کب تک اس طرح آسو بہاتی رہو گی کتنی بار کہا ہے ہے جانے والوں کو کوئی روک نہیں سکتا میری بچی کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی اٹھو اور اوپر بیٹھو۔

#Just Believe In Success

تم کیا کر رہی ہو جاؤ ناشتہ لے کر آؤ آج ہم اپنی بیٹی کے ساتھ ناشتہ کریں گے۔

ملازمہ کے جاتے ہی کیف کی آنکھیں بھیگنے لگی اور چوہدری ثار بھی اسے کافی کمزور لگے۔

مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کو غلط سمجھا مجھے لگا آپ بھی اسحاق کے ساتھ۔۔

کیف نے شرمندگی سے نظریں چرائی وہ اب تک چوہدری نثار کو غلط سمجھتی آئی تھی لیکن شازل نے اسے بتا دیا تھا کہ چوہدری نثار کا اس سب سے کوئی تعلق نہیں۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا میں شکر گزار ہوں اس آفیسر کا جس نے ہم سب کے لئے اتنا کچھ کیا۔

شازل کا ذکر آتے ہی کیف کا دل گھبرانے لگا۔

مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔

ہاں بیٹا ہم بہت ساری باتیں کریں گے پہلے آپ تیار ہو جاؤ ممان آنے والے ہوں گے ان کا لہجہ مدہم تھا جس میں سنجیدگی کا عنصر نمایاں تھا۔

آپ کو۔۔ مطلب آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔ آپ جانتے ہیں میں نے صرف عدیل سے محبت کی ہے میں اس کی جگہ کیسے کیسی کو دے دوں بابا پلیز آپ ان کو منا کر دیں میں عدیل سے بیوفائی نہیں کر سکتی۔

کوئی بیوفائی نہیں ہے بیٹا ہر انسان کو اسکی زندگی میں آگے بڑھنا پڑھتا ہے کب تک اس طرح اکیلی رہو گی تمہیں دیکھ دیکھ کر میرا خون جلتا ہے مجھے فخر ہے برسوں پہلے جو میں نے فیصلہ کیا اس کی تم نے لاج رکھی ہے آج میں ہی تم سے کہہ رہا ہوں ایک باپ بن کر تمہیں اس حویلی سے رخصت کروں گا اور یقیناً جانو تم شازل کے ساتھ بہت خوش رہو گی بہت اچھا اور نیک لڑکا ہے۔

مجھے پسند ہے وہ اور اسکے آگے کا اختیار میں تمہیں دیتا ہوں بیٹا اچھے سے سوچ کر فیصلہ کرنا۔۔

زندگی میں اگر ہم سفر چننے کا اختیار ملا تو صرف اُس کی خوبصورتی پر نہ جانا، بلکہ ایک مہجور انسان کا انتخاب کرنا۔۔۔۔

وہ انسان جسے صحیح غلط کا پتہ ہو،

جو جانتا ہو کہ آپ کو اچھا برا کیا لگتا ہے اُس کے مطابق خود کو ڈھال لینے کا ہنر رکھتا ہو۔

وہ جو آپ کو نماز قرآن و سنت کا درس دے

علم کھنے کے ساتھ ساتھ خود بھی عمل کرنے کا جذبہ رکھے اور آپ کو بھی تلقین کرے،

وہ جو خود کو صرف آپ کے لئے پابند رکھے،

وہ جسے کسی کے الفاظ متاثر نہ کریں،

جو صرف آپ کے لئے جینا جانتا ہو جو باکردار ہو۔

بات صرف یہ ہے کہ آپ کو جب کبھی اختیار ہو تو

ایسا کرنا۔۔۔۔۔

بنا اختیار کے تو کچھ نہیں ہوتا ناں،

بنا اختیار کے تو ہم خالی ہاتھ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

بیٹا میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے لئے محبت دیکھی ہے میں چاہتا ہوں تم خوش رہو اور ہو سکتا ہے عدیل کو بھی خوشی ملے کہ اس کی کیف کو ایک چاہنے والا اچھا ہمسفر ملا ہے۔

جس بھل اسکو وہ زندگی دے گا جو عدیل دینا چاہتا تھا ایک خوشیوں بھری زندگی۔۔

کیف کے پاس الفاظ نہیں تھے کہ کچھ بولے اس لئے دوبارہ سرگھٹنوں میں رکھا اور آنسو بہا دئے

#Just Believe In Success

ملک ویلا میں خوشی کا سماں تھا جہاں مرتضیٰ اور ہانیہ کو انکی محبت مل رہی تھی وہیں سب کیف کے گھر جانے کی تیاری کر رہے تھے۔

ارے کوئی میری بیٹی کو بھی اٹھا دے کب سے سوئے جا رہی صبح سے نہیں دیکھا اس کو میں نے معارج ملک نے اپنی بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بہت بار اٹھا چکے ہیں لیکن محترمہ دوازہ کھولیں تب نہ میں تو خود پریشان ہو چکی ہوں۔

کیوں بھی چلو ہم دیکھتے ہیں اپنی بچی کو شاید طبعیت خراب ہو جب سے آئی ہے ڈھیلی ڈھیلی سی ہے اور کمزور بھی ہو گئی ہے صفر ملک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

بابا آپ رہنے دیں میں دیکھتا ہوں معارج ملک بھی اپنی بیٹی کو لے کر پریشان تھے۔۔

اباجی آپ نے ارمان کو دیکھا ہے کہیں نظر نہیں آ رہا گل سے تنگ کر کے رکھا اس لڑکے نے ہسپتال بھی فون کیا وہاں پر بھی نہیں شارق ملک بھی اپنے بیٹے کی لا پرواہی کو کوستے ہوئے ہال میں داخل ہوئے۔

اسکا پتہ نہیں کہاں رہتا ہے بھئی تم دونوں بھی کچھ سوچو گل اور ارمان کے نکاح کو پانچ سال ہو گئے ہیں ان کی رخصتی کی رسم کب ادا کرنی ہے۔ اسے لگام گھوڑے کو میری بچی ہی قابو کرے گی۔۔

جی بکل صحیح کہا داداجی آپ نے میں تو کہتا ہوں یہ نیک کام بھی جلدی ہی کر دیں۔ شازل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ آجائیں ہم گل کو دیکھتے ہیں شازل سمیت سب کا رخ گل کے کمرے کی طرف تھا۔

گل نے کسماتے ہوئے آنکھیں کھولی تو خود کو ارمان کے بازوؤں میں قید پایا۔

اوف میرے خدا یا گل نے ارمان کو پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن اسکے کسرتی بازوؤں نے گل کو خود میں جکڑ رکھا تھا

--

بھرپور مزاحمت کے بعد بھی جب ارمان پیچھے نہ ہوا تو اس نے تھک کر سر ارمان کے سینے پر رکھ دیا۔۔

مجھ سے دور ہونے کی کوشش نہیں کیا کرو میری جان تم بہت نازک ہو ارمان نے گل کے بالوں پر اپنے لب رکھے۔

آپ جاگ رہے ہیں بہت برے ہیں آپ چھوڑیں مجھے۔۔۔ گل کی آواز اس کے حلق میں اٹک گئی جب بار سے
صفر دملک اور ان کے ساتھ باقی سب کی آواز آئی۔

گل بیٹا کتنا سونا ہے دس بج رہے ہیں شاہباش دروازہ کھولو۔۔
ارمان اب کیا کریں۔۔ کیسی نے ہمیں ساتھ دیکھ لیا تو۔۔
تو میاں بیوی ہیں ہم ارمان نے گل کو اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہا۔

یہ مذاق کا وقت نہیں ہے اور میں نے ڈیوٹی جوائن کرنا تھی آج۔۔ گل نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔

کیا یاد اس نہیں ہو دیکھو کتنی پیاری صبح ہے تم اور میں ساتھ ہیں میں چاہتا ہوں میری زندگی کی ہر صبح اتنی ہی حسین ہو
۔۔ اس لئے میں چاہتا ہوں آج ہی دادا جی سے

رخصتی۔۔۔

شش۔۔

پلیز ارمان ابھی نہیں میں خود نہیں جانتی میری زندگی کتنی ہے جب تک سرجری نہیں ہو جاتی تب تک۔۔۔ گل کی
آنکھوں سے آنسو نکلتے ہوئے ارمان کے چہرے پر گرے۔۔

#Just Believe In Success

چپ بکل چپ ایسی باتیں نہیں کرتے میں کچھ نہیں ہونے دوں گا اپنی جان کو ارمان نے گل کی آنکھوں سے آنسو چھنتے
ہوئے کہا۔۔

گل بیٹا۔۔

اوف یاریہ لوگ ہم دونوں میاں بیوی کو رونس نہیں کرنے دیں گے مجال ہے جب سے تم آئی ہو تمہیں اکیلا چھوڑا ہو چلو میں دروازہ کھولتا ہوں تاکہ ہمیں ساتھ دیکھ کر انہیں ہمارا زہ ساتو احساس ہو ارمان نے گل کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے کہا ۔۔

بری بات ہے چلیں آپ کہیں چھپ جائیں میں دروازہ کھولتی ہوں گل نے دوپٹہ شانوں پر ڈالتے ہوئے کہا ۔۔

بچھا ٹھیک ہے ایک شرط پہلے مجھے میری مارنگ کس کو ارمان نے کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا ۔

بہت بے شرم ہیں آپ ابھی اگر شانل بھائی دروازہ توڑ کر اندر آ گئے نہ ساری عاشقی نکل جائے گی دور ہوں اور ادھر واشروم میں جا کر چھپ جائیں گل نے ارمان کے بازو پر پنچ مارتے ہوئے کہا ۔

شکر ہے تمہارے کھڑوس آفیسر بھائی کی شادی ہو رہی ہے ورنہ مجھے تو لگتا تھا ہمارے بچوں کی حسرت رہ جائے گی کیسی کو مومانی جان کہنے کی ارمان نے دانت نکالتے ہوئے کہا اور گل نے شرم سے نظریں جھکا لی ۔۔

پلیز اب جائیں گل نے ارمان کو واشروم کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا ۔۔

گل نے خود کو ریلکس کیا اور دروازہ کھول دیا ۔۔

بیٹا کیا ہو اوروازہ کیوں نہیں کھول رہی تھی ۔۔

سب کو پریشان دیکھ کر گل کو کافی شرمندگی ہوئی ۔۔

سوری داداجی میں سو رہی تھی ٹائم کا پتہ نہیں چلا گل نے سر جھکاتے ہوئے کہا ۔۔

کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے تمہاری شانل نے آگے بڑھتے ہوئے کہا ۔

جی بھائی ٹھیک ہوں ۔۔

اب ڈیوٹی پر کل سے جانا ایسا کرو جلدی سے تیار ہو جاؤ تم بھی ہم سب کے ساتھ چلو معارج ملک نے اپنی بیٹی کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔

بابا مجھے بھوک لگی ہے پہلے ناشتہ کر لوں اور آپ سب کھڑے کیوں ہیں آئیں نہ اور بڑے بابا میں ناراض ہوں آپ سے گل نے شارق ملک کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

کیوں ہماری بیٹی ناراض کیوں ہے ہم سے شارق ملک نے گل کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھا۔۔

آپ سارا دن آفس رہتے ہیں مجھے یاد بھی نہیں کرتے آج ہم سب سارا دن ساتھ رہیں گے گل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ہاں چلو تیار ہو جاؤ ناشتہ کر لو پھر چلتے ہیں شانل نے بیڈ پر گرتے ہوئے کہا
چلو ہم لوگ چلتے ہیں۔۔
جی دادا جی میں آتی ہوں۔

آپ کو بڑی جلدی ہے کیف سے ملنے کی گل نے پیار سے اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

پچھا گل ارمان کدھر ہے کل سے کچھ پتہ ہی نہیں اس کا۔۔
نہیں بھائی مجھے نہیں پتہ۔

اور تمہیں پتہ ہے سب تمہاری رخصتی کی بات کر رہے تھے میں نے تو صاف کہہ دیا ہے کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی دو تین سال اور رک جائیں۔۔ شانل نے اونچی آواز میں کہا۔۔

شانل ارمان کو دیکھ چکا تھا جب گل بار بار گھبرا کر واشروم کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

بہت کمینا ہے تو تجھ سے امید بھی یہ ہی کی جاسکتی تھی ارمان نے واشروم سے نکلنے سارہی شازل کو غصے سے گھورا

--

تم یہاں کیا کر رہے ہو شازل نے مصنوعی غصے سے کہا۔

ارے میں تو کل رات سے یہیں ہوں اپنی بیوی کے ساتھ ارمان نے شرارتی لہجے میں گل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

گل بتاؤ اپنے بھائی کم میری جان کے دشمن کو کہ میں دو تین سال تو کیا دو تین دن بھی صبر نہیں کر سکتا۔۔

بہت ہی کوئی بیخیرت انسان ہے میرے ہی سامنے میری بہن کو لائن مار رہا ہے شازل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

--

ہاں کیوں کہ تیری بہن میری بیوی ہے ارمان نے ڈھیٹ بنتے ہوئے کہا۔

گل شرمندگی سے نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی اسے ارمان پر شدید غصہ آ رہا تھا۔۔

گل نے کچھ کہنے کے لئے سراٹھایا تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے گل ان دونوں کی شرارت سمجھ چکی تھی اس لئے شرم سے نظریں جھکائے وہاں سے چلی گئی۔۔

اسے اپنے پیچھے دونوں کا قہقہہ سنائی دیا۔۔

کیف بہار کیا آپ کو شازل ملک سے نکاح قبول ہے؟
مولوی صاحب دو مرتبہ اپنا سوال دہرا چکے تھے لیکن کیف کی طرف مکمل خاموشی پا کر چوہدری شار کے ماتھے پر پسینے کی
نہی نہی بوندیں ابھرتی محسوس ہوئی۔

گل نے کیف کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا تو اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں چوہدری تثار کی آنکھوں میں التجاء ہی التجا تھی ۔۔

کیف نے اپنی آنکھیں بند کی تو عدیل کا عکس واضح ہوا میں خوش ہوں تم اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہی ہو ہمارا ساتھ صرف اتنا ہی تھا آنکھیں کھولو اور دل سے اپنے حصے کی خوشیاں سمیٹ لو کیف میں نے تمہیں اپنی محبت سے آزاد کیا ۔۔

مجھے یہ نکاح قبول ہے آنسو آنکھوں کا دامن چھوڑ کر کیف کے چہرے کو بھگور رہے تھے اور وہ بند آنکھوں سے عدیل کو دور جاتا دیکھ رہی ۔۔

جیسے ہی مبارک باد کی آواز اس کے کانوں میں گئی اس کا دل چاہا وہ سب چھوڑ کر یہاں سے چلی جائے نم آنکھوں سے سر جھکائے اس نے سب سے مبارک اور دعائیں لیں ۔

صرف ایک نظر سامنے بیٹھے شخص پر ڈالی جو نجائے کب سے اس کو اپنی آنکھوں کے حصار میں لئیے ہوئے تھا ۔۔

اسکی آنکھوں میں ایک چمک تھی خوشی کی چمک جو اسے کیف کو حاصل کر کے ملی تھی ۔۔

کیف اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب اسے ملازمہ نے آکر بتایا کہ مہمان آگے ہیں اور چوہدری صاحب نے آج ہی نکاح پڑھوانے کی شرط رکھی ہے جیسے شازل اور اس کی فیملی نے بہت خوشی سے مان لیا ہے ۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ دنیا میں ایسے لوگ ہیں جو ایک ایسی لڑکی کو اپنے گھر کی بہو بنا کر لے جا رہے ہیں جو پہلے کیسی اور کی ہو تھی اور شازل ۔۔ وہ تو جب سے اسے ملا تھا اس دن سے ہی اسے حیران کرنے پر تلا ہوا تھا ۔۔

کچھ دیر بعد گل اور کچھ خواتین اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی اور اسے بہت سارا پیار کیا تھا ۔۔

کیف کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اپنی قسمت پر رشک کرے یا روئے ۔۔

کیا سوچا جا رہا ہے کیسے میں مسسز شازل ملک کیف جب اپنے ساتھ ہوئی اس تبدیلی کو سوچ رہی تھی تو شازل نے اس کے پاس آکر سرگوشی ناکما ۔

اس نے گھبرا کر رخ موڑ لیا اور آہستہ سے اپنے صاف کر لئیے ۔۔

آج کے بعد ان آنکھوں میں کبھی آنسو نہ دیکھوں پلنیز یار رویا نہیں کرو میں جانتا ہوں ۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں شازل کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی ارمان وہاں پہنچ گیا ۔۔

یار بہت ہی کوئی چپکو انسان ہے تو کبھی جو مجھے خوش ہونے دے شازل کو شاید ارمان کی یوں مداخلت اچھی نہ لگی ۔۔

بس کر اب زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں بھابھی کے سامنے ارمان نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا ۔۔

کیوں لڑائی شروع کر دی ہے تم دونوں نے پتہ نہیں اللہ نے کیا سوچ کر تم دونوں جیسی اولادیں دی ہیں ہمیں ۔۔

دادا جی وہ ہم ۔۔

چپ خبردار جو دونوں میں سے کیسی نے کچھ کہا اٹھو یہاں سے اور رخصتی کی تیاری کرو ہم آج ہی اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے دادا جی نے کیف کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اسے اپنے پاؤں کچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس

ہوئی ۔۔ #Just Believe In Success

شازل کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا اب وہ ارمان کے گلے لگے خوش ہو رہا تھا جو کچھ دیر پہلے ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے ۔۔

سب بہت خوش تھے کیف نے ناراض نگاہوں سے چوہدری تشار کی طرف دیکھا اور بہت سے شکوے لئیے شازل کے سنگ رخصت ہو کر ملک ویلا میں آگئی جہاں بہت سی خوشیاں اس کی مستحق تھی ۔۔

رات گئے سب ملک ویلے پہنچے تو بچہ پارٹی سب کیف کے ارد گرد بیٹھ گئے اور اپنا اپنا تعارف دیا ۔

مرتضیٰ کا بات بات پر ہانیہ کو چھیڑنا اور ہانیہ کا اسے آنکھیں نکالنا سب ہی انجوائے کر رہے تھے ۔

چلو بچو اٹھو سب اپنے اپنے کمروں میں چلو کل سے گھر میں شادی کی رسمیں شروع ہونی ہے اور کیف بھی تھک گئی ہے اب اسے بھی ریسٹ کرنے دو دادا جی کی آواز پر سب منہ بناتے اپنے اپنے کمروں کی طرف چل دیے ۔

کیف کو بھی تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی وہ ریسٹ کرنا چاہتی تھی لیکن اس سے بھی ضروری وہ شازل کی نگاہوں سے دور ہونا چاہتی تھی جو کب سے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لئیے بیٹھا تھا ۔۔

گل بیٹا کیف کو انکا کمرہ دیکھا دو معارج ملک نے گل کو پکارا ۔۔

جی بابا میں دیکھا دیتی ہوں آؤ کیف ۔۔

گل کیف کا ہاتھ تھامے دائیں جانب کی سیڑھیاں چڑھنے لگی ۔۔

گل ۔۔ کدھر جا رہی ہو شاید آپ بھول گئی ہو میرا کمرہ اس طرف نہیں اس طرف ہے شازل نے اپنے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔۔

#Just Believe In Success

جی بھائی معلوم ہے لیکن جب تک آپ کی شادی

کی ساری رسمیں نہیں ہو جاتی کیف اس کمرے سے لے گی گل شازل نے شازل کو زبان دیکھائی اور کیف کو لے کر چلی گئی

-

یہ کیا بد تمیزی ہے یا ۔۔ دیکھ تو سی کتنا ظلم کر رہے ہیں مجھ پر شازل نے افسردہ ہوتے ہوئے کہا ۔۔

کیا کر سکتے ہیں یا ردادا جی نے بولا ہے تو حوصلہ رکھ ارمان نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا ۔۔

میں تو ابھی اپنی ظالم حسینہ کو جی بھر کے دیکھا بھی نہیں ہے اور یہ لوگ اس طرح کر رہے ہیں کچھ بھی ہو جائے میں اپنی بیوی سے مل کر ہی رہو گا اور ارمان دیکھ تیری بیوی کتنی ظالم بنی ہوئی ہے مجال ہے جو بھائی کی فیلنگز کی قدر ہو ۔۔

ہاں یا ر میری بیوی سچ میں بہت ظالم ہے زرہ سا پاس ۔۔۔
ارمان کے لفظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے شازل کا زور دار پنچ ارمان کو لگا ۔۔

ہائے شکر کر تیرا کوئی سالانہ نہیں ہے ورنہ جتنے مجھے اپنے سالے پہ غصے آتا ہے نہ بس کیا کہوں خود تو مل نہیں سکتا اپنی بیوی سے مجھے بھی دور کر رکھا ہے ۔۔

بیٹا تم بیٹھ کر سوچو زرہ میں اپنی بیوی کے پاس سے ہو کر آتا ہوں قسم سے بہت طلب ہو رہی ہے ارمان نے شوخ ہوتے ہوئے کہا ۔

شازل نے اسے سخت گھوری سے نوازا ۔۔

کیا ہے ایسے کیوں گھور رہا میں تو کہہ رہا تھا گل کو میڈیسن دینی ہے اسے طلب ہے ویسے یا بہت ہی گھٹا سوچ ہے تیری توبہ توبہ ارمان مسکراتا ہوا گل کے کمرے کی طرف چل دیا لیکن جانے سے پہلے شازل کو آنکھ مارنا نہیں بھولا ۔۔

تو رک بتاتا ہوں میں تجھے شازل بھی اس کے پیچھے بھاگا ۔۔

کیف میں جانتی ہوں سب بہت عجیب ہے اور جلدی جلدی میں ہوا ہے تمہیں وقت چاہیے لیکن سب بہت خوش ہیں ہر قسم کی غلط سوچ دل سے نکال دو اور خوش رہو گل نے کیف کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا ۔۔

میں کوشش کروں گی گل اور تم ہونا میرے ساتھ میری پیاری دوست کیف نے گل کے ہاتھ پہ دباؤ ڈالتے ہوئے کہا ۔۔
اچھا اب تم ریٹ کرو میں چلتی ہوں گل کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا ۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو گل کیف نے پریشانی سے کہا۔
 ہاں یا ر ٹھیک ہوں گل نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔۔
 خیال رکھا کرو یا ر اور کب تک ہے سرجری؟

ہادی چاچو آجائیں تو بھر گل نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
 آخر ایسا ہوا کیسے گل کیا کوئی چوٹ لگی ہے کیف کافی حد تک پریشان تھی۔۔

ہاں یا ر کچھ زخم کافی گہرے ہوتے ہیں جو ختم ہو بھی جائیں تو انسان کو درد دیتے ہیں اور یہ زخم تو میری محبت کی دی گئی
 عنایت ہے گل نے اپنے ماتھے کو پھسوتے ہوئے کھوئے لہجے میں کہا۔۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں کیف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں میری جان چلو ریٹ کرو تم گل کیف کو ریٹ کا بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

گل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی خود کو دوپٹے سے آزاد کیا اور دوپٹہ بیڈ کی طرف اچھال دیا۔

کمرے میں اندھیرا ہونے کی وجہ سے گل کی نظر سامنے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ارمان پر نہ پڑی۔۔

#Just Believe In Success

کانو میں پہنے گئے اوازے اتار کر ڈیسنگ ٹیبل رکھے اور بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھ لیا۔۔

اس سے پہلے گل کوئی اور عمل کرتی اس کو اپنی کمر پر سرسراہٹ محسوس ہوئی جیسے ہی اس نے مڑ کر دیکھا ارمان کے
 سینے سے جا لگی۔

آپ۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں مان گل نے بمشکل لفظ ادا کیے۔

اپنی بیوی کے پاس آنے کے لئیے بھی اجازت کی ضرورت ہوگی ارمان نے گل کے بالوں کو جوڑے سے آزاد کرتے ہوئے کہا۔

میں تھک گئی ہوں مان مجھے سونا ہے گل نے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔

ہاں تو سو جانا پہلے میں تمہاری حسین صورت اپنے دل میں تو اتار دوں ارمان نے اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپاتے ہوئے کہا۔۔

کیا کر رہے ہیں مان پلیر دور ہٹیں
گل نے اپنے ہاتھوں سے اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔

ایم سوری میری جان پلیر مجھے معاف کر دو۔

ارمان نے اپنے دکتے لب گل ماتھے پر رکھتے ہوئے کہا۔

گل کو ارمان کی آواز میں کچھ بدلاؤ محسوس ہوا اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو ارمان کی بھگی آنکھیں دیکھ کر اس کے دل کو عجیب سا لگا۔۔

مان آپ رو۔۔۔

میری وجہ سے ہوا نہ یہ سب گل میں اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی بھی معاف نہیں کر سکوں گا۔۔ میں مر جاؤں گا گل میں تمہارے بنا نہیں رہ سکوں گا۔۔ مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی ارمان نے غم لہجے میں کہتے ہوئے گل کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھاما اور اپنا سر گل کے سر سے جوڑ دیا۔۔

گل نے درد کی شدت سے آنکھیں زور سے بند کر لی۔۔

ارمان پلینز نہیں روئیں جو ہونا تھا ہو گیا ویسے بھی آپ کو تو شکر کرنا چاہیے کہ پچھلے پانچ سالوں میں اسنے میرے ہزار چاہنے کے باوجود بھی مجھے آپ کو بھلانے نہ دیا گل نے اپنے ہاتھ سے ارمان کے آنسو پونچھے۔۔

فضول باتیں نہیں کرو یہ بکل ٹھیک ہوئے جا گا تم بکل فکر نہیں کرنا ارمان نے پھر سے گل کے ماتھے کو چھوتے ہوئے کہا۔۔

ہاں اب تو ٹھیک ہو ہی جائے گا جانو مانو والی ڈوز جو مل رہی ہے گل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ویسے یار ہم ڈاکٹرز سے زیادہ تو جانو مانو کی کس پاور فل ہوتی ہے چند ڈوز سے ہی بہتری ہو جاتی ہے ارمان نے گل کے چہرے پر جھکتے ہوئے کہا۔۔

فل حال آپ جائیں ادھر سے مجھے سونا ہے گل نے شرماتے ہوئے کہا۔۔

ایسے کیسے چلا جاؤں ابھی تو۔۔۔ ارمان کی نگاہوں کے فوکس سمجھتے ہوئے گل نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ہونٹوں کو چھپا لیا۔۔

پاگل لڑکی ارمان نے مسکراتے ہوئے اسے خود سے دور کیا اور ساری میڈیسن اپنے ہاتھوں سے کھلاتے ہوئے اسے بیڈ پر لیٹایا۔۔

چلو سو جاؤ اب ارمان نے اسے کمفرٹر اوڑھایا اور کھڑا ہو گیا۔

گل نے اچانک ارمان کا ہاتھ پکڑا اور اٹھ کر بیٹھ گئی پلینز مان آئندہ کبھی مجھے اپنی زندگی سے جانے کا نہیں بولنا میں سچ میں ہمیشہ کے لئے چلی جاؤں گی گل نے ارمان کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔

بیوقوف نہیں جو اب تم سے دور ہونے کی غلطی کروں گا ارمان نے گل کے بالوں کو اپنے لبوں سے چھوا۔۔

گل کے جانے کے بعد کیف نے اپنے لئیے آراہ سوٹ نکالا اور فریش ہو کر سونے کی گرز سے لیٹ گئی لیکن انجان جگہ پر نیند آنا تھوڑا مشکل تھی ۔

کیا ہو جاتا گل رک جاتی میرے پاس باہر ہوا کی سرسراہٹ سے کیف کو خوف محسوس ہو رہا تھا اس نے جھٹ سے اٹھ کر کھڑکی بند کی اور پردے برابر کر دیئے ۔۔

ابھی وہ بھر سے آنکھیں بند کئے لیٹی ہی تھی کہ دروازہ بجنا شروع ہو گیا ۔

پہلے اسے لگا شاید اسکا وہم ہے لیکن پھر سے دروازہ بجاکوئی بہت احتیاط سے دروازہ بجا رہا تھا ۔۔

کیف نے ڈرتے ہوئے دروازے کی طرف قدم بڑھائے دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر اس کے رنگ اڑ گئے ۔

شازل کو تو وہ بھل ہی فراموش کر بیٹھی تھی اب یوں اسے اپنے سامنے دیکھ کر اسکو اپنی ہتھیلیوں میں پسینہ محسوس ہوا ۔۔

کیا ہوا مسسز اندر آنے کو نہیں کہو گی شازل اس کی گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے مسکرایا ۔۔

نہیں ۔۔

Believe In Success

سیرسلی مسسز شازل نے کمرے کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ۔

نہیں ۔۔ وہ ۔۔ میرا ۔۔ وہ مطلب نہیں تھا کیف نے شرمندگی سے نظریں جھکا لی ۔

یار ڈر کیوں رہی ہو جن تھوڑی ہوں جو اس طرح کر رہی اور نہ ہی کوئی غیر ہوں شازل نے کیف کی کیفیت سے محفوظ ہوتے ہوئے کہا ۔

کیف خود میں سمیٹ گئی شازل کی موجودگی میں اس کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔۔

آپ پلیر چلے جائیں یہاں سے ورنہ میں۔۔ شازل کو قریب آتا دیکھ کر کیف کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے۔۔
ارے رو تو نہیں اچھا ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں جیسے ہی شازل نے اس کے آنسو صاف کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا
کیف نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا۔۔

پلیر آفیسر میں جانتی ہوں مجھے آپ کو تھپڑ نہیں مارنا چاہئے تھا لیکن آپ مجھے نہیں مارنا پلیر دونوں ہاتھوں سے چہرہ
چھپائے رونے میں مصروف دیکھ کر شازل کو شدید حیرانگی ہوئی۔۔

کیف میری جان میں کیوں ماروں گا تمہیں تم نے ایسا سمجھ رکھا ہے کیا شازل نے کیف کو خود سے قریب کرتے ہوئے
کہا۔

کیف کو کچھ سمجھ نہیں آیا تو شازل کے سینے سے لگ کر رو دی۔۔

شازل نے کیف کے آنسو پونچھے اور اسے صوفے پر بیٹھا کر خود بھی اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔

کدھر سے آتی ہیں ایسی باتیں تمہارے چھوٹے سے ذہن میں مسز میں کبھی تمہیں نقصان پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

اپنی اہمیت میرے اس دل سے پوچھو جو تمہیں دیکھ کر سینے سے باہر آنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

پاگل لڑکی اب ریلکس جا رہا ہوں ریسٹ کرو صبح ملتے ہیں کیف کے دونوں ہاتھ تھامے شازل نے مسکراتے ہوئے کہا۔
کیف تھوڑی ریلکس ہوئی لیکن شازل کے اگلے عمل نے اسے چوکنے پر مجبور کر دیا۔

شازل نے کیف کے ماتھے پر بوسہ دیا ہوا چلا گیا لیکن کیف آنکھیں بند کئے کافی دیر اسکا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کرتی

رہی۔۔

رات دیر سے سونے کی وجہ سے گل کے سر میں شدید درد تھا لیکن ارمان کو سوچتے ہوئے اس کے چہرے پر حسین مسکراہٹ تھی۔

کتنی بیوقوف تھی میں جو خود کو ارمان سے دور کر رہی تھی جب کہ ارمان کے ساتھ گزرا ہوا لمحہ مجھے جینے کی نئی امید دیتا ہے گل اوپر چھت کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

گڈ مارننگ مائی لو اب مجھے سوچنا بند کرو اور جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجاؤ دونوں کھٹے ہاسپٹل جائیں گے انتظار کر رہا ہوں۔ □ □ بہت سے ایوجیز کے ساتھ بھیجا گیا ارمان کا میج پڑھ کر گل نے مسکراتے ہوئے کمفرٹر سائیڈ پر کیا اور تیاری کرنے لگی۔۔

کیف کو جلدی اٹھنے کی عادت تھی اس لئے صبح ہی لائٹ کلر کا ڈیس پہنے وہ مکمل تیار ہوئے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی تھی۔

اچانک اسکی نظر باہر گیٹ کی طرف گئی جہاں سے ارمان اور شازل اندر داخل ہو رہے تھے وہ دونوں شاید جاگنگ سے واپس آئے تھے۔۔

ارمان کی نظر کیف پر پڑی تو اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ملایا کیف نے صرف مسکرا نے پر اکتفا کیا۔۔

شازل نے کیف کی طرف کی طرف دیکھا تو اس نے رخ موڑ لیا۔۔

یار دیکھ کیسی ظالم بیوی ملی ہے دیکھتی تک نہیں میری طرف کیا میں سب صحیح کیا ہے شازل نے افسردہ لہجے میں کہا۔

ایسی بات نہیں ہے کچھ زیادہ ہی سوچ رہا تو جگر شروع شروع میں ہوتا ہے ایسا ہے اور ویسے بھی سب اتنی جلدی میں ہوا ہے تھوڑا وقت دے اسے ارمان نے شازل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

ہاں یار ٹھیک کہہ رہا ہے تو جیسے جیسے وقت گزرے گا سب ٹھیک ہو جائے انشاء اللہ مجھے میری محبت پر بہت یقین ہے میں اس کے دل میں خود کے لئے جگہ بنا لوں گا ۔

دونوں باتوں میں مصروف وہیں گارڈن میں بیٹھ گئے ۔

کیف نے پردے کے پیچھے سے دیکھا تو شازل ارمان کی کیسی بات پر مسکرا رہا تھا کیف ایک پل کے لئے شازل کی مسکراہٹ میں کھو گئی ۔

کیف کی نظروں تپش تھی یا کچھ اور شازل نے اوپر کی طرف دیکھا تو کیف کو مسکراتے ہوئے دیکھا کچھ پل دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے شازل نے مسکراتے ہوئے اپنا ہونٹوں پر رکھا اور کیف کی طرف فلائنگ کس کی کیف جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور گھبرا کر کھڑکی بند کر دی ۔

اپنی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے کیف نے تکیے میں چہرہ چھپا لیا ۔

کیف کو خود کی طرف دیکھتا ہوا پا کر شازل سمجھ چکا تھا کہ اسکا دھیان کہیں اور ہے اس لئے اسے شرارت سوچی تھی اور اس نے کیف کو فلائنگ کس کی اب اپنی حرکت پر شرمندہ ہونے کی بجائے شازل کا قہقہہ پوری لان میں گونج رہا تھا اور اس ارمان جو کہ اسکی حرکت دیکھ چکا تھا اسنے بھی قہقہہ لگایا ۔

#Just Believe In Success

ویسے یار اپنی ہی بیوی پر لائن مارنے کا مزہ ہی کچھ اور ہے ۔ شازل نے ارمان کو آنکھ مارتے ہوئے کہا ۔

حد ہوتی ہے ویسے بے حیائی کی لڑکیوں والا گھر ہے اور تم دونوں کیا گل کھلا رہے ہو شازل کی حرکت نہ صرف ارمان بلکہ دادا جی اور معارج ملک بھی دیکھ چکے تھے اور شارق ملک بھی وہیں موجود تھے ۔

سوری دادا جی

شازل اور ارمان کی ہنسی غائب ہوئی اور دونوں سر جھکاتے ہوئے وہاں سے چل گئے۔۔

آہم آہم۔۔ کیا ہوا میڈم کس بات پر شرمایا جا رہا ہے گل جلدی سے تیار ہو کر نیچے جانے لگی لیکن اس سے پہلے اسے کیف سے ملنا تھا جو اب تک اپنا گلابی چہرہ لئیے شازل کی حرکت پر حیران تھی۔

کچھ نہیں او وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔

یار آنے کا وقت نہیں ہے ہاسپٹل جانا ہے بس تمہیں لینے آئی تھی چلو ناشتہ کرو گل نے کیف کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

-

میں۔۔ میں کیسے جا سکتی ہوں وہاں سب ہوں گے گل مجھے ویسے بھی بھوک نہیں کیف گل کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

افسوس کیا ہو گیا ہے یار اب تمہیں ہمیشہ رہنا ہے چلو میرے ساتھ دیر ہو رہی ہے مجھے گل باقاعدہ کیف کو کھینچتے ہوئے نیچے لے گئی۔۔

گل اور کیف جیسے ہی نیچے پہنچی گھر میں غیر معمولی ہلچل محسوس ہوئی۔

ثانیہ آپی۔۔

گل ثانیہ کی آواز سن کر خوشی سے جھوم اٹھی۔

گل دبے قدموں سے ثانیہ کے پیچھے جا کھڑی ہوئی اور اس کی آنکھوں پر ہاتھوں رکھ دیا۔۔

"Red secret" تمہیں محسوس کرنے کے لئے کیسی آواز کی ضرورت نہیں ہے میری جان تمہارے اندر سے آتی کی خوشبو سے ہی میں پہچان گئی یہ تو ہو میری جان تاشہ ثانیہ نے گل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور پیچھے مڑ کر گل کے گلے لگ گئی۔

آپ نے پہچان لیا مجھے ۔۔

کیسے نہ پہچانتی میری پیاری سی بھابھی ہے ہی اتنی انمول ثانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا ۔۔

میں نے بہت مس کیا آپ کو ۔۔

میں نے بھی ۔۔

بس بھی کرو یا رہم بھی لائن میں کھڑے ہیں شازل نے گل اور ثانیہ کے گرد دائرہ بناتے ہوئے کہا ۔

چھوڑو میلی ماما کو ۔۔

شازل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک تین سال کا بچہ اس کی ٹانگوں پر چھوٹے چھوٹے مکے مار رہا تھا ۔ شازل نے نیچے جھک کر تین سال کے روحان کو اپنی گود میں اٹھا لیا ۔۔

میں صدقے ماموں کی جان یہ تو مجھ پہ گیا ہے بڑے ہو کے مجھ جیسے بننا شازل نے زور سے روحان کے گال چومتے ہوئے کہا ۔

جی نہیں یہ مجھ پہ گیا ہے اور بڑا ہو کر میری طرح بنے گا ایک دم ڈشنگ پر سنیٹی ارمان نے ڈانگ ہال میں قدم رکھتے ہوئے کہا ۔۔

#JustBelieveInSuccess

اللہ معاف کرے جو اس گھر کی نئی نسل تم دونوں کے نقشے قدم پر چلے دادا جی نے شازل اور ارمان کو گھورتے ہوئے کہا اور دونوں نے سر جھکا لئیے ۔۔

ثانیہ شادی کے بعد مصطفیٰ کے ساتھ دبئی سیٹل ہو گئی تھی لیکن وہاں اس کا دل نہ لگا اس لئے تین سال بعد واپس آئی تھی اور سب ان کے فیصلے سے بہت خوش تھے ۔

سب کو ہنستا مسکراتا دیکھ کر کیف دل سے خوش تھی لیکن خود کو ان سب کے ساتھ مس فٹ محسوس کر رہی تھی اس لئے اس نے وہاں سے چلے جانا مناسب سمجھا۔۔

ارے بیٹا کہاں جا رہی ہو ناشتہ تو کرو معارج ملک نے کیف کا وہاں چپ بیٹھنا اور بھراٹھنا محسوس کیا تھا۔۔
نہیں انکل مجھے بھوک نہیں ہے۔۔

انکل۔۔ کون ہے یہاں انکل بیٹا اس طرح شازل، گل ارمان ثانیہ، ہانیہ مرتضیٰ اور مصطفیٰ مجھے چھوٹے بابا کہتے ہیں آج سے میں آپ کا بھی بابا ہوں چلو بیٹھو اب اور آرام سے ناشتہ کرو معارج ملک نے شفقت سے بھرا ہاتھ کیف کے سر پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

اور میں تمھاری سب سے بڑی نند بہت پیاری سوئیٹ سی ثانیہ۔ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور ظالم بھی ہے شازل نے پلیٹ پر جھکتے ہوئے کہا۔۔
کیف کو باتونی سی ثانیہ بہت اچھی لگی تھی۔۔

اوکے آپنی ملتے ہیں پھر ہاسپٹل کے لئے جانا ہے ویسے بھی آج نیو سٹاف ممبر کو ٹف ڈے دینا نے ارمان نے گل کی طرف گہری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

#Just Believe In Success

شازل بھائی آپ مجھے چھوڑ دیں گے یا میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گل نے جوس کا گلاس ختم کرتے ہوئے کہا۔۔

ناہی شازل تمھیں چھوڑنے جائے گا اور نہ ہی تم ڈرائیور کے ساتھ جاؤ گی ارمان بڑے ہو گئے ہو اپنی زمرداریاں نبھانی سیکھو آج سے گل تمھارے ساتھ ہی آئے گی اور واپس بھی تمھارے ساتھ آئے گی سمجھے دادا جی نے بھاری آواز میں تنبیہ کی تو ارمان نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

میں تو خود چاہتا ہوں کہ یہ ذمہ داری پوری طرح سے مجھے دے دیں ارمان نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

جلدی آو زیادہ انتظار نہیں کروں گا۔۔
ارمان نے گل کی طرح جھکتے ہوئے کہا۔۔

او کے آپنی شام کو ملتے ہیں اور ٹیک کئیر میرے شو نو گل نے روحان کے گال کو چومتے ہوئے کہا۔

کیف شام کو ملتے ہیں خیال رکھنا اپنا اللہ حافظ اپنی فائلز اٹھا ئے گل نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔

مان کچھ ہوا ہے کیا موڈ خراب لگ رہا ہے
ارمان چپ چاپ ڈرائیونگ کر رہا تھا گل کو ہی خاموشی توڑنی پڑی۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔

سٹرو۔۔۔

مجال ہے کبھی جو منہ سیدھا ہوا ہو گل نے رخ پھرتے ہوئے کہا۔

ارمان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

#Just Believe In Success

تم جانتی ہو گل جب تم غصے میں ہوتی ہو تو تم پہ بے تحاشا پیار آتا ہے۔۔ ارمان نے گل کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔۔
کیا کر رہے ہیں مان آپ دھیان سے گاڑی چلائیں گل نے ایک دم سے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

پتہ ہے گل میں نے امی سے بات کی ہے کہ بس اب وہ اپنی بہو کو گھر لے آئیں مجھ سے نہیں رہا جاتا اس کے بغیر، اس کے بنا میرا کمرہ خالی خالی لگتا ہے ارمان نے شوخ نگاہ گل کی طرف ڈالتے ہوئے کہا۔۔

ارمان کتنے بے شرم ہیں آپ آپ نے بڑی ماما سے یہ سب کہا کیا ہو گیا ہے آپ پہلے تو ایسے نہیں تھے آپ

--

میری جان میں پہلے بھی ایسا ہی تھا وہ تو کبھی موقع ہی نہیں پہلے ارمان اور پھر گل دونوں کا قہقہہ گاڑی میں بلند ہوا۔۔

ارمان نے ہو سپیٹل کے باہر گاڑی پارک کی۔

پہلے گل ہو سپیٹل میں داخل ہوئی اس کے بعد ارمان کیونکہ دونوں ساتھ جا کر کیسی کو بھی ابھی یہ احساس نہیں ہونے دینا چاہتے تھے کہ وہ ایک ساتھ آئے ہیں۔۔

سینے سے فائلز لگائے حجاب میں چمکتا چہرہ چال میں ثابت قدمی بہت سے لوگوں کی نظر گل پر ٹھہر گئی تھی۔۔

اسلام و علیکم سٹر کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں ڈاکٹر ارمان ملک کا کہیں کس طرف ہے گل نے ریسپشن پر کھڑی لڑکی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

جی و علیکم السلام میم سر تو ابھی نہیں آئے آپکی تعریف لڑکی نے گہری نظر گل پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

Doctor zartasha gull form Thamous colleges and hospital..

اوہ میم آپ ویکم ویکم بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Thank you

Just Believe In Success

میم ڈاکٹر ارمان لڑکی نے ارمان کو ہو سپیٹل میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔۔

گل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آنکھوں میں سن گلا سبز لگائے بینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے دوسرے ہاتھ میں فون تھا مے

ارمان بارعب انداز سے ہو سپیٹل میں داخل ہو رہا تھا۔

بہت سے لوگوں نے احترام میں کھڑے ہو کر سلام کیا۔

میم سر تھوڑے کھڑوس ہیں ایسا سمجھو میٹر ٹائپ بچ کر رہنا

All the Very best

پاس کھڑی لڑکی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو گل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

کچھ دیر بعد۔۔

ارمان نے پورے سٹاف کو اکٹھا کیا اور سب سے گل کا تعارف کروایا۔

تو ڈاکٹر زیہ ہیں

،Miss gull..ohh I mean miss zartasha gull.

امید کرتا ہوں مجھے کوئی شکایت نہیں ملی گی سب ان کے ساتھ اچھا تعاون کریں گے۔

گل نے ارمان کی طرف دیکھ رہی تھی جب ارمان چلتا ہوا گل کی طرف آیا۔

Welcome dear wife

یہ ہو سپیٹل تمہارے بنا ادھورا تھا۔

ارمان کا گل کو وائف کہنا کیسی۔۔ سے نہیں سنا تھا پر گل کے چہرے کی مسکراہٹ بہت لوگوں کا دل جلا گئی تھی۔۔

Okay doctor s back your work

ڈاکٹر گل آپ میرے کیمین میں آئیں آپ کی اور ڈاکٹر حمزہ کی ڈیوٹیز آپ کو بتا دیتا ہوں ڈاکٹر حمزہ آپ کے انڈر کام کریں
.. گئے اور آپ میرے انڈر ارمان اپنی بات مکمل کر کے جا چکا تھا لیکن گل کا ذہن حمزہ نام پہ اٹک گیا تھا

دنیا میں بہت سے نام ایک جیسے ہوتے ہیں گل نے خود کو تسلی دی اور ارمان کے کیمین کی طرف بڑھ گئی۔۔

گل ہو سپیٹل کا جائز لیتی ہوئی جا رہی تھی جب اس کی نظر چلڈرن وارڈ کی طرف گئی۔۔

جہاں سب بچوں نے مل کر ادھم مچا رکھا تھا اور ان سب کی بچ کوئی کھڑا تھا جو بکل ان بچوں کی طرح ری ایکٹ کر رہا تھا۔

بیوقوف گل کی نظروں میں حمزہ کا چہرہ گھوم گیا بندر نہ ہو تو۔۔

لیکن اصل حیرت گل کو تب ہوئی جب اس نوجوان لڑکے نے مڑ کر دیکھا۔۔

Ohh my God not now doctor haddii..

لڑکا بھی گل کی طرف دیکھ چکا تھا گل نے جلدی سے وہاں سے جانا چاہا لیکن وہ تیزی سے بھاگتا ہوا آیا اور دونوں بازو کھول کر گل کا راستہ روک دیا۔

ہانی پتہ نہیں یا تم میرے کونسے گناہوں کی سزا ہو جو یہاں تک چلے آئے گل نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

اوہیلو میں کوئی ویلا نہیں ہوں سمجھیں تم اپنے آپ کو کوئی بڑی چیز سمجھتی ہو میرے پاس فضول کا ٹائم نہیں ہے جو تمہارے پیچھے آؤں گا وہ تو ڈاکٹر انجیل اور ڈاکٹر ہادی نے میری منتیں کی تھی کہ چلے جاؤ گل کو تمہارے ساتھ کی ضرورت پڑے گی اب ہم ہے ہی اتنے اچھے کہ لوگوں کو ضرورت پڑتی رہتی ہے حمزہ نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

پڑ ہی نہ جائے مجھے تمہاری ضرورت چلو اب ڈاکٹر ارمان نے بلایا ہے ڈرامے باز لڑکے گل نے مسکراتے ہوئے حمزہ کا چلنے کا کہا۔

یار تجھے پتہ ہے کوئی انتہا کا کھڑوس انسان ہے وہ غصہ تو جیسے ناک پہ بیٹھا رہتا ہے اس کے مجھے تو لگتا ہے کبھی ہنسا ہی نہیں ہے ایک دم اپنے ڈاکٹر ہادی جیسا حمزہ بولتا ہی جا رہا تھا اور گل اس سوچ میں گم تھی کہ ڈاکٹر ارمان کے سامنے نہ اس کی زبان چلنا شروع ہو جائے۔۔

گن گن کے بدلے رہے ہو چاچو ایک بار آجاؤ پاکستان بس گل نے گہری سوچ میں گم ہوتے ہوئے کہا۔

اچھا ویسے تم نے دو دن پہلے جوائن کرنا تھا کیوں نہیں آئی تم کتنا انتظار کیا میں نے حمزہ نے گل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

یار طبیعت نہیں ٹھیک تھی میری گل نے حمزہ کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔

مجھے ایسا کیوں لگتا ہے گل ہم نے یہاں آکر غلطی کی ہے وہاں ہوتے تو اب تک تمہاری سرجری ہو چکی ہوتی اچھا پریشان نہ ہو کچھ نہیں ہوگا میری گول گپی کس حمزہ نے باقاعدہ گل کے کان کھینچے اور دونوں خوشگوار موڈ میں ارمان کے کہیں میں پہنچے۔۔

حمزہ ایک خوش مزاج شخصیت کا مالک تھا۔ جو ایک بار مل لیتا اسی کو خود سے جوڑ لیتا۔ گل جب لندن گئی تو وہاں سب سے الگ ایک دنیا میں رہتی تھی لیکن حمزہ کہ متاثر کن شخصیت اور اس کے ساتھ کی وجہ سے دونوں میں اچھی دوستی ہو گئی۔

حمزہ ڈاکٹر انجیل کا خالہ زاد تھا۔ کوئی بھی اسے دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ اس کی پرورش ایک بہت اچھی خاتون نے کی ہے انسان کی شخصیت ہی اس کی اچھی پرورش کی نشاندہی کرتی ہے۔

پانچ سال دونوں کا بہت اچھا وقت گزرا ہر پریشانی میں گل نے حمزہ کو اپنے ساتھ کھڑے ہوئے دیکھا ایک اچھے دوست کی طرح۔

اب دونوں ہی ہاؤس جاب کے سلسلے میں پاکستان آئے تھے۔ حمزہ کی جولی فطرت کی وجہ سے گل ہمیشہ سے پریشان ہو جاتی تھی۔

اب بھی دونوں ہنستے مسکراتے ڈاکٹر ارمان کے کہیں میں پہنچے تو وہ دونوں اندازہ لگا سکتے تھے کہ اگر ان سے کوئی بھی غلطی ہوئی تو یہ بھوکا شیر ان کو کچا چبا جائے گا۔

ڈاکٹر حمزہ اب آپ کو سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے یہ کچھ پیشکش کی فائلز ہیں ان کو ریڈ کر لیں اور ڈاکٹر گل آپ ڈاکٹر حمزہ کو لیڈ کریں گی مجھے کیسی بھی کیسی کی لاپرواہی برداشت نہیں کروں گا۔

اب آپ یہاں سے جا سکتے ہیں ڈاکٹر حمزہ ارمان کا سپاٹ لہجہ گل کو حیران کر گیا۔

حمزہ کے چہرے پر وہی مطمئن مسکراہٹ تھی اس نے فائلز اٹھائی اور وہاں سے چلا گیا۔

گل نے باہر جانے کے لئے قدم بڑھائے تو ارمان نے اس کی کلائی تھام لی۔۔

گل کو اپنی دھڑکنیں تیز ہوتی محسوس ہوئی۔۔

ارمان نے گل کو اپنی طرف کھینچا اور اپنی باہوں میں سمیٹ لیا۔۔

ارمان۔۔ چھوڑیں۔۔ کیا کر رہے ہیں کوئی آجائے گا گل نے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے کہا۔

Your smell is so good

ارمان نے گل کی گردن پر جھکتے ہوئے سرگوشی کی۔

#Just Believe In Success

مان ہم ہو سیٹل۔۔
شششش

گل نے بولنے کے لئے لب کھولے تو ارمان نے اپنے ہونٹ گل کے ہونٹوں پہ رکھا اور اسے بے بس کر دیا۔

ارمان کی شدتوں کے آگے گل اپنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔۔

اپنی پیاس بجھانے کے بعد ارمان نے گل کو خود سے دور کیا تو وہ نظریں جھکائے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی ارمان نے دلفریب مسکراہٹ گل کی طرف پھجھالی اور کہیں سے باہر نکل گیا ۔۔

اففف اتنا ٹھکر کی شوہر گل نے شرماتے ہوئے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا ۔۔

سب اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے گھر پر ہانیہ اور مصطفیٰ کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھی ۔

کیف بکل چپ چاپ بیٹھی دیکھ رہی تھی ۔

گھر کی سب خواتین شاپنگ پر جا رہی تھی ان لوگوں نے کیف کو بھی ساتھ چلنے کا کہا لیکن وہ سر درد کا بہانہ بنا کر نہ گئی اس کو شاپنگ کرنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی ۔

کیف نے خود ہی پورا گھر دیکھا اچانک اسے کیسی کے ہسنے کی آواز آئی یہ آواز کیسی اور کی نہیں بلکہ شازل ملک کی تھی ۔

اوپر سے سخت دھننے والا یہ شخص کتنا نرم دل ہے زندگی سے بھرپور قہقہہ میں کیف کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا ۔

اپنی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے اب اس کا رخ کچن کی طرف تھا ۔

#Just Believe In Success

کیف کو اس گھر کا ماحول کافی پھجھالگا اس گھر کے مکینوں کے دل جتنے اچھے تھے ملازم بھی اتنی ہی قدر کرتے تھے ۔۔

ارے کیف بی بی آپ یہاں ۔۔ کچھ چائے تھا تو مجھے بتا دیتی ملازمہ نے نہایت ادب سے کہا ۔۔

نہیں آئی مجھے کچھ نہیں چائے آپ کیا کر رہی ہیں ۔

وہ بی بی جی میں چھوٹے ملک جی کے لئے کافی بنا رہی تھی آپ پیوگی بنا دوں آپ کے لئے ۔۔

نہیں میں نہیں بیوں گی ایسا کرو یہ مجھے دے دو میں بنا دیتی ہوں کیف نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ۔۔

آئی سب کو کھانے میں کیا پسند ہے کافی بناتے ہوئے کیف کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔

چکن قورمہ، بریانی، شامی کباب، فش فرائی اور چائینز رائس بھی بہت پسند ہیں مجھے اور میٹھے میں بادام والی کھیر شازل نے کچن کے دروازے میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر پہلے وہ کیف کو اپنے کمرے کے باہر دیکھ چکا تھا اس لئے وہ اسے پورے گھر میں ڈھونڈتا ہوا یہاں آیا تھا۔
آئی آپ جائیں میں اس کو سب سمجھا دیتا ہوں آپ باقی کام دیکھ لیں۔

جی چھوٹے ملک میں جاتی ہوں۔

شازل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا کیف کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن اس نے جلدی سے کافی بنانا چاہی جیسے ہی شازل اس کے قریب پہنچا اس نے فوراً کافی کا گک اسکی طرف بڑھا دیا۔۔

شازل نے مسکراتے ہوئے کپ تھام لیا۔۔

ہممم بہت اچھی بنی ہے پر میٹھا تھوڑا کم ہے۔

جی بہتر میں نیکسٹ ٹائم خیال رکھوں گی۔۔

نظریں جھکائے کھڑی کیف شازل کے دل پر دستک دے رہی تھی۔۔

مجھے بہت بھوک لگی ہے کیا تم میرے لئیے کھانا بنا دو گی وہ اچھی نہ مجھے ملازمہ کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں آتا امی کا تو پتہ ہے تمہیں رات گئے واپسی ہو گی ان کی ویسے میں باہر سے بھی آرڈر کر لیتا لیکن جب اتنی خوبصورت بیوی ہو تو پھر باہر کا کیوں کھائیں۔۔

شازل نے کیف کی حالت سے محفوظ ہوتے کہا۔

جی بہتر میں بنا دیتی ہوں آپ تھوڑا انتظار کریں کیف نے لرزتی آواز میں کہا۔

انتظار ہی تو نہیں ہوتا مسسر شازل ملک۔۔ اس نے کیف کی کان کی لو کو دانتوں تلے دباتے ہوئے کہا۔

کیف کو پورے جسم میں کرنٹ دوڑتا ہوا محسوس ہوا وہ شازل سے اس بے باکی کی امید نہیں کرتی تھی۔۔

شازل نے کیف کا کپکپانا محسوس کیا تھا اس لئیے مسکراتا ہوا کچن سے باہر چلا گیا۔۔

شازل کو باہر جاتا دیکھ کر کیف نے سکھ کا سانس لیا اور کھانا بنانا شروع کر دیا۔

ملازمہ کی مدد سے سب سے پہلے اس نے کھیر بنائی اور پھر باقی چیزیں بنائی۔

اندھیرا پھیلنے لگا تھا جب آہستہ آہستہ سب گھر میں داخل ہو رہے تھے۔

معارض ملک دادا جی کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے تو پورے گھر میں کھانے کی خوشبو نے ان کو خوشگوار تاثر دیا۔۔

شازل کی نظریں کچن کی طرف تھی جہاں کیف مصروف سی کھانا بنانے میں مگن تھی۔

دادا جی نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو زور سے اپنی لاٹھی زمین پر ماری شازل ایک دم چونک گیا۔

آپ کب آئے۔۔ میرا مطلب ہے آپ بیٹھیں دادا جی۔

بیٹا کچھ شرم کرتے ہیں اس طرح کھلے عام بے شرموں کی طرح کون اپنی بیوی کو تاڑتا ہے۔۔

تو اور کیا کروں پتہ نہیں کس بات کی سزا دے رہے ہیں آپ سب مجھے اپنی ہی بیوی سے بات کرتے ہوئے سوار سوچنا پڑتا ہے اور اگر بات ہو بھی جائے تو محترمہ بات ہی نہیں کرتی دادا جی میں نے ٹھیک تو کیا ہے نہ شازل نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

بیٹا جب ہم کیسی کو چاہتے ہیں نہ تو اس کے بارے میں دوسروں سے رائے نہیں لینی چاہیے صرف اپنے دل کی سننی چاہیے اور کیف بہت اچھی لڑکی ہے خوش رہو گے تم اور کرتا ہوں میں کچھ تمہارا اور اس نکلے ڈاکٹر کا پتہ نہیں میری پوتی پر کتنے ظلم کر چکا ہوگا ہو سیکٹل میں دادا جی نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

فکر نہیں کریں اب وہ اس پر کبھی کوئی ظلم نہیں کرے گا اور ایسا ہوا تو آپ اور میں دونوں مل کر اس کے کان کھینچے گے ابا جی۔۔

ہادی۔۔ میرا بچہ دادا جی نے سامنے کھڑے ہادی کو دیکھا اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔۔

کوئی ایسے بھی اپنے باپ سے ناراض ہوتا ہے کیا۔۔

#Just Believe In Success

میں بہت برا ہوں نہ ابا جی اب آپ مجھے کچھ بھی کہیں میں کہیں نہیں جانے والے والا ہادی نے اپنے آنسو چھپاتے ہوئے کہا۔۔

چاچو۔۔ ویری پی ٹی یو شازل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

شادی کی بہت بہت مبارک ہو بھتیجے اب جلدی سے خوش خبری بھی دو ہمیں ہادی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

خوش خبری بھی مل جائے گی چاچو پہلے ظالم سماج کی پابندیاں تو ختم ہوں شانل نے آنکھ دباتے ہوئے کہا ۔

کیف کو کچن میں ہنسنے اور بولنے کی آوازیں آرہی تھی شرم سے اس کا چہرہ گلابی ہو گیا ۔۔۔

دادا جی کی نظر ہادی کے پیچھے کھڑی لڑکی پر گئی تو وہ ان کے نظروں کا مفہوم سمجھ گیا ۔

ابا جی یہ ہنجل ہے ۔۔

اسلام و علیکم ابا جی

و علیکم اسلام

ابا جی یہ ۔۔ ہادی نے سر جھکا لیا ۔

بہت پیاری ہے میری ہو اللہ پاک خوشیاں نصیب کرے دادا جی دونوں کو پیار دیتے ہوئے کہا اور ہادی بھر سے ان کے گلے لگ گیا ۔

یہ ایک خوشگوار دن تھا ہو سہیل میں سارا دن ارمان نے گل کو کیسی نہ کیسی کام میں مصروف رکھا ۔ کبھی گل ارمان کی کیسی بات چڑ جاتی اور کبھی شرم جاتی ۔

شام سات بجے دونوں کی واپسی ہوئی گھر میں چہل پہل اور رونق سی تھی ۔

گل ہنجل اور ہادی سے مل کر بہت خوش تھی ۔

ڈائمنگ ٹیبل پر سب خوش گپیوں میں مصروف تھے ۔

سب نے کیف کے بنے کھانے کی بہت تعریف کی ۔

شانل کافی دیر سے کیف کو نوٹ کر رہا تھا وہ نہ تو کیسی سے زیادہ بات کر رہی تھی اور نہ ہی ٹھیک سے کھا پی رہی تھی پریشانی اس کے چہرے پر واضح تھی ۔

سب کھانا کھا چکے تو گل، ہانیہ اور کیف نے برتن سمیٹے اور سب بڑے باتوں میں مصروف ہو گئے ۔

مرد اپنے بزنس کو لے کر بیٹھ گئے تو خواتین اپنی شاپنگ کو لے مصروف ہو گئیں ۔۔

گل کافی تھیک چکی تھی اس لئے وہ جلد ہی سونے کے لئے چلی گئی ۔

گھر میں بھی لوگ موجود تھے لیکن شازل کو گھر میں موجود نہ دیکھ کر کیف کو عجیب سی پریشانی نے آگھیرا۔
موسم کافی خوشگوار تھا لیکن اچانک ہی تیز آندھی اور بارش نے کیف کو عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر دیا۔
ارمان بھائی بات سنیں۔

ارمان کو سامنے سے آتا دیکھ کر کیف نے اسے مخاطب کیا۔
ہاں جی پیاری بھابھی کہیں کیا ہوا سب خیریت؟ کیف کو پریشان دیکھ کر ارمان نے پوچھا۔
جی بھائی وہ۔۔

وہ کیا؟

وہ شازل اب تک نہیں آئے موسم بھی کافی خراب ہے اس لیے مجھے۔۔
ارے بھابھی پریشان نہیں ہو ابھی اجائے گا دراصل اسے ڈیوٹی جوائن کرنا ہے نہ تو کرنل صاحب کا فون آیا تھا میں
کال کر کے پوچھتا ہوں ارمان نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کہا۔۔
فون تو بند جا رہا ہے اس کا آپ ایسا کریں سو جائیں جا کر آجائے گا وہ ارمان نے کافی بار ٹرائے کیا لیکن شازل کا موبائل
بند ہی جا رہا تھا شاید نیٹ ورک لیشو ہے۔

رات دو بجے کا وقت تھا اور نیند کیف کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔
دل ہی دل میں کتنی بار شازل کی واپسی کی دعا کر چکی تھی۔
آنکھیں بار بار بھگی رہی تھی۔

پہلے ہلکی پھلکی سی بارش تھی لیکن اچانک بارش کی رفتار بڑھ گئی۔
کچھ دیر بعد گاڑی کے ہارن کی آواز پر کیف نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو اس کے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔
کھڑکی کھلی چھوڑے کیف نے ننگے پاؤں باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔

شازل نے گاڑی پارک کی اور اندر کی جانب قدم بڑھائے لیکن اچانک اسے چھن چھن کی آواز آئی اور دیکھتے ہی دیکھتے
کیف بھاگتی ہوئی شازل کے سینے سے الگی۔
شازل کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔
بارش کی تیز بوچھاڑ نے دونوں کو بھیگا دیا۔

شازل نے کیف کے گرد اپنے بازو حائل کئے اور آنکھیں بند کر لی۔
نہ ٹھنڈ کی شدت محسوس ہوئی نہ اس بات کی پرواہ کہ دونوں کو بارش نے بھیگا دیا ہے۔

شازل نے کیف کا رونا واضح محسوس کیا تھا۔

کیا ہو گیا ہے میری جان شازل نے کیف کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

میں انتظار کر رہی تھی آپ کا۔۔ آپ آئے ہی نہیں شازل۔۔ آپ کو پتہ ہے میں کتنا ڈر گئی تھی۔۔ پلیز مجھے اس طرح سے چھوڑ کر نہ جایا کریں۔۔ میں جانتی ہوں میں اچھی نہیں ہوں لیکن میں آپ کو نہیں کھو سکتی۔۔ کیف کے رونے میں روانگی آگئی اور شازل کی تو مانس روح کو سکون میسر ہو گیا تھا۔۔

اتنی محبت کب ہوئی مسسز شازل آپ کو ہم سے شازل نے کیف کے کانوں میں سرگوشی کی۔۔

کیف کو اپنے گرد شازل کی گرفت سخت ہوتی محسوس ہوئی تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔

بارش کی وجہ سے دونوں مکمل بھیگ چکے تھے۔

کیف نے خود کو شازل کی گرفت سے آزاد کروانا چاہا لیکن شازل کیسی قیمت پر بھی کیف سے الگ نہیں ہونا چاہتا تھا

--

شدید بارش اور ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے شازل نے کیف کا کپکپانا محسوس کیا تھا۔

کیف کے پاؤں میں جوتی تک نہ تھی۔

شازل نے کیف کو خود سے دور کرتے ہوئے ایک بار مکمل اسکا جائزہ لیا اور مسکراتے ہوئے کیف کا ہاتھ تھام کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

کیف کے کمرے میں جا کر شازل نے اسکا ہاتھ چھوڑا اور الماری سے ٹاول نکال کر اسکی طرف بڑھایا۔

کیف نے بنا کچھ بولے ٹاول تھام لیا اور بال خشک کرنے لگی۔

شازل نے کیف پر ایک نظر ڈالی تو اس کی نظروں نے واپس پلٹا ہی نہ چاہا۔

کھلے لمبے بالوں نے کیف کی کمر کو ڈھانپ رکھا تھا۔۔

تم چھینچ کر لو میں جاتا ہوں۔۔ شازل نے خود کو بہکنے سے بچایا۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں؟

میں آتا ہوں چھینچ کر کہ کیف کی آنکھوں میں شازل نے اسکے لئیے الگ چمک دیکھی تھی۔۔

شازل نے چھینچ کرنے کے بعد کچن کا رخ کیا اور دو کپ کافی بنائی وہ اتنے دھیان سے سب کام کر رہا تھا کہ کوئی جاگ نہ

جائے۔۔

جیسے ہی شازل کافی کے کپ تھامے کمرے میں داخل ہوا تو کیف کو بیڈ پر بیٹھا دیکھا جیسے وہ خود تو یہاں تھی پر اس کا دماغ کہیں اور تھا ۔۔

کافی شازل نے کپ کیف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔۔

ویسے مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم مجھے اتنا مس کرو گی شازل نے کافی کی سیپ لیتے ہوئے کیف کے قریب اپنی جگہ بنائی۔ کیف کے طرف سے کبل تھوڑا اپنے اوپر کرتے ہوئے بیڈ پر ٹانگیں پھیلائے وہ کافی خوش نظر آ رہا تھا ۔۔

شازل کافی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا لیکن کیف نے کوئی خاص توجہ نہ دی ۔۔

شازل جب بولتا بولتا چپ ہو گیا تو کیف نے اسکی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ اپنی چمکتی آنکھوں سے کیف کو اپنے حصار میں لئیے ہوئے تھا ۔۔

شازل ۔۔

جی شازل کی جان

میں آپ کے سینے پر سر رکھ لوں کیف نے جھکی نگاہوں سے اپنے دل کی بات شازل کو بتائی ۔۔

شازل دونوں آنکھیں کھولے کیف کو دیکھ رہا تھا جب سے وہ واپس آیا تھا کیف اسے حیران کرنے پر تلی ہوئی تھی ۔۔

اگر آپ کو نہیں ٹھیک لگ رہا تو ۔۔ شازل کی طرف سے جواب نہ پا کر کیف نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا ۔۔

شازل نے کیف کا ہاتھ تھاما اور ایک جھٹکے سے اسے خود پر گرا لیا ۔۔

تمہیں کبھی بھی میرے قریب آنے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے زندگی ہو تم میری شازل نے کیف کو اپنی باہوں میں سمٹتے ہوئے کہا ۔۔

کچھ دیر خاموشی میں کیف شازل کے دل کی دھڑکن سنتی رہی اور شازل کو محسوس ہوا تھا کہ وہ رو رہی ہے اور اس کی شرٹ بھیک رہی ہے ۔

جان شازل بولو کیا بات ہے جو تمہیں اتنی پریشان کر رہی اسنے اس کے گیلے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا ۔

کیف کا رونا اب بڑھ چکا تھا اور شازل کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا ۔۔

میری جان کچھ تو بولو مجھے پریشانی ہو رہی ہے میں تمہیں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا ۔۔

شازل وعدہ کریں دوبارہ کبھی ایسے نہیں جائیں گے آپ اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میں پہلے ہی عدیل کو کھو چکی ہوں اب آپ کو نہیں کھو سکتی ۔۔

عدیل کے نام سے شازل کے بازوؤں کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی لیکن کیف کی اگلی بات نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا ۔۔

کیف تم مجھے اپنا اچھا دوست سمجھ سکتی ہو میں کبھی بھی تم سے یہ نہیں کہوں گا کہ عدیل کو بھول جاؤ کیوں کہ میں جانتا ہوں پہلی محبت کو بھولنا آسان نہیں ہوتا لیکن میری جان جو چلا گیا ہے اسکے بارے میں سوچ کر خود کو پریشان کرنا بھی تو صحیح نہیں ہے نہ۔

میں عدیل سے بہت محبت کرتی تھی ان کے جانے کے بعد میں نے سوچا تھا اب کبھی محبت نہیں ہوگی پھر آپ آگئے شازل۔۔ آپ بہت ضدی ہیں کیسی نے آپ کو بتایا کیف نے اپنا سراٹھاتے ہوئے کہا۔۔
نہیں مجھے کبھی کیسی نے نہیں بتایا اب تم ہو نہ مجھے سب بتانے والی شازل نے کیف کا ناک کھینچتے ہوئے کہا۔۔
میں ہر قدم پر تمہارا ساتھ دوں گا بس تم مجھے میرے حصے کی محبت دے دو شازل نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔

بہت زیادہ ٹھہرکی ہیں آپ۔۔ آپ کو زہ شرم نہیں آتی ایسی حرکتیں کرتے ہوئے کیف نے اس کے سینے پر پینچ مارتے ہوئے کہا۔۔

آہ۔۔۔ اتنی زور سے کیوں مارا شازل نے منہ پھولاتے ہوئے کہا۔۔
میرا شوہر میری مرضی آپ کو کیا کیف نے اپنا چہرہ شازل کے سینے میں چھپاتے ہوئے کہا۔۔

I love you Soo much Meri Jan

Thanks for coming in my life

I need you like a heart needs a beat

شازل نے کیف کے بالوں پر لب بکتے ہوئے کہا۔

کیف کافی دیر تک شازل کے سینے پر سر رکھے اسکے دل کی دھڑکنیں سنتی رہی اور پھر اس نے شہز کے سینے پر اپنے نام کا پہلا حرف بنا کر دل بنادیا۔۔

شازل نے مسکراتے ہوئے کیف کو خود میں سمیٹا اور دونوں پر سکون نیند کی وادیوں میں اتر گئے۔۔

جہاں صرف وہ دونوں تھے نہ کوئی غم، نہ کوئی پریشانی صرف محبت اور وہ دونوں

پردوں سے جھانکتی سورج کی روشنی نے شازل کو نیند سے بیدار کیا تھا۔۔

کیف کے چہرے پر آئی لٹوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے اسکے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ تھی۔۔
یہ میری زندگی کی سب سے خوبصورت صبح ہے ڈیئر مسز۔۔

میں چاہتا ہوں میری زندگی کی ہر صبح اتنی ہی خوبصورت ہو۔۔

دھوپ کی کرنیں شاید اس کی نیند میں خلل ڈال رہی تھیں کیف کے منہ کے عجیب زاویہ بن رہے تھے شازل نے مسکراتے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے آہستہ سے تکیہ پر رکھا اور اٹھ کر پردے برابر کر دیئے کمرے میں مدہم روشنی ہو گئی۔۔

کیف کے منہ کے زاویہ اب درست ہو گئے تھے۔

اس پر گہری نظر ڈالتے شازل نے اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔

گل میرا بچہ چپ ایسے نہیں روتے سب ٹھیک ہو جائے گا میری جان مائینر آپریشن ہے۔۔

میں تو تھک گیا ہوں یار! بھل اب تم ہی اس کو سمجھاؤ ہادی نے تھکے لہجے میں کہا۔۔

ہاں گل سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ پر بھروسہ رکھو یار شاہد ریڈی ہو جاؤ گھر پہ سب کو بتانا بھی تو ہے اس کے لئے تمہیں ہمت کرنی پڑی گی۔۔

کیسے کروں میں ہمت نہیں ہے ہوں میں اتنی سٹرونک جتنا آپ سب سمجھ رہے ہیں مجھے۔۔

ڈر لگتا ہے چاچو سب پر کیا گزرے گی ماما جان بابا جان دادا ابا شازل بھائی اور۔۔۔

اور کیا؟

اور ارمان وہ تو اب تک اس گلٹ میں ہیں کہ ان کی جلد بازی میں مجھے موت کہ منہ میں لا کر کھڑا کر دیا ہے اگر مجھے کچھ ہو گیا وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر سکیں گے۔۔

گل زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے مت کرو خود کو اتنا ہلکا چلو اٹھو شاہد سب کو بتاتے ہیں کل صبح آپریشن ہے سرجن احمد سے میری بات ہو گئی ہے میں اور ارمان بھی تمہارے ساتھ ہوں گے۔۔

نہیں چاہو ارمان نہیں۔۔ وہ نہیں برداشت کر سکیں گے میں جانتی ہوں انکو وہ اوپر سے جیسے سخت دکھتے ہیں اندر سے اتنے ہی نرم دل ہیں۔۔

اگر اتنا ہی جانتی ہو اپنے ارمان کو تو آپریشن کے لئے مان کیوں نہیں جاتی دروازے کے پاس کھڑے ارمان نے مدھم لہجے میں کہا۔۔

ماٹھے پر بکھرے بال اور سرخ آنکھیں گل نے تڑپ کر ارمان کی طرف دیکھا تھا۔۔

بہت کم مرد ہوتے ہیں جو کیسی عورت کے لئے روتے ہیں اور گل سچ میں بہت خوش قسمت تھی کہ کیسی کی بھی پرواہ نہ کرنے والا ارمان اس کے لئے رویا تھا۔۔

چاچو آپ جائیں میں اسے لے کر آتا ہوں اور سب کو منالیں کہ شازل اور کیف کا ولیمہ آج ہی ہوگا ارمان قدم بڑھاتا ہوا بیڈ بیٹھ گیا۔۔
ہمم چلو ہنجل۔۔

ڈونٹ وری میری جان سب ٹھیک ہو جائے گا اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

مان نہ کریں یہ سب۔۔
#Just Believe In Success

میں تمہیں کھو نہیں سکتا۔۔ پلیز مان جاؤ میری خاطر مان جاؤ۔۔ میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دینا چاہتا ہوں۔۔
مان جانتے ہیں آپ بھی کہ بہت کم چانسز ہیں کہ میں بچ۔۔۔

چپ ایک لفظ اور نہیں ارمان نے شہادت کی انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھی۔۔
ہر نماز میں یہ دعا کی ہے میں نے کہ تمہیں مجھ سے کوئی جدا نہ کرے۔۔

پر اللہ کہ اختیار میں سب ہے مان اس کے ہاتھ میں ہماری جان ہے ۔۔

ہاں تو میری جان چلی جائے تمہاری جگہ پر میں نہیں چاہتا کچھ ہو تمہیں اٹھو اور خود کو کل کے لئے تیار کرو ۔۔
لیکن مان ۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں بس اب جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پھر تمہیں اپنی دہن بنا کر ہمیشہ کے لئے یہاں سے لے جاؤں گا
اپنے روم میں بچا رکب سے کہہ رہا ہے اب تو اس کمرے کی مالکن کے آؤ ارمان نے ہونٹوں پر ہنسی سجائی ۔۔
ارمان ایک بات کہوں مانیں گے ۔۔

ہاں میری جان کہو گل کو اپنے قریب کرتے ہوئے کہا ۔۔
اگر مجھے کچھ ہو جائے تو ۔۔

ایسی باتیں نہیں کرو غصہ دلوا رہی ہو ۔۔
پوری بات تو سن لیں آپ کو ہمیشہ غصہ کرنا ہی آتا ہے ۔
اچھا بولو ۔۔

اگر مجھے کچھ ہو گیا تو آپ دوسری شادی کر لینا کیسی اچھی لڑکی سے ۔۔
چپ ایک بھی فضول بات نہیں۔
اچھا نہ سوری! ۔۔

بیٹا تم ٹھیک ہو جاؤ نہ گن گن کے بد لئے تو میرا نام بھی ارمان ملک نہیں اس کے ناک پر ہلکی سی بائٹ کرتے ہوئے
خود سے الگ کیا ۔

اففف ارمان کتنے گندے ہیں آپ اس نے ناک سہلاتے ہوئے کہا ۔۔
ابھی تمہیں پتہ ہی نہیں میں کیا ہوں ایک بار موقع تو دو میری جان ۔۔

دور ہٹیں آپ ٹھہر کی کہیں کے ۔۔

ہاں تمہارا ٹھکرکی ہوں بس گل کو خود کے ساتھ لگاتے ہوئے اس نے نم آنکھوں کو صاف کیا ۔۔

ملک ویلا میں مکمل خاموشی تھی ۔

دادا جی گل کو اپنے ساتھ لگائے بیٹھے تھے ۔

کچھ ہی دیر میں ان کے چہرے سے بوڑھا پے کہ اثرات دکھائی دینے لگے تھے ۔۔

گل کی والدہ کا تورور کر برا حال تھا ۔۔

بس بھی کریں سب آپریشن ہی ہے نہ ہو جائے گا میں اب کیسی کو بھی روتے ہوئے نہ دیکھوں ۔

سب ایسے بیٹھے ہیں جیسے کوئی کام ہی نہیں بھئی میرے پیارے بھائی اور دوست کا ولیمہ ہے تیاری کرو اور ہاں یاد آیا اس چوہے کا بھی تو نکاح ہے ۔۔

بیٹا مرتضیٰ شہید ہونے کے لئے تیار ہو جا گل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا سب کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی

--

سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے جب گل نے سامنے سے حنا کو آتے ہوئے دیکھا ۔۔

لوجی آگئی میرے پیارے شوہر کی سابقہ معشوقہ گل نے ارمان کو دیکھتے ہوئے کہا

ارمان نے گل کو آنکھیں دیکھائی ۔۔

ہائے کیسے ہو سب ۔۔

سب ٹھیک تم بتاؤ؟ ۔۔

کافی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہنے کے بعد حنا کی نظریں شازل پر تھی جو کیف سے چھپ نہ سکی ۔۔

گل یہ وہی حنا ہے نہ جو کالج میں ہوتی تھی چپکوسی ۔۔

ہاں یہ وہی اے اسی کی وجہ سے میں اور ارمان ۔۔۔۔۔

ہاں اور اب دیکھو میرے شازل پر نظریں جمائے بیٹھی ہے کیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

تو کون کہتا ہے انہیں اکیلا چھوڑو۔۔

ہاں جا رہی ہوں ان کے پاس۔۔

شاباش کیف میں بہت خوش ہوں تمہارے اور بھائی کے لئے میں بھی اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

کیا ہو رہا ہے بھئی تھوڑا ٹائم ہمیں بھی دے دو ارمان نے گل کے رخسار پر پیار بھری جھارت کرتے ہوئے کہا۔۔

صبر کریں آپ بلاتی ہوں ہادی چوچو کو گل نے دھکی دیتے ہوئے کہا۔۔

ارے خود تو بورنگ ہو ہی دو سروں کے پرائیویٹ ٹائم میں کیوں ٹانگ اڑا رہی ہو۔۔

مطلب

مطلب یہ دیکھو۔۔

اف اللہ جی یہ تو چاچو اور اہنجل ہیں وہ بھی اتنے کلوز ارمان آپ کو بکل شرم نہیں آتی نہ ایسے کون پک لیتا۔۔

بابا بابا۔۔

میں نے نہیں لی یہ پک مرتضیٰ کہ کام ہیں۔۔

تو بہ یہ لڑکا کبھی بھی نہیں سدھر سکتا۔۔

گل کے سر میں درد کی لہر اٹھی تو اس نے وہاں سے جانا چاہا وہ اپنی وجہ سے کیسی کو بھی پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

رکو۔۔

بیٹھو ادھر ادا مان نے اسے اپنے قریب بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔

مجھ سے کچھ بھی چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔

بس ہکا سا ہے آئل ڈالتی ہوں بالوں میں رف ہو رہے ہیں اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

آو میں ڈال دیتا ہوں آئل۔۔

آپ رہنے دیں میں کر لوں گی۔۔
چپ کر کے بیٹھو۔۔

ارمان پلیز تھوڑا ڈالیں شیمپو کرنے میں مسئلہ ہوگا۔۔
ارمان نے تقریباً آدھی بوتل اس کے سر میں انڈھیل دی۔۔
شازل اور کیف سمیت سب کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔۔
حنا بھی جل رہی تھی۔۔

تم وہی کیف چوہدری ہو نہ جس کا نکاح اس کے کزن عدیل سے ہوا تھا وہ اور وہ بیچارہ مر گیا سوئیڈ۔۔

ویسے تم یہاں کیا کر رہی ہو حنا نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔۔

شازل نے غصہ میں جواب دینا چاہا پر کیف نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا۔۔

صحیح کہہ رہی ہیں آپ حنا وہی کیف ہوں لیکن اب میں کیف چوہدری نہیں مسسز کیف شازل ملک ہوں اس نے مسکراتے ہوئے شازل کی طرف دیکھا۔۔

اوہ تم نے شازل سے شادی کر لی کیا اتنی جلدی اپنے پہلے شوہر کو بھول گئی۔۔

#Just Believe In Success

نہیں میں عدیل کو نہیں بھولی اور نہ ہی ایسا کوئی ارادہ ہے میرا عدیل اگر میری پہلی محبت ہیں تو شازل میرا عشق ہیں جنہوں نے مجھے بھر سے جینے کی نئی امید دی ہے جو مجھ سے محبت کرتے ہیں نہ کے مجھے میرا ماضی یاد دلاتے ہیں میں جانتی ہوں میرا ہال میرے ماضی سے کہیں زیادہ خوبصورت اور پرسکون ہوگا کیوں کہ اس سفر میں شازل میرے ساتھ ہیں اگر انکا ساتھ ہے تو میں ہر امتحان سے گزر سکتی ہو۔۔

کیف کی باتوں کا حنا کہ پاس کوئی جواب۔۔ نہیں تھا۔۔

او کے اب میں چلتی ہوں میرا ولیمہ ہے آج شام کو آپ ضرور آنا کیف مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی پر اس کی آنکھوں کے نم گوشے شازل کو بچپن کر گئے۔

لیکن وہ یہ نمی بہت جلد ختم کر دے گا یہ عہد وہ خود سے کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

ملک ویلا میں ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی۔
شازل اور کیف کے ولیمہ کی بھرپور تیاری کی گئی تھی۔
سب خوش اور مطمئن دکھائی دے رہے تھے پر دل ہی دل میں گل کے لئے کافی پریشان تھے۔۔

دادا جان کے فیصلے کے مطابق ہادی اور ابھل کا ولیمہ بھی ساتھ ہی تھا ارمان بھی رخصتی چاہتا تھا لیکن گل نے منع کر دیا تو سب کو اسکی بات ماننی پڑی۔۔
ثانیہ بھی کافی خوش تھی کہ اسے اسکی محبت مل جائے گا۔۔
سب لڑکیاں گھر پر ہی تیار ہو رہی تھی۔۔

شہر کی سب سے اچھی بیوٹیشن اور ان کی ٹیم سب کی تیاری میں مصروف تھی۔۔
لڑکے بھی اپنی اپنی تیاری میں مگن تھے۔۔
فنکشن اپنے عروج پر تھا۔۔
سب مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔۔
وسیم اور احمد بھی آئے تھے۔۔

الفت احمد کی محبت پا کر اور کیف کو شازل کے ساتھ خوش دیکھ کر بہت مطمئن تھی۔۔
وسیم بھی اپنی بیوی کے ساتھ آیا تھا۔۔

رومینہ اسکی بچپن کی محبت اسکی بن مانگی دعا اللہ نے اسے اسکی ایمانداری کا صلہ دیا تھا۔۔
اس نے کبھی اپنے رشتوں میں کھوٹ نہیں کی تھی تو رب العالمین نے اسکی زندگی خوشیوں سے بھر دی۔۔

یاروسیم --

ہاں بول --

یار کبھی تو اس ایٹیوڈ کو سائیڈ پر رکھا کر مجھے تو لگتا ہے بچاری بھابھی بھی ڈرتی ہی رہتی ہوگی تیرے پاس آنے سے احمد

نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا --

بکو اس نہیں کیا کر جو کہنا ہے کہہ --

بچا چل ایک سیرئس بات بتا --

ہاں پوچھ --

یار میں نہ کب سے سوچ رہا ہوں کہہ --

کہہ -- اسنے سوالیہ نظروں سے احمد کی طرف دیکھا --

یہ ہی کتنوں کڑی کہنے دے دتی؟

لعنت ہے ویسے تیرے جیسا دوست کبھی کیسی کو نہ ملے وسیم نے احمد کی کمر میں مکہ رسید کرتے ہوئے کہا --

الفت اور روبینہ دونوں ان کی باتوں سے محفوظ ہو رہی تھی --

یار مار کیوں رہا۔ ہے ایک بات ہی پوچھی ہے جواب دے اسکا --

جو محبت سچی ہوتی ہے نہ وہ مل کر رہتی ہے میں نے ہمیشہ اپنی محبت کو پاک رکھا ہے روبینہ زندگی ہے میری میرے

جینے کی وجہ وسیم نے روبینہ کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا --

واہ تجھ جیسا کھڑوس بھی رومانس کر سکتا ہے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا --

ہاں اب ہر کوئی تیری طرح مسکھرا تھوڑی ہو سکتا --

اس باکر تجھ سے زیادہ رومانس آتا ہے مجھے پوچھ لے اپنی بھابھی سے احمد نے الفت کو آنکھ مار تے ہوئے کہا --

بہت ہی کوئی پہنچی ہوئی چیز ہے چل اب شازل کو ڈھونڈتے ہیں وسیم نے احمد کو وہاں سے لے کر جانا ہی بہتر سمجھا --

ہاں یار چلتے ہیں لیکن میری بات کا جواب تو دے۔۔
 پٹے گا مجھ سے اب و سیم نے ایک دم سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔۔
 اوکے یار غصہ کیوں کر رہا ہے احمد بھی چپ چاپ اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔

ویسے احمد ایک بات بتاؤں۔۔

ہاں بول کا کے۔۔

یہ کا کا نہ بولا کر اب شادی ہو گئی ہے میری سمجھا۔۔
 اچھا نہیں کہتا کچھ بول اب کیا کہہ رہا تھا۔۔

میں خود اکثر یہی بات سوچتا ہوں مینوں روبینہ مل کینوے گئی ہا ہا ہا
 پہلے احمد نے و سیم کو گھورا اور پھر دونوں کا با آواز قہقہہ بلند ہوا۔۔

سب کمپلز کو سٹج پر لایا گیا۔۔

مر ترضی اور ثانیہ کا نکاح پڑھوایا گیا وہاں سب موجود تھے سوائے گل کے۔۔
 وائٹ سوٹ پہنے ارمان کیسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ شہزادہ صرف اور صرف اپنی شہزادی کو ڈھونڈ رہا
 تھا جو نجائے نے کہا چھپی بیٹھی تھی۔۔

KOH NOVELS – URDU
 #Just Believe In Success

جی آپنی کی جان۔۔

آپنی آپ نے گل کو کہیں دیکھا ہے نظر نہیں آ رہی۔۔
 گل وہ تو اپنے کمرے میں ہے شاید تیار ہو رہی ہے بیوٹیشن کو بھی اس نے واپس بھیج دیا تھا۔۔
 تم رکو میں دیکھتی ہوں اس کو۔۔

نہیں آپی آپ رہنے دیں میں خود دیکھ لیتا ہوں ارمان نے تیزی سے لاؤنچ کا رخ کیا اور اسی تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔

دروازہ بند تھا اسے ہکا ساناب گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔

سامنے ہی وہ دشمن جان کھڑی تھی مہرون اور سکُن کا مینیشن میں گیلے بال پشت پر بکھیرے وہ شاید ڈوری باندھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

ارمان آہستہ سے چلتا ہوا اس کے قریب گیا۔۔

ہانیہ آپی میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی پلیزیہ ڈوری باندھ دیں پہلے ہی لیٹ ہو گئی ہوں بہت ابھی تیار بھی ہونا ہے۔۔

ارمان نے مسکراتے ہوئے اس کے گیلے بال آگے کھینچے اور آرام سے ڈوری باندھ دی۔۔

گل کو اپنی گردن پر پیش محوس ہوئی۔۔

اسنے جیسے ہی شیشے میں ارمان کا عکس دیکھا تو ایک دم سے پیچھے ہوئی۔۔

آپ۔۔ اپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ اسنے خود کو نارمل کرنا چاہا۔۔

کیوں میں نہیں آسکتا کیا؟

آ سکتے ہیں لیکن۔۔

کیا لیکن اسنے دو قدم گل کی طرف بڑھائے۔۔

مجھے تیار ہونا ہے اسنے مدھم لہجے میں کہا۔۔

ہو جاؤ تیار میں نے کونسا تمھاری لپ اسٹک کھا جانی ارمان نے شرارت سے دائیں آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔

گل نے جلدی سے رخ موڑا اور ڈریسنگ ٹیبل سے چوڑیاں اٹھا کر پہننا شروع کر دی۔۔

آرام سے پہنویار لگ جائے گی گل کو تیزی سے چوڑیاں پہننے دیکھ کر اسنے ٹوکا۔۔

آہ۔۔

کیا کرتی ہو لگ گئی نہ دیکھاؤ مجھے ارمان نے گل کا پکڑتے ہوئے کہا۔۔

زیادہ نہیں لگی تھوڑی سی ہے۔۔

ہاں بیشک تھوڑی ہے لگی ہی کیوں؟

ٹشو پیپر سے خون کی بوند کو صاف کرتے ہوئے اسنے اپنے لب زرا برابر زخم پر رکھ دیئے۔۔

میرا بس چلے نہ میری جان میں تمھیں کہیں خد میں چھپا کر پوری دنیا سے دور لے جاؤں پر پتا بات کیا ہے تم ڈرتی ہو

مجھ سے اس نے دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔

جی نہیں میں نہیں ڈرتی آپ سے۔۔

کیا سچ میں نہیں ڈرتی؟

ہاں نہ آپ کو نسا جن ہو جو میں آپ سے ڈروں گل نے خود کو نارمل کرتے ہوئے بال بنانے شروع کئے۔۔

کھلے رہنے دو بال اچھے لگتے ہیں ارمان نے کھوئے کھوئے لہجہ میں کہا۔۔

گل کا جوڑا بناتے ہو اہا تھرک گیا اور اسکے بال پشت پر بکھر گئے۔۔

!مان یاد ہے آپ کو بچپن میں آپ مجھے بکل بھی بال نہیں کھولنے دیتے تھے کتنا لڑتے تھے ہم

!ہاں یاد ہے اچھے سے اور تم مجھے کہتی تھی مانی اللہ کرے آپ کو گنجی بیوی ملے ہا ہا ہا

اب دیکھو زہ ادھر میری بیوی کتنی خوبصورت ہے ارمان نے اس پر نظریں جائے کہا۔۔

#Just Believe In Success

گل ایک بات پوچھوں؟

ہممم پوچھیں۔۔ تمھیں مجھ سے محبت کیوں ہوئی؟

یہ بات تو آپ خود سے پوچھیں بہتر جواب ملے گا آپ کو اس نے ریڈ لپ اسٹک اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں گل میں نے اس دن نہ صرف ہماری محبت کو گالی دی بلکہ میں خود کی نظروں میں ہی گر گیا۔۔ میں کیسے تمھیں ایک بازار و عورت سے ملا سکتا ہوں؟ ٹرسٹ می گل پل پل ترپا ہوں تمھیں خود سے دور کر کے میں خود بھی

خوش نہیں رہا۔۔ اور نجانے وہ کیا بول رہا تھا گل نے اس کے ہونٹوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھی اور مسکارا اس کے ہاتھ میں پکڑ دیا۔۔

یہ کیا؟

لگا دیں مجھ سے نہیں لگتا گل نے انتہائی مصیبت سے کہا ارمان کو اس پر ٹوٹ کہہ دیا۔۔

بچھا چلو بتاؤ کیسے لگاتے ہیں میں کوشش کرتا ہوں۔۔

اوکے پہلے برش کو ڈپ کریں اچھے سے اور اس کو آہستہ سے پلٹ کہ اوپر اور پھر نیچے لگائیں فولڈ کر کے۔۔

اف اتنا مشکل ہے یہ ارمان کو بکل بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔

گل ایک تو پہلے تم یہ پلکیں جھپکنا بند کرو اس نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔

ہاہاہا کوئی حال نہیں آپ کا غور سے دیکھیں ابھی آپ کے سامنے لگایا ہے میں نے مسکارا اس نے اپنی دونوں باہیں ارمان کی گردن کے گرد فولڈ کرتے ہوئے کہا۔

قسم سے یار جب اتنا پاس ہوتی ہو نہ دل عجیب طرح سے دھڑکتا ہے دھڑکن بے قابو ہو جاتی اس نے اسے مزید نزدیک کرتے ہوئے کہا۔۔

بچھا جی چلیں پھر ایسا کریں آپ مجھ سے دوبارہ نکاح کر لیں لائٹ میک اپ میں بھی گل ارمان کے دل کو دھڑکا رہی تھی

#Just Believe In Success

تو پیاری لڑکی کیا آپ کو اس پیارے سے لڑکے سے نکاح قبول ہے اس نے گل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

۔۔

جی قبول ہے وہ گل کے دائیں گال پر جھکا اور مسکراتے ہوئے تیچھے ہوا۔۔

کیا آپ کو نکاح قبول ہے؟

جی قبول ہے۔۔۔ وہ اس کی بائیں گال پر لب رکھتا تیچھے ہوا۔۔

کیا آپ کو نکاح قبول ہے؟

جی دل و جان سے قبول ہے اس بار وہ مکمل طور پر جھکا تھا گل کو اپنا سانس بند ہونے کا خدشہ تھا ۔۔
اس نے اس کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا اور حیا سے دھکتا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا ۔۔

تم نے رخصتی سے انکار کیوں کیا؟

کیوں کہ میں جانتی تھی میں آپ کی شدت برداشت نہیں کر پاؤں گی باہر آجائیں سب انتظار کر رہے ہوں گے ۔۔
ارمان نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا ۔۔

ارمان پلیز جانے دیں کوئی اجائے گا سب انتظار کر رہے ہوں گے ۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی اور گستاخی کرتا پہلے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور پھر دروازہ کھلتا چلا گیا گل جلدی سے پیچھے ہو کر دوپٹہ سیٹ کرنے لگی ۔۔

اوہ آپ دونوں رومیو جولیت یہاں ہیں وہاں پر سب آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں حمزہ نے دانت نکالتے ہوئے کہا ۔۔
آگیا کباب میں ہڈی ارمان نے دانت پیستے ہوئے کہا گل اس کے ماتھے پر شکن دیکھ کر مسکرا دی ۔۔
تم چلو ہم آرہے ہیں ۔۔

اوکے باس جلدی آجانا حمزہ نے آنکھ دباتے ہوئے کہا ۔۔

گل تمہیں پوری دنیا میں یہ مسکراہی ملا تھا اپنا بھائی بنانے کے لئے پہلے کیا وہ شازل کم تھا جو اب یہ بھی آگیا ہے ۔۔

#Just Believe In Success

اس سے بہتر تھا میری چار پانچ سالیاں ہوتی خوشی تو ہوتی ان سے مل کر ویسے بھی میں نے سنا ہے سالی آدھی گھر والی ہوتی ہے ارمان اور بھی کچھ کہتا لیکن گل کی خطرناک گھوری نے اس کی زبان بند کروادی ۔۔
چلیں نیچے اور خبردار نیکسٹ ٹائم کیسی بھی لڑکی کا ذکر کیا تو وہ غصے میں بولتی آگے چل رہی تھی ۔
کیوں تمہیں کس بات کی جیلس ہو رہی ہے تم خود ہی کہہ رہی تھی کہ میں دوسری شادی ۔۔۔

چپ بکل چپ جان لے لوں گی اگر دوسری شادی کی بات کی تو گل ایک دم سے مڑی اور ارمان کی گردن پر ہاتھ رکھ کر ہکا سا دباؤ ڈالا۔۔

ہائے مار تو بہت پہلے کا دیا ہے تم نے میری جان ارمان نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔

آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر گئی اور ارمان بھی مسکراتا ہوا اسکے پیچھے چل پڑا۔۔

گل یار بات تو سنو آہستہ چلو گل کو بے دھیانی میں سیڑھیاں اترتے دیکھ کر ارمان نے پیچھے سے پکارا۔۔
میں نہیں چلوں گی آہستہ آپ جائیں اپنے لیے دوسری بیوی ڈھونڈیں۔۔

ناراض کیوں ہو رہی ہو؟ ارمان نے مسکراتے ہوئے کہا
میں کیوں ہوں گی ناراض مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا گل نے آخری سیڑھی سے قدم نیچے رکھا تو ارمان نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔

کیا تمہیں سچ میں کوئی فرق نہیں پڑتا اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔
ارمان وہ میں۔۔۔ اس نے نظریں جھکا لی۔۔

وہ میں کیا بولو۔۔۔ گل کی بازو پر دباؤ بڑھائے اس نے اسے مزید اپنے نزدیک کیا۔۔

جان ہیں آپ میری اور ایسا ہو سکتا ہے کیا میں آپ کو خود سے دور کروں آپ پر میرا حق ہے مان صرف بے فکر رہیں جب تک ہوں آپ پر کیسی کی نظر تک بھی نہیں پڑنے دوں گی آپ کہ اس دل میں میں ہمیشہ دھڑکن بن کر دھڑکنوں کی ارمان کے دل پر ہاتھ رکھے وہ اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔۔

ارمان نے اسے مضبوطی سے اپنی باہوں میں سمیٹتے ہوئے اس کے سر لب رکھے۔۔

پتہ ہے گل جب تم اتنے پاس ہوتی ہو دل بے ایمان سا ہونے لگتا ہے ایک سکون سا محسوس ہوتا ہے۔۔

!میں ہمیشہ آپ کا سکون رہوں گی میری جان

شازل --

اجی شازل کی جان

آپ اتنے خاموش کیوں ہیں؟ سٹیج پر بیٹھے کیف نے سرگوشی نا کہا --

نہیں تو میری جان میں بکل ٹھیک ہوں آپ پریشان نہیں ہوں آج کا دن آپ کا ہے انجوائے کریں شازل نے پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی --

آج کا نہیں ہر دن آپ کا اور میرا شازل ہم ساتھ مل کر ہر مشکل کو حل کریں گے --

میں جانتی ہوں آپ گل کی طرف سے پریشان ہیں سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ پر یقین رکھیں اور دیکھیں سامنے جب ارمان بھائی کی محبت گل کے ساتھ ہے تو اسے ٹھیک ہونا ہی ہے کیف نے شازل کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا --

آپ مجھے کیوں مجبور کر رہی ہیں کہ میں سب کے سامنے کوئی گستاخی کروں شازل نے آنکھ دباتے ہوئے کہا -- کیف نے مسکراتے ہوئے چہرہ جھکا لیا --

اففف کیف آپ کو پتہ ہے جب آپ اس طرح شرماتی ہیں قسم دل بے قابو ہو جاتا ہے شازل نے دل پر ہاتھ کھتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری --

یار کتنے بورنگ ہو سب ادھر سب کپلز ایسے ہیں جن کی نئی شادی ہوئی ہے کیوں نہ ایک کپل ڈانس ہو جائے احمد نے مشورہ دیا تو سب نے ہامی بھری --

ارمان نے گل کی طرف دیکھا تو اس نے انکار میں سر ہلا دیا --

ارمان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں التجا کی جیسے گل رد نہ کر سکی اور مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ارمان کے بڑھے ہوئے ہاتھ میں پکڑ دیا جیسے ارمان نے مضبوطی سے اپنی ہتھیلی میں قید کر لیا ۔۔

سب کپلز آنے کے سامنے کھڑے تھے احمد کو کوئی سونگ ہی پسند نہیں آ رہا تھا ۔۔

مان ایک بات سمجھ میں نہیں آتی مجھے کبھی بھی گل نے ارمان کی آنکھوں میں ۔ دیکھتے ہوئے کہا ۔۔

ایسی کونسی بات ہے جو میری چھوٹی سی جان کو اتنا پریشان کر رہی بتاؤ ارمان نے گل کا ناک دباتے ہوئے کہا ۔

یہ ہی بات کہ ہر چیز کی _____ ایک انتہا ہوتی ہے
بھریہ محبت کیوں کسی سے بے انتہا ہوتی ہے ۔۔

ارمان نے مسکراتے ہوئے اس کے گرد دائرہ تنگ کرتے ہوئے سرگوشی ناکما ۔۔ میری جان وہ اس لئے کہ محبت ایک بہت ہی پاکیزہ جذبہ ہے یہ ہر نام انسان کو نہیں ہوتی کچھ دل جو اللہ کو پسند آجاتے ہیں وہ ان میں محبت ڈال دیتا ہے اور پتہ مزے کی بات کیا ہے اللہ جب کیسی انسان کو دوسرے انسان کی محبت میں ڈالتا ہے تو بھر اس انسان کی آزمائش پکی ہے وہ اس لئے کہ اللہ پاک اس انسان کو مضبوط بنانا چاہتا ہے تاکہ اسے پتہ چلے محبت کوئی عام جذبہ نہیں یہ بہت خاص ہے اور خاص لوگوں کو ہی دیا جاتا ہے اور پتہ جو لوگ اس کی قدر نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان سے یہ پاک جذبہ چھین لیتا ہے پھر وہ اسی رب کے آگے روتے ہیں گڑ گڑاتے ہیں یہاں تک کہ تجد میں بھی اس ایک انسان کو مانگتے ہیں جنہیں وہ اپنی نادانی سے کھو چکے ہوتے ہیں اور وہ دوسرا انسان اس بات کو سمجھ جاتا ہے کہ اللہ کی محبت کے علاوہ کوئی ایسا نہیں جو عمر بھر ہر غلطی کو معاف کر سکے ۔۔

مان عشق اور محبت میں کیا فرق ہے؟

ہمم گل محبت میں ہمیں صرف اپنا محبوب نظر آتا ہے یہاں تک کہ ہم کبھی کبھی اللہ کا شکر ادا کرنا بھی بھول جاتے ہیں کہ اس نے ایک انسان کو بہت خاص جذبہ دے کر ہم تک بھیجا ہے اور ہم مسلسل اس کی ناشکری کر رہیں اور اسی ناشکری کی سزا ہے جدائی ۔۔

ایک جدائی جس میں نہ دن کو چین ملتا ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے تب ہمارے سجدے طویل سے طویل تر ہو جاتے ہیں اور وقت ایک ہی دھن رہتی ہے رب کی رضا بھر جو رب کی رضا میں راضی ہو جاتا ہے وہ پہنچ جاتا ہے عشق کے مقام تک۔۔

اور مان عشق کی آخری حد کیا ہے؟ اس نے کھوئے ہوئے لہجے میں لب ہلائے بہت سے آنسو آنکھوں کا بند توڑ کر باہر آگئے۔۔

عشق کی آخری حد یہ ہے کہ اس انسان کی چاہ جس کی محبت اللہ نے آپ کے دل میں ڈالی تھی بس اس کی خوشی کے لئے اس سے الگ ہو جانا اور یہ دعا کرنا کہ وہ جہاں رہے خوش رہے یہ سب سے زیادہ اذیت دہ لمحہ ہوتا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا اور اسے انعام کے طور پر وہ دیتا ہے جو اس نے سوچا بھی نہیں ہوتا اس کی محبت اس کا عشق بن جاتی ہے اور اللہ اس عشق پر مہر لگا دیتا ہے کہ ان کا ساتھ جنت تک ساتھ ہے اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی۔۔

اور مان اگر میں کہوں اللہ نے میرا عشق مکمل کر دیا ہے میں نے اپنی محبت کا امتحان پاس کر لیا ہے تو کیا سچ میں آپ میرے جنت تک کے ساتھی ہیں آنسوؤں کے ساتھ چہرے پر خوشی کی رملق ارمان کو سچ میں آج یقین آگیا تھا کہ یہ لڑکی! واجب المحبت ہے

گل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کی آنکھوں سے چھنتے ہوئے اس نے اپنا ماتھا گل کے ماتھے پر ٹکا دیا۔۔

سب کی نظروں کی مرکز وہ دونوں تھے لیکن پوری دنیا سے دور وہ دونوں ایک الگ جہاں میں سب نے انکی قسمت پر رشک کیا تھا۔۔

بہت سے لوگوں کی آنکھیں نم ہوئی تو بہت سے لوگوں نے دل سے انکی جوڑی کی سلامتی کی دعائیں مانگی۔۔

ہر طرف خاموشی کا راج تھا جیسے ارمان کی خوبصورت بھگی آواز نے توڑا۔۔

پل پل میرا تیرے ہی سنگ بتانا ہے
اپنی وفاؤں سے تجھے سجانا ہے
دل چاہتا ہے تجھے کتنا بتانا ہے
ہاں تیرے ساتھ ہی میرا ٹھکانہ ہے
اب تھک چکے ہیں یہ قدم
چل گھر چلیں میرے ہمدم۔۔

گل نے ارمان کے سینے پر سر رکھا اور اس کی دھڑکنیں محسوس کرنے لگی۔۔

ہوں گے جدا نہ جب تک ہیں دم
چل گھر چلیں میرے ہمدم
تا عمر پیار نہ ہو گا کم
میرے رہو تم اور تیرے ہم
چل گھر چلیں میرے ہمدم۔۔۔

گل کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اس نے ایک نظروں پر موجود سب پر ڈالی اور گل کے آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرایا۔۔

خوشبو سے تیرے منکے ہر اک کمرہ
درو دیوار نہیں کافی ہے تیری پناہ
سنگ تیرے پیار کا جہاں بسانا ہے
جس میں رہیں تم اور ہم

چل گھر چلیں میرے ہدم
میرے رہو تم اور تیرے ہم
ہوں گے جدا نہ جب تک ہیں دم۔۔

ارمان کی آنکھوں میں بسا نیا جہاں دیکھتے ہی اس کے دل کو کچھ ہوا تھا جیسے یہ سب بہت جلد اس کے ہاتھوں سے جھوٹ
جائے گا۔۔

پیار کرنے والا بھائی شازل جو کہ چپکے سے اپنے آنسو پی رہا تھا۔۔

اماں باپ جنہوں نے آج تک ہر خواہش پوری کی

!مستی کرنے والے کزن

!ہر ضد کو پورا کرنے والے دادا تایا تائی

!اور ہاں جان سے زیادہ چاہنے والا شوہر

درد کی تیز لہر نے اسے پھر سے ارمان کے سینے پر جھکنے پر مجبور کیا تھا۔۔

#Just Believe In Success

!وہ حلق کبل چلایا تھا

!گل نے ٹھنڈی سرد آہ بھری جیسے یہ اس کی زندگی کی آخری شام ہو

!اس نے ہلکے سے اس کا چہرہ تھپتھپایا اور وہ سب کچھ فراموش کئے اپنی آنکھیں موند گئی

کیسی اپنے کو کھودینے کا ڈر آپ کو جیتے جی زندہ لاش، بنا دیتا ہے "کچھ ایسا ہی حال تھا ارمان کا، جس ہو سپیٹل کی راہداری میں دونوں ہاتھوں سے اپنی کنپٹیوں کو تھامے بیٹھا تھا۔
نہ جانے کتنے ہی بے آواز آسوا اس کی جھولی میں گر رہے تھے۔

ارمان "بیٹا ہمت نہیں ہارتے! یہ پیپرز ہیں ان پر سائن کر دو، لیکن چاچو! اس نے ایک نظر اپنے سامنے کھڑے اس "انسان کو دیکھا جو نظریں جھکائے نڈھال سا کھڑا تھا۔
چاچو پلینز میری گل کو بچالیں، میں نہیں جی سکوں گا اس کے بغیر ڈاکٹر ہادی کے ہاتھ تھامے وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

ہمت کر یا رکھ نہیں ہوگا، چل شاہاش سائن کر اور اللہ سے دعا کر میرا شیر بیٹا ہادی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہمت دی۔

سب کو ہمت کی ضرورت ہے اور اگر تم ہی ایسا کرو گے تو اور سب کو کون سنبھالے گا شازل کو ضرورت ہے تمہاری، اور بھائی جان بھابھی ان سب کا دکھ تم سے الگ نہیں ہے اگر گل تمہاری ہمسفر ہے تو ان کی بیٹی ہے تم تو جانتے ہی ہو کتنے لاد پیار سے پالا ہے ہم سب نے اسے چلو شاہاش کچھ چیزیں ڈکس کرنی ہیں اندر آؤ منہ دھو کر اور یہ پیپرز سائن کر دو شازل اور بھائی جان کو نہیں کہہ سکا مجھ ہمت نہیں تھی، ارمان سے نظریں چراتے انہوں نے وہاں سے جانا مناسب سمجھا، ان کی آنکھ کے نم گوشے ارمان سے چھپ نہ سکے اور اس کی نظر پیپرز پر ٹھہر گئی، جن میں لکھا تھا کہ اگر آپریشن کے دوران مریض کو کچھ ہوتا ہے تو اس کا زہمدار ڈاکٹر زکونہ مانا جائے۔

جانے کتنے ہی پیپرز ارمان نے بہت سے لوگوں سے سائن کروائے تھے اپنے پیشے کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ کبھی کمزور نہیں پڑا تھا لیکن آج وہ کمزور پڑ رہا تھا اس کی جان کی جان خطرے میں تھی۔

ہو سپیٹل کا سٹاف آج پہلی بار "اسے" اس حالت میں دیکھ رہا تھا ہر کیسی نے گل کے لئیے دل سے دعا مانگی تھی، بہت کم وقت میں اس نے اپنے اخلاق سے سب کے دلوں میں جگہ بنائی تھی۔۔

انکل! آپ ایسے کیوں بیٹھے ہیں، آپ کو پتہ ہے مایوسی کفر ہے، اور اچھے بچے روتے نہیں ہیں "وہ ایک سات "سال کی چھوٹی سی بچی تھی جس نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے ارمان کے آسوپو نیچے تھے۔

ہم آپ کی بیٹی بہت اچھی باتیں کرتی ہے اللہ پاک نصیب بچھا کرے آمین۔

وہ ابھی اٹھنے ہی لگا تھا جب بچی نے اسکا ہاتھ تھاما۔

انکل! ڈاکٹر گل کہتی ہیں کچھ بھی ہو جائے اللہ کی ذات سے مایوس نہیں ہونا چاہیے زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے

بیشک چہرے پر پھینکی مسکراہٹ لئی وہ اندر کی جانب بڑھا۔

شازل کی سرخ آنکھیں اس بات کی چغلی کھا رہی تھی کہ وہ کس حد تک خود پر ضبط کر رہا تھا۔

یہ ہی حال شارق ملک کا بھی تھا گھر کے سب ہی مرد ہو سپیٹل میں موجود تھے اور خواتین گھر پر تھی۔

ڈاکٹر ہنجل اور ڈاکٹر ہادی کے ساتھ شہر کے مشہور سرجن موجود تھے، ارمان کو اندر جانے کی اجازت نہیں دی گئی کیوں کہ وہ

اس حالت میں نہیں تھا کہ اسے اندر جانا چاہیے۔

آپریشن شروع ہونے میں کچھ دیر باقی تھی جب ڈاکٹر ہادی نے ارمان کو اندر آنے کا کہا۔

شازل اور وہ دونوں ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے اندر جاتے ہی ارمان کی حالت خراب ہونے لگی تھی اسکے دل کو کچھ ہوا تھا جیسے ابھی جان جائے گی سامنے ہی گل دوا کے گہرے اثر میں تھی اس کے دونوں ہاتھوں پر ڈریس لگائی گئی تھی۔

KOH NOVELS - URDU

گل کے قریب جانے کی بجائے اس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے "مان" ہلکی سی سرگوشی نا آواز نے اسے

وہاں رکنے پر مجبور کیا تھا۔

اس نے پلٹ کر نہ دیکھا اسے اندازہ تھا اگر اس نے اسے پلٹ کر دیکھا تو اپنا ضبط کھودے گا۔

بھائی! جی بھائی کی جان بولو شازل کی سی تیزی کے ساتھ اس تک پہنچا تھا۔

آپ پریشان نہیں ہو جو ہوتا بہتر کے لئے ہوتا ہے امی، ابو، دادا کیف سب کی ہمت آپ ہیں ہمیشہ خوش رہنا

اور ہاں میرے حصے کی چاکلیٹ آپ خود کھا لیا کرنا۔۔

چپ ایک دم چپ پاگل ایسی باتیں نہیں کرتے شازل نے اس کے ہونٹوں پہرے شہادت کی انگلی رکھ کر چپ کروایا

-

بھائی بولنے دیں نہ بھرپتہ نہیں زندگی موقع دے یا نہ دے اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ جو آپ کا دوست ہے نہ جو میری طرف نہیں دیکھ رہا ان سے کہہ دیں کہ میں ان سے بہت محبت کرتی ہوں خود کو زہدار ٹھہرانا بند کریں۔۔۔ "بھائی پلینز ان سے کہیں نہ ایک بار میری طرف دیکھیں مجھ سے بات کریں" اس نے ٹوٹی سانوں کے ساتھ التجاء کی۔

ہاں نہ کرے گا یہ بات کیوں نہیں کرے گا ایک لگاؤں گا اس کے کان کے نیچے شازل نے ارمان کا رخ گل کی طرف اکر تے ہوئے کہا

تم دونوں باتیں کرو میں آتا ہوں۔

خیال رکھنا بھائی اپنا۔

جی میری چنداگل کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ ایک پل بھی وہاں نہ رکا۔

! اتنی دور کیوں کھڑے ہیں ادھر آئیں میرے پاس گل نے ارمان کی طرف ہاتھ بڑھایا

ایسے تو نہ کریں ارمان میں آپ کو اس تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی، پتہ میں نے سوچا تھا۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں" گی پر اب دیکھیں ایک پل بھی آپ کے بنا عذاب لگتا ہے، میں مایوس نہیں ہوں کیوں کہ میں جانتی ہوں میرے ساتھ بہت ساری دعائیں ہیں جو مجھے کچھ نہیں ہونے دیں گی، اور میں چاہتی ہوں آپ میرے لئے دعا کریں کہ میں اور آپ ایک اچھی زندگی گزار سکیں ساتھ امید نہیں دے رہی آپ کو بس اب آپ کے ساتھ جینا چاہتی ہوں آپ میں اور ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے کتنی ساری خواہشات ہیں یا رپوری کرنی ہے میں جانتی ہوں یہ آپ کی ہی دعائیں تھی جن کی وجہ سے "میرے دل سے آپ کی محبت کبھی نہیں نکلی میرے چاہنے کے؛ باوجود بھی نہیں، کریں گے نہ میرے لئے دعا؟

ہاں نہ کیوں نہیں میری جان بے فکر رہو اللہ پاک سے دوستی ہے میری سفا رش کر دوں گا کہ اس چڑیل کو میرے پاس ہی رہنے دیں بہت تنگ کیا ہے اس نے مجھے ابھی تو بہت سارے حساب باقی ہیں اس کے ساتھ ارمان گل پہ جھکا "اس کی سانوں کو اپنی سانوں سے ابھا دیا۔

یہ لمس گل کے لئیے جینے کی ایک نئی وجہ تھا لیکن ارمان کے لمس میں شدت تھی جو کم ہی نہیں ہو رہی تھی، چند منٹ اس کی سانوں کو رہائی بخشی تو گل کا حیا سے دکھتا چہرہ اس ایک بار اس پر جھکنے پر مجبور کیا اس بار گل کے چہرے کا ایک ایک نقوش چومتے اپنی محبت کی مرثبت کر رہا تھا، اس کے چہرے سے ہوتے ہوئے ارمان نے اس کی گردن پر لب رکھے تھے۔۔

مان اگر میری جان ویسے نہ گئی تو اس طرح ضرور مجھے کچھ ہو جائے گا مدھم لہجے میں اس نے مان کے کان میں سرگوشی کی۔

کچھ نہیں ہوگا تمہیں ارمان نے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا ارمان کی محبت کو محسوس کرتے ہوئے اس نے آنکھیں موند لی۔۔

دو گھنٹے ہو گئے ہیں بیٹا ہادی اب تک کوئی خبر لے کر نہیں آیا جاؤ پتہ کرو کوئی میری بچی کا دادو نے بو جھل لہجے میں شازل سے دریافت کی۔

پچھلے دو گھنٹے سے آپریشن شروع ہوا تھا تب سے لے کر اب تک وہ سب سب نے کتنی ہی دعائیں مانگ چکے تھے۔ آپریشن ٹیم کا دروازہ کھلتے ہی شازل ڈاکٹر انجل کی طرف بڑھا۔۔

گل "کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہے نہ؟"

"مبارک ہو آپریشن کامیاب رہا"

انجل نے ان سب کو نئی زندگی کی نوید سنائی تھی۔

سب کی زبان نے یک دم رب کا شکر ادا کیا۔

لیکن! گل کو ابھی ہوش نہیں آیا اگلے چوبیس گھنٹے بہت اہم ہے اگر گل کو ہوش نہ آیا تو، تو کیا بیٹا شارق صاحب نے پوچھا

--

تو گل کو مہ میں بھی جاسکتی ہے۔

جہاں اس بات کی خوشی تھی کہ وہ اب خطرے سے باہر ہے وہیں اس بات کا غم کہ جانے اگلے چوبیس گھنٹوں میں کیا ہونے والا ہے۔

آپ سب گھر چلے جائیں میں ہوں ادھر گل کے پاس ارمان پہلے سے زیادہ خود کو سنبھال چکا تھا ۔
میں رکتا ہوں ادھر شازل نے ارمان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ۔

نہیں یار تو گھر جا ویسے بھی آج کیف بھا بھی تیرا انتظار کر رہی ہوگی صبح لے آنا ان کو بھی تجھے آرام کی ضرورت ہے
ارمان نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

!آرام کی ضرورت تو تجھے بھی ہے

"۔ مجھے تو آرام اب تیری بہن ہی دے سکتی ہے ویسے آپس کی بات ہے تیری بہن بہت ظالم ہے"
تو ٹھیک بھی اسی کے ہاتھوں سے رہتا ہے شازل نے دانت نکالتے ہوئے کہا ۔

ٹھیک تو بیٹا میں کروں گا اسے ٹھیک تو ہو جائے تجھے پہلے بتا رہا ہوں ہو سیٹل سے سیدھا وہ میرے ساتھ جائے گی
میں نہیں رہ اس کے بغیر ارمان نے کھکھلاتے ہوئے کہا ۔

بہت ہی بے شرم انسان ہے ویسے تو کیسی باتیں کر رہا ہے بچے کو خراب کرے گا کیا؟ "شازل نے آنکھ دباتے
"ہوئے کہا

کوئی نہ بچے کا خراب ہونے کا وقت آگیا ہے جاجی لے اپنی زندگی ارمان نے بھرپور قہقہہ لگایا اور شازل نے اسے
"زور سے پیچ مارتے ہوئے اسکا ساتھ دیا

دادا جی نے دونوں کو خوش دیکھ کر رب کا شکر ادا کیا ان سب میں ہی تو ان کی جان بستی تھی ۔

بس کرو نہ گل بہت ہو گیا بہت تنگ کر لیا تم نے اب اٹھ جاؤ دیکھو! میں کیسی کے بھی سامنے نہ جھکنے والا اپنی اکڑ میں "
"رہنے والا، تمہارا کھڑوس دیکھو، تم سے منت کر رہا ہے پلیز نہ آنکھیں کھولو

کہتے ہیں مرد بہت سخت جان ہوتے ہیں لیکن صرف ایک محبت ہی ایسا جذبہ جس سے موم بنا دیتا ہے مرد جب "
کیسی عورت کو سچے دل سے چاہتا ہے تو اس کے ساتھ پوری زندگی اس طرح گزارتا ہے جیسے پھول کے ساتھ کانٹے، ہر
اس انسان سے اپنی محبت کی حفاظت کرتا ہے جو اس کی طرف میلی نگاہ سے دیکھتا ہے، اور نکاح اس محبت کی اول
شرط ہے "

ارمان رب کے آگے سجدہ ریز ہوا تھا نہ رکنے والے آسوؤں کا ایک سلسلہ جو اس بات کا گواہ تھا کہ یقین صرف اللہ کی ذات سے ہے

اپنی دعاؤں کو سمیٹتا وہ اب گل کا ہاتھ تھا مے اس سے التجاء کر رہا تھا کہ اٹھ جاؤ باتیں کرو

میں وعدہ کرتا ہوں گل کبھی کوئی دکھ نہیں دوں گا پلیر یا ہر بات مانوں گا تمہاری جیسے تم کہو گی ویسے رہوں گا "وہ کیسی ضدی بچے کی طرح بول رہا تھا۔"

اپکا وعدہ "ارمان نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ لفظ کیسی اور نے نہیں اس کی زرتاشہ گل نے بولے تھے"

نم آنکھیں کپکپاتے ہونٹ وہ کچھ اور بولنا چاہ رہی تھی ارمان کی خوشی کی انتہا نہ رہی وہ بے اختیار گل کے ماتھے پر اپنے لب رکھ چکا تھا

اے میرے مالک تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے "میں تیرا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا مجھے میری زندگی واپس کر کے بہت بڑی خوشی عطا کی ہے میں بہت خوش ہوں گل بہت زیادہ! ارمان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کرے اس نے جلدی سے موبائل نکالا اور ڈاکٹر ہادی کے نمبر پر میج کر کے ایک بار بھر گل پر جھکا تھا۔

سب خوش تھے کہ گل کا آپریشن بھل ٹھیک ہوا تھا۔ شازل جیسے ہی گھر میں داخل ہوا ایک اداسی سی اس کے دل میں ٹھہر گئی۔

اسکا دل چاہا وہ ایک بار کیف کو دیکھ سکے، رات کافی گہری ہو رہی تھی ہاتھ پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھا تو دو بجے کے قریب ٹائم تھا، اپنے دل کی آواز کو دباتے ہوئے اس نے کیف کی بجائے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

موبائل چیک کرتے ہوئے اس نے آرام سے دروازہ کھولا تو پورے کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا، "کیا اس نے" میرا انتظار بھی نہیں کیا ہو گیا؟ شازل نے لائٹ جلانے کی زحمت بھی نہ کی تھکے قدموں سے بیڈ کی جانب بڑھا اور بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا

!آہ۔۔۔ کیف زور سے چلائی

"آپ،" آپ یہاں پر کیا کر رہی ہیں؟ شازل نے کہنی کے بل لیٹتے ہوئے کیف کی جانب رخ کیا "لائٹ تو آن کریں اتنی زور سے لگا ہے مجھے! کیف نے اپنی ناک سلاتے ہوئے کہا۔" شازل نے بینٹ کی جیب سے لائٹ نکالا اور مدھم سی روشنی کیف کے چہرے کے قریب کی۔

مدھم روشنی میں کیف کا چہرہ دمک رہا تھا شازل کو خود پر کنٹرول رکھنا مشکل کام لگا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں آپ؟ دیکھیں کتنی زور سے لگا ہے مجھے تو لگتا ہے نشان بہت گہرا ہے شازل کی کنڈیشن کو نظر انداز کئیے وہ اپنی ناک کو ہی سہا رہی تھی۔

وہ تھوڑا سا جھکا "شازل کو اپنے انتہائی قریب محسوس کر کے کیف نے پیچھے ہونا چاہا"

آج دور جانے کی بات مت کرنا "اس کی آواز میں مدھوشی تھی۔"

اس کی ناک پر جھکتے ہوئے وہ مکمل اس پر جھکا ہوا تھا۔

بات سنیں! ہم شازل نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اٹکھ سے اشارہ کیا۔

پلیز اس لائٹ کو دور رکھیں مجھے ڈر لگ رہا "کیف نے جلتے لائٹ کی طرف اشارہ کیا۔"

شازل نے پھونک مار کر لائٹ کو بجھایا اور دور پھینک دیا۔

"اب تو نہیں لگ رہا ڈر میری جان کو؟ اس نے اس کے کان کی لو کو چھوتے ہوئے کہا،"

#Just Believe In Success

اب تو زیادہ لگ رہا ہے اس نے مدھم آواز میں سرگوشی کی جیسے سن کر شازل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔
ڈرنا بھی چاہیے مسز میری محبت کی شدت برداشت کرنے کے لئے آپ کو دل بڑا کرنا پڑے گا "اپنی ناک کیف کی ناک سے جوڑتے ہوئے اس نے دلفریب لہجے میں کہا۔

مطلب میں نے یہاں آکر غلطی کی ہے؟ اس نے ایک اندازے کہا جس ادا پر شازل کا دل اور بے ایمان ہو رہا تھا۔

" اس نے مسکراتے ہوئے کہا، غلطی تو میری جان اسی دن ہو گئی تھی جب آپ پہلی بار مجھ سے ٹکرائی تھی " میں بہت تھک گیا ہوں مجھے سکون چاہیے کیف کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اس نے اجازت طلب کی۔

میں آپ کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کروں گا جب تک آپ نہیں چائیں گی میں خود کو آپ سے دور رکھوں گا کیف کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے اس کے ہاتھوں کو آزاد کیا اور اٹھنا چاہا اگلے ہی پل کیف نے اس کی شرٹ کو مضبوطی سے تھام لیا۔

ہر خاموشی کا مطلب انکار نہیں ہوتا کچھ باتیں خاموشی میں بھی سمجھنی چاہیے آفیسر، کیف نے اس کے بالوں میں ہاتھ "سہلاتے ہوئے کہا۔

کیف کی طرف سے اجازت سے پا کر شازل نے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر رکھے اور اپنی پیاس بجھانے لگا۔

--

چند منٹ بعد کیف کو اپنی سانس اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن شازل کی شدت بڑھتی ہی جا رہی تھی، اتنے میں شازل کا فون بجنا شروع ہوا اور اس نے کیف سے نظریں ملائے بنا فون کی طرف ہاتھ بڑھایا تو پہلی بار اس کا دل چاہا ارمان کا گلہ دبا دے اسے منہ بناتے ہوئے فون اٹینڈ کیا تو کیف نے اپنی سانس نارمل کی۔ آدھی رات کو بھی سکون نہیں ہے تجھے بول کیا ہے شازل نے کھا جانے والے انداز میں بولا۔

اوہ تو میں نے اپنی جان کو ڈسٹرب کر دیا ارمان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

زہر لگ رہا مجھے اس وقت تو شازل کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

اچھا سن میں نے یہ بتانے کے لئے کال کی ہے کہ گل کو ہوش آگیا ہے۔

کیا سچ میں شازل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

رک میں آتا ہوں شازل کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

رہنے دیں بھائی آپ میری بھابھی کو ٹائم دیں "گل کی آواز سن کر شازل نے سکون کا سانس لیا اور ایک گہری نظر آنکھوں " پر بازو رکھے لیٹی اپنی پیاری بیوی پر ڈالی جو شاید اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔

کیسی ہے میری گڑیا؟ اور اس بدتمیز نے تمہیں بھی اپنے جیسا بنا دیا ہے شازل نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

!میں بکل ٹھیک ہوں بھائی صبح میری بھابھی کو بھی لے آنا"

یہ لو بات کرو اپنی بھابھی سے شازل نے کیف کی طرف جھکتے ہوئے اس کی طرف موبائل بڑھایا۔"

کیف نے فون پکڑ کر کان کو لگایا اگلے ہی پل اسے شازل کے لب اپنی شہ رگ پر محسوس ہوئے۔

!کیسی ہو گل؟ بمشکل اس نے لفظ ادا کئے

!میں ٹھیک ہوں

ماشاء اللہ میں صبح آؤں گی تم سے ملنے "شازل کی بڑھتی جھارتوں کی وجہ سے اس نے جلد ہی فون بند کر دیا۔"

وہ مکمل کیف کو اپنی قید میں کر چکا تھا جہاں سے اس کا فرار مشکل تھا۔

محبت کی تاثیر بہت گہری ہوتی ہے شازل کی محبت نے کیف کا ہر درد سمیٹ لیا تھا اس کی محبت اور قربت پا کر وہ خود کو خوش قسمت محسوس کرنے لگی تھی۔

شازل بھائی پلیز ارمان کو کہیں مجھے گھر جانا ہے پچھلے ایک ہفتہ سے انہوں نے مجھے یہاں قید کر رکھا ہے گل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

بیٹا بس کچھ دن اور پھر آپ کو گھر ہی جانا ہے شازل نے اس کے بال سمیٹتے ہوئے کہا۔

!کیا بھائی آپ بھی؟ جائیں مجھے بات ہی نہیں کرنی آپ سے

#Just Believe In Success

بچھا میں بات کرتا ہوں اس کھڑوس سے پریشان نہیں ہو اب شازل نے گل کے ماتھے پر بوسہ دیا اور نرس کو میڈیسن کا کہہ کر چلا گیا۔

یار بحث نہیں کریں بکل بھی اجازت نہیں دوں گا گل کو یہاں سے جانے کی ارمان غصہ میں شازل سے مخاطب ہوا۔

گھر میں بھی تو خیال رکھ سکتے ہیں اس کا بات کو سمجھ کیوں نہیں رہا۔

ہاں رکھ سکتے ہیں خیال پر وہاں کوئی مجھے گل کے قریب تک نہیں بھٹکنے دے گا۔
 اوہ اچھا تو یہ وجہ ہے شازل نے دم دار ققمہ لگایا۔
 قسم سے یار بہت عجیب ہے تو۔

ہاں ہوں عجیب میں نہیں رہ سکتا پلیز سمجھ خود تو سیٹ ہو گیا میرا بھی سوچ اب ارمان نے چمیر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
 فکر نہیں کریں نے سارا بندوبست کر لیا ہے۔
 کیا؟

تیری اور گل کی شادی بس بیٹا تو سہرا باندھنے کی تیاری کر میں شام کو ملتا ہوں شازل نے کچھ سوچتے ہوئے گاڑی کی چابی اٹھائی اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔

گل بہت حیران تھی کہ اچانک سے سب کیسے ہوا لیکن اسے خوشی تھی کہ وہ گھر جا رہی ہے۔
 ڈرائیونگ کرتے ہوئے ارمان نے بیک مرر میں دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

گل نے بھی سائل پاس کی جس کے نتیجے میں ارمان نے اپنی ایک آنکھ دبا کر ہونٹ گول کئے اور گل نے شرما تے ہوئے چہرہ باہر کی طرف موڑ لیا۔
 گل کا شرمانا ارمان کو بے حد پسند آیا۔

اففف ارمان نے ٹھنڈی گہری سانس لی اور گاڑی کی سیٹ بڑھا دی۔

جیسے ہی گاڑی گھر کے باہر کی ارمان نے گل کی طرف کا دروازہ کھولا اور اس کی بازو تھام کر اسے سہارا دیا۔
 آہستہ سے ارمان کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے وہ خود کو بہت خوش نصیب محسوس کر رہی تھی۔

محبت کا احساس اور اس کا مل جانا اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اور گل ارمان کے ساتھ سے اپنے رب کی شکر گزار تھی

--

گھر میں داخل ہوتے ہی بے شمار پھولوں نے ان کا استقبال کیا ۔

پورے گھر کو پھولوں سے سجایا گیا تھا ۔

ارمان کتنا اچھا ہے نہ یہ سب گل نے خوش ہوتے ہوئے ارمان کی طرف دیکھا جہاں اس کی آنکھوں میں محبت کا ایک جہاں آباد تھا ۔

سب بہت خوش تھے ۔

کیف کا نکھرارنگ اسکی خوبصورتی کو بڑھا رہا تھا ۔

مسنر آپ سادگی میں بھی ہمارے دل پر پھریاں چلاتی ہیں کچن میں کام کرتی کیف کے گرد دائرے بناتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی ۔

شائل کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں کوئی آجائے گا گھر پہ اتنے سارے لوگ موجود ہیں ۔

یار گھبرا کیوں جاتی ہو شوہر ہوں تمہارا کیف کے کان کی لو کو چھوتے ہوئے وہ اسے مزید نزدیک کر چکا تھا ۔۔

کوئی آجائے گا پلیز آفسیر ایسا نہیں کریں اس نے مدھم لہجے میں کہا ۔

ہائے صدقے یہ آفسیر لفظ تمہارے منہ سے بہت اچھا لگتا ہے لیکن یہاں کوئی نہیں آ رہا ۔۔

اچانک فلیش لائٹ آن ہوئی اور شائل نے فوراً کیف کو خود سے الگ کیا ۔

" پر فیکٹ پچھر "

مرتضی کے بچے رک زرا شائل نے اسکے ہاتھ سے موبائل لینا چاہا ۔

ہائے میرے بڑے ارمان ہیں میرے بھی بچے ہوں پر آپ سب کی نا انصافی کی وجہ سے مجھے انتظار کرنا پڑے گا مروتضی کو اپنا دکھ یاد آ گیا ۔

کچن میں آتی ہانیہ نے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا ۔

ارے دیکھو تو صحیح شرما کیسے رہی ہے مرتضی نے ہانیہ کے گال چھوتے ہوئے قہقہہ لگایا ۔۔

ہانیہ سمیت شازل اور کیف بھی دیکھتے رہ گئے۔۔

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے میری اپنی بیوی ہے بندہ رومانس کرے تو کھل کے کرے آپ کی طرح نہیں چھپ چھپ کر اس نے شازل کو آنکھ مار تے ہوئے کہا۔

ایک آپ دونوں ہو شرمیلے اور ایک بچا را ارمان بھائی اس کے دل کے ارمان کب پورے ہوں جب دیکھو گل جو دور سے دیکھ دیکھ کر ترستا ہے۔

کچن میں سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

پیٹے جوڑے میں گل کا رنگ مزید دمک رہا تھا۔ ارمان کے نام کی مندی لگائے وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ ارمان کو گل سے دور رکھا ہوا تھا۔

یار کیا مسئلہ ہے دادا جی ہر پابندی مجھ پر ہی ہے میں اب اس کو دیکھ بھی نہیں سکتا پورا دن گزر گیا ہے میں نے ایک جھلک تک نہیں دیکھی اس کی غصہ میں بولتا ہوا ارمان دادا جی کہ پاس بیٹھ گیا۔ عقل تب ٹھکانے آئی جب دادا جی نے زوردار تھپڑ اس کی کمر میں رسید کیا۔ مانا کہ میرا پوتا ہے اب ثبوت تو نہ دے کیسے بے شرموں کی طرح لگا ہوا ہے۔

اور کیا کروں میں؟

شازل کو دیکھ کیسے سکون سے رہتا تھا مجال ہے جو ولیمہ سے پہلے کیف کے پاس گیا ہو اور تجھے تو پتہ نہیں کونسی آگ لگی وی ہے۔۔

اس آگ کو آپ نہیں سمجھیں گے اور مجھ کم دھیان دیا کریں ورنہ لوگ بارش کا بھی خوب فائدہ اٹھاتے ہیں ارمان کی بات سب کی سمجھ سے باہر تھی پر شازل کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی۔۔ رنگ تو کافی گہرا آیا ہے ماشاء اللہ سب گل کے کمرے میں ہی موجود تھے۔۔

سب نے مل کر گل کا کافی ریکارڈ لگایا۔۔

کیا شور مچا رکھا ہے تم سب نے ارمان کی گرج دار آواز پورے کمرے میں گونجی۔
سب کی بولتی بند ہو گئی۔

جاؤ سب اپنے اپنے کمرے میں اس کی طبیعت اتنی بھی ٹھیک نہیں ہے جو اتنا شور مچا رکھا ہے تم سب نے اور یہ
میڈم تو کچھ کہیں گی نہیں۔

کیا ہو گیا ہے بھائی اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں آپ؟ جا ہی رہے ہیں ہم ہانیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب آہستہ
آہستہ وہاں سے چلے گئے۔۔

میڈسن لی تم نے؟
ہاں جی لی ہے ارمان کو کافی ٹائم بعد غصے میں دیکھ کر گل بھی سم گئی۔

تو بھر سونا نہیں تھا کیا گل کے قریب جگہ بناتے ہوئے وہ اس کے بکل سامنے بیٹھا تھا۔۔

جی وہ نیند نہیں آ رہی تھی۔۔

پچھا لیکن کیوں؟

مان آپ غصہ تو نہیں کریں نہ سب۔۔ ایک دم چپ شہادت کی انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے اس نے اسے
اپنے قریب کیا۔

میں پاگل تھوڑی ہوں جو اپنی چھوٹی سی نازک سے بیگم پر غصہ کروں گا وہ تو سب کو یہاں سے بھگانے کے لئے کیا ہے
ایسا گل کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے وہ مسکرایا۔۔

گل نے شرم سے چہرہ جھکا لیا۔ #152 In Success

یار اب یہ شرمناک بند کرو اور مجھے دیکھنے دو تمہاری مندی اسنے گل کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔

نہیں آج نہیں دیکھ سکتے آپ؟

کیوں آج کیوں نہیں دیکھ سکتا گل کے مندی سے رچے ہاتھوں پر لب رکھتے ہوئے وہ اس کا دل دھڑکا رہا تھا۔
بس کل دیکھنا ہائے صدقے اتنی شرم اس نے گل کو قریب کرتے ہوئے اپنے ساتھ لگایا۔۔

دادا جی یہ دیکھیں ارمان کو لوگ تو بارش کا فائدہ اٹھاتے ہیں یہ بنا بارش کے برس رہا ہے شازل نے بلند آواز میں کہا
! اور بہت سے قہقہے فضاء میں گونجے

یہ مرے گا میرے ہاتھوں ارمان نے دانت پیستے ہوئے گل کہا اور گل کے گال پر جھکتے ہوئے زور سے اپنا حق
وصول کیا۔

باقی گل کے شرمائے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا اور شازل سمیت سب نے
اسکا ریکارڈ لگایا۔

بند دروازے کے پیچھے گل نے رب کا شکر ادا کیا۔ اور آنکھیں موند لیں۔
باہر سے ابھی بھی شور کی آواز آرہی تھی سب کے بلند ہوتے قہقہے اور ارمان کا چڑنا اسے مسکرانے پر مجبور کر رہے
تھے۔

وہ جانتی تھی یہ وقتی دوری ہے اسکے بعد ہمیشہ اسے اپنے مان کی پناہوں میں رہنا ہے۔۔

KOH NOVELS - URDU
#JesBive In Success
ختم شد

اگلا صفحہ بھی پڑھیں۔



KOH NOVELS - URDU

اگر آپ میں بھی ہے لکھنے کا ہنر اور لکھنا چاہتے ہیں
تو کوہ ناولز اردو پیش کر رہا ہے سنہری موقع۔۔۔ ہم شائع کریں
گے آپکی تحریر، آپکی شاعری، آپکا ناول اور ہر قسم کی جائز
تحریر۔۔۔ ہم آپکو سپورٹ کریں گے۔ آپ لکھیں اور
بھیجیں ہمیں ہمارے فیسبک پیج پر

" KoH Novels - Urdu "

اور وزٹ کریں ہماری ویب سائٹ

" www.kohnovelsurdu.blogspot.com "

شکریہ